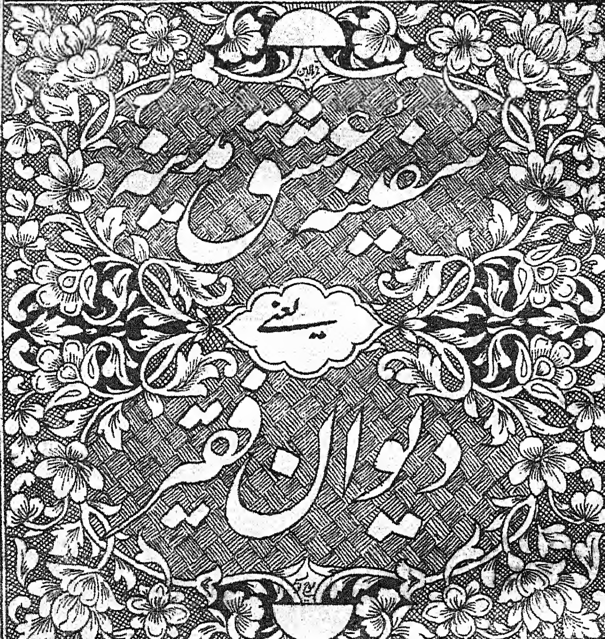
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

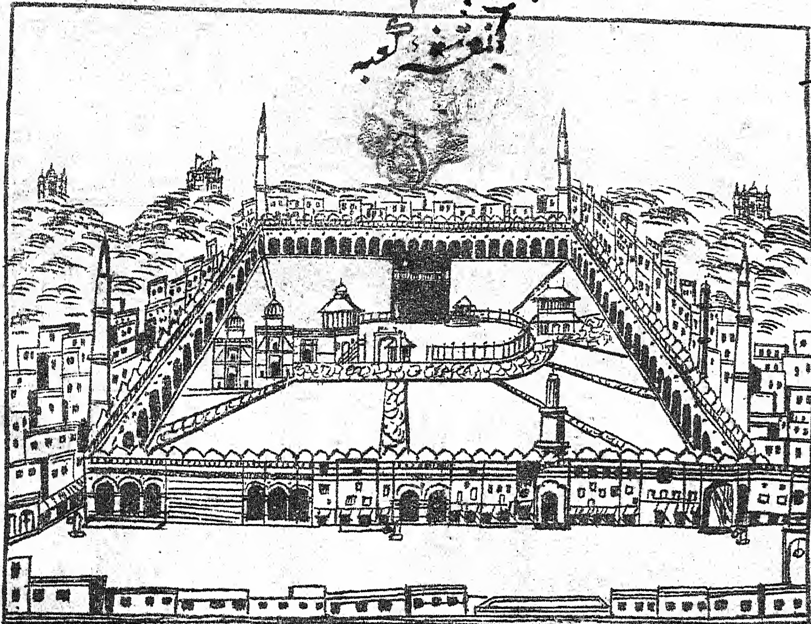
الحمد للہ القدیر کہ مدائح البشیر و نذیر من محمد حسین فقیر بمبئی اعتنی



بفرمایش مولوی شیخ عبدالحق صاحب ساکن بنت بہ تصحیح تمام

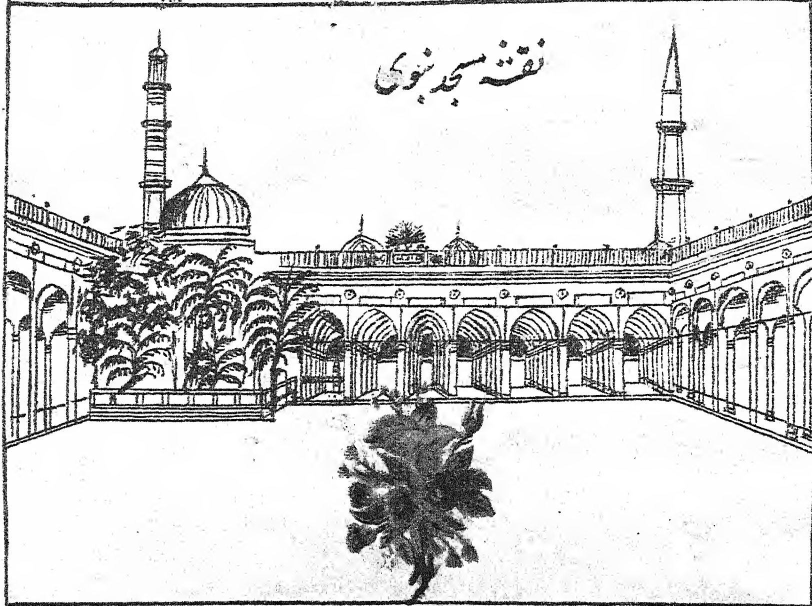
در مطبع فاروقی دہلی محمد معظم طبع نمود

آئینۂ کعبہ



بسم الله الرحمن الرحیم

بعد حمد وثنای قدوس خلّاق نفوس ونعت وصلوٰة ذو براهین محسوس شفیع یوم قمطریر
وعبوس عرض کثیر العصیان راجی غفران محمد حبیب الرحمن ابن فروه شعاع مهر منیر
عشق البشیر ونذیر مولوی محمد حسین صاحب متخلص فقیر سلمه الله القدیر ابن الشیخ محمد اسمعیل
غفرهما الله الجلیل است که مساکین اهل عشق مدینهٔ منوره را صلاء عشاق جناب سلطان
طیبهٔ طیبه را نوید جان فزا که مسخر دلهای عالم الی مدینة الرسول الاکرم مذکر حب سید ولد آدم
صلی الله علیه وسلم چون معراج لیلا بر در مجنونان عشق رسول کبریا رسید ولیالی دلهای
غبار ور جال بصبح انتباه شد رحال الی الحرمین الشریفین مبدل گردانید یعنی این سفینه
عشق مدینه نتیجه طبع والد محترم این حقیر اعنی مخدومی فقیر از بهر شهره مشتاق
ارض مدینه معالیش رو نمود ودل از دست ربوده بشوق نبی حرمت بود اللهم تقبله منه وصل الی ما تمنیناه انک سمیع قریب



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملا میری قلم کو حسن بسم اللہ کی مد کا
ہوا جب عزم حمد کبریا و لغت احمد کا

نہو حسن چشم دل مین جلوہ گر وہ نور مقصد کا
تو کیون مسکن نہو دل اضطراب ورد تہجد کا

سر دیوان کہنچواونگا نقشہ پاک مرقد کا
بہت مشتاق ہون مشہود ہین جن کے مشہد کا

یہ کسکا نور روشنگر ہی وس قندیل گنبد کا
کہ ہی ہر لمعہ جسکا رہنما نور مجرد کا

زبان بصر بہی جو دیکھتین جلوہ محمد کا
تو ہوتا قطع نا ہو دل کا وہان مجہود ہو کا

جو تعلیم و تعلم مین نہو مفتاح حمد و لغت
تو بنجائی دہن پر نقطہ ابجد قفل ابجد کا

یہ کسکی چشم آسو گر گئی ہجرت مدینی کو
کہ جسکا منتظر اتنک ہی دیدہ سنگ اسود کا

جہان ہی سطح عالم مین دل ہی اسطرف مایل
ملا قلب مدور کو وہ مرکز کاف گنبد کا

بجہایا اک نظر مین التہاب آتش دل کو
وہ برج سبز نی چہینٹا دیا آب مرود کا

نظر کیونکر رسا ہو وہان شعاع مہر کی صورت
درازی تھنا کسقدر ھی سبکو احمد کی
جو سنگستان طیبہ شکل نیک و بد دکھاتے ھین
رسول اللہ کی الوف ہان ارواح آتین ھین
کمر بستہ ھین وہ تخفیف امت کے لئی ہر دم
امان ھی حصن سنت جسقدر یاجوج شیطان سے
عجب کیا ھی اگر تفعیل ابواب جنان مین ہو
ظہور اسم احمد فعل التفضیل ھی جس مین
جو مولا کی غلام آزاد ھین غمسی وہ زائر ھین
عناصر عشق یکتا کی جہاں سی ہونگی ناجی
دیار مصطفی پر نور مثل قلب مومن ھے
اشارا ھی بقیع پاک مین سب غرق رحمت ھین
قرین مصطفی جسنی نہ دیکھا ہو بلال ایدل
حضیض نار مین ہوئیگا مثل کعب بو رافع
غنی مخلوق سی کیونکر نہ وہ سلطان عالم ہو
احد مین اور احمد مین جو عینیت کے قائل ھین
زبان حال سی میم دہن سے یہی گویا آج
حدیث احمدی میم جو مشہور کرتے ھین
جو کہتی ھین عرب کے عین کا ہو تمیز یت اونکو

ہجوم نور حاجب ھی رخ محفوظ مرقد کا
مزار مختفی پر ھی ہجوم عشاق ممتد کا
کہان رتبہ کسی قصر قواریر ممرد کا
تعارف ھی وہ ھین حضرت سے ہر جند مجند کا
محمد مین اشارا ھی یہی میم مشدد کا
نہین پایہ حفاظت مین ذو القرنین کے سد کا
ہوا ھی اشتقاق اس باب سی اسم محمد کا
سراپا فضل ھی یہ اوس ثلاثی مجرد کا
یہان آزاد ہونا شرط ھی عبد مقید کا
ہوا اون اس مرکب مین مزاج و حسن مفرد کا
دیار ہند پر ظلمت گویا دل ھی مرتد کا
نہین حکمت سے خالی سبز ہونا اوسمین غرقد کا
جدار کعبہ مین دیکھی قرینہ سنگ اسود کا
عدو کی مصطفے ساکن ہو گو برج مشید کا
توکل ھی خدا پر خاص تکیہ جسکے مسند کا
شعار بد ھی یہ شیوہ ھی ہر بد دین کا بد کا
انھین ملعون و مرتد کہہ رہا ھی میم احمد کا
ٹھکانا وہ بھی لیتی ہر کذاب معتد کا
معاذ اللہ بہتان ھی نہین یہ قول احمد کا

وہ تشدید اونکو آرہ بنکی یارب جیر ڈالی آج
عرب بھی کچھ نہ سمجھی فرق جو رب مشدد کا

معاذ اللہ توبہ ھی معاذ اللہ توبہ ھے
عقیدہ کافرون کا سا ھی ایسی واجب الحد کا

مرا اردو سخن مشہور ھی مکے مدینے مین
عرب بھی قدر دان ہے کیا مری تیغ مہند کا

ہزارون ہو ہینگے منسوخ دیوان اہل باطل کے
زمین شعر مین اوترا یہ قرآن نعت احمد کا

عجب کیا بحر شعر نعت ہر یک بحر رحمت ھے
گران میزان مین ہو وزن اپنی اشعار مجود کا

تجلیگاہ مدح مصطفی ھی طور دل جب سے
طبیعت ہے مری آمد کو ھی شیوہ خوشامد کا

جناب مصطفی کا ذکر بھی معجز نما گر ہو
تو ہووی پوتھیون قدسی وحی دیوان مجلد کا

کھین ہے انقباض دل کھین ہے انبساط دل
اثر ھی یہ مری بحر سخن کی جزر کا مد کا

فقیر اشعار مین تیری بھی ہی کچھ تو سکون دل
یہ ماناہان شہیدی کا قصیدہ ھی مد و شد کا

جو دل ھی عاشق جان جہان یعنی محمد کا
تو مژدہ اسکو ھی ہان زندگانی مخلد کا

ھوئی مکتفی اک داستان حسن احمد کا
قلم یہ دو زبان ہے آج اگر بن جائی دو صد کا

نماز مسجد احمد ملی تھی سر کو گھس گھس کر
غضب ہے چھوٹنا ایسی عبادت ایسی معبد کا

فرشتے ھین بشر مین جن ہین اور ارواح حاضر ھین
نھین کس کس کو جوش اشتیاق اوس پاک مشہد کا

دیار رحمۃ للعالمین ھی راحت ارواح
مدینہ نام ھی اللہ کی رحمت کی مورد کا

زمانہ مین اب و جد افتخار نسل ہوتی ہین
رسول اللہ ہی افتخار اونکی اب و جد کا

عجب کیا وہ قلم بنجائی خود شمشاد جنت مین
کہ جس سے وصف لکھا جائی اوس موزون قد کا

قرین ہے رحمت خاص اسطرح ذات محمد سی
کہ صلی اللہ ھی جیسی انیس اسم محمد کا

علو معنوی مین اوسکا رتبہ اس سے اعلی ھی
وہ برج سبز کو ہمرنگ ہی لوح زبرجد کا

یہی ہین نگاہِ شوق ہو اور گوہرِ دیوار ۔ حرم مین کاش لب ہون اور بوسہ سنگِ اسود کا

خیالِ برج سبز او دلِ پرخون ہم یون ہین ۔ کہ گویا قصرِ یاقوتی ہی اور قبہ زمرد کا

زیارت گاہ مین گویا کہ میدانِ شفاعت ہی ۔ کھڑا ہی منتظر ہر کوئی اونکی آمد آمد کا

اگر وہان بھی نکیرین آکے صورت دکھاینگے ۔ تو ہمکو خوف کیا ہی گوشۂ تاریکِ مرقد کا

دلِ عالم ہی مثلِ سایہ افتادہ تعشق مین ۔ حدوثِ حسنِ احمد ظل ہی گویا حسنِ سرمد کا

مقامِ قابِ قوسین اونکو جیسا کچھ ملا حق سے ۔ رسا کس سے ہوا ایسی ہدف تک تیر مقصد کا

سگِ اصحابِ کہف آسا فقیر اوس خاکمین مل تو
کہ ہو جائیگا چھٹکارا شمولِ پاک مین بد کا

الہی کاش کلکِ نور و صفحہ حورِ خد کا ۔ کہ یہ دیوان لکھتا ہون مین توصیفِ محمد کا

الہی وہ محبت دے کہ جسمین ہو رضا تیری ۔ الہی لطف تیرا ہو انھیں احوالِ مرقد کا

محبت مین رسولِ حق کے دی وہ قوت ایمان ۔ کہ آسان ہو ای استحکام ہمیر شرع کی حد کا

نصیب اپنے الہی اتباعِ سنت ایسا ہو ۔ کہ روح و دل کو آجائی مزا دینِ محمد کا

الہی نعت و مدحِ مصطفے یہان مجھسی وہ ہوئے ۔ کہ جسمین شرک ہان باعث ہو نارِ مخلد کا

ق
بہت مداح اترائی ہین یہان اطرا جنت مین ۔ اور اس اطرا مین وان رد ہو چکا فرمانِ احمد کا

کہ میری مدح مین اطرا انھو مثلِ نصاری کچھ ۔ کہ اونکا شان عیسی مین ہے شیوہ مدحت کا

کوئی شاعر کمالِ فن مین گو ہو موردِ تحسین ۔ اگر غالی ہی مدحت مین تو قابل ہو وہی رد کا

طوافِ روضۂ احمد کی جسکی دلمین حسرت ہے ۔ تو شرک ہے جو طائف ہے نبی کے پاک مرقد کا

سعادتمند کب غش مین رسول اللہ شرک کے ۔ عبادت ہے طواف او خاصہ ہی خاص معبد کا

خدا منہ چومتی ہے پاک ہی ورکھتی ہین شاعر ۔ خدا منہ چوم لیتا ہی جو نام آتا ہی احمد کا

جناب

جناب حق مین کهنا گستاخی هی توبه هی
جو یون کهتا نهو تا دخل یهان شیطان کو ضد کا

که سیر الطق کے منه کو هر دم چوم لیتا هے
جب آسیر نام آتا هی محبت سی محمد کا

بهت یاد آ گئی قید حدید یار مین سوخے
نهین جس شوخ کو بهائی بیان مدح مقید کا

تکلم نعت مین بدعت مین هوئی لطف سے خالی
نهو بهتان جو یون کیا فتنهای تجدید کا

کلام اهل طغیان هی قبول عام ایسا کچهه
که گلدسته هی گویا محفل رسوم مولد کا

بجنسه جو یهان هر شاعر مداح کو دیکهو
که اکثر کو نهین کچهه پاس شرع و دین حد کا

سخن سے اونکے کیونکر شرک و بدعت کو نهو رونق
که جنکے ساته رهتا هی هجوم اهل خوشامد کا

مضل الاحتمال گو اپنے تئین سمجهے هدایت فن
خدا خود جانتا هے حال هر گمراه و مهتد کا

کوئی اسیر نهو سرکش که مین کچهه چیز هون بد
جو سیر کے گرد هی هردم هجوم اعناق ممتد کا

لگا کر خون اهل سنت کے کب هی قصید و تحسین
نهو وه سعد اگرچه نام هوئی سعد اک بد کا

بهت شاخ زینت وسی هین اشراک و بدعت کی
لطا هر نام کے عشق نبی کا نعت احمد کا

خدا کی حمد هو نعت نبی هو امر دین جو هو
قبول حق هی وه محدود هے جو دین کے حد کا

الهی تنگ هو میدان اهل شرک و بدعت پر
مری قرطاس و خامه کو بنا دی وه پهر گرد کا

الهی نعت مین وه ید طولی که پهر جسمین
نه هتک شرع هو اور هوئی باعث خیر سرمد کا

هزاروں اهل دیوان کهین دیوانی هو نگی
که اب تیا هی شهره سیر کے دیوان مجدد کا

فقیر اب شاعران بدعتی گویا هوئی مقتول
بجا هی سیف سنت نام سیر کے خامه وید کا

غزل در منقبت خلفای رسول کریم علیه و علیهم الصلوة و التسلیم

عجب رتبہ کیا اللہ نے صدیق اکبر کا
بنایا غار مین بھی اونکو یار اپنی پیمبر کا

مقرب ھین وہ برزخ مین قیامت مین بھی ہونگی
محمد سی نتھا کچھہ قرب اونکو زندگی بھر کا

قرابت ایسی وسن بنت عائشہ کو ھی محمد سی
کیا حق نے رسول اللہ کو زوج اوسکی دختر کا

وہ بعد از انبیا اور مرسلین کے سب سے افضل ہین
بیان کیا کیا ہو مجھسی وصف اوس محبوب سرور کا

جناب ابن خطاب ایسی عالی قدر اور خطیب ایسی
کہ اونکی ذات عالی فخر ھی محراب و منبر کا

ہزارون لشکر کفار سی دریا می خون پیکر
وھین لب خشک تھا اونکی سنان تیر و خنجر کا

یہ ایسی راز دار مصطفے ھین والد حفصہ
نھین چال ایسی کچھہ مخفی رسول اللہ کے گھر کا

رہا جو بھاگتا شیطان ہمیشہ انکی سایہ سی
وہ سایہ معنی لاحول تھا کیا اس مظفر کا

وہ کان صبر و حلم و جود و ایمان و حیا عثمان
ہوا تھا ازدواج اونسی رسول حق کے دختر کا

نکاح ثانیہ بھی بعد اولی ہو گیا اونسی
یہ ذی النورین نام اسواسطے ہے اوس مطہر کا

عجب ترتیب قرآن جامع قرآن نے کی گویا
دکھایا ہمکو نقشہ لوح محفوظ و منور کا

شھید حق نے بلوی ہین و یاسر اور نمار ادم
کہ تا مجھسی نہو مفتوح باب اس فتنہ و شر کا

علی مرتضی زوج بتول معدن عصمت
کہ شہر علم احمد سی وہ تھین رتبہ ملادر کا

رسول اللہ عالی شان کو تھی ایسی یہ الفت
کہ جیسی پیار ہوتا ہی برادر سی برادر کا

سخاوت مین شجاعت مین عبادت مین تہا دشمن
کمال انکا سبب ہے رونق دین پیمبر کا

ہمیشہ انپہ رضوان خدا نازل رہی جبتک
طلوع مہر ہو دنیا مین اور ہوا دن محشر کا

فقیر اپنی شفاعت کا وسیلہ ہے قیامت مین
محمد کا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

نکیون ہو دل سی زبان پر ہزار شکر خدا
دکھایا شہر نے لاکھہ بار شکر خدا

مزار

ہزار شافعِ روزِ شمار دکھلایا — کروںمین کیون نہ ادا بی شمار شکرِ خدا

یہہ قربِ رحمتِ حق تہا اور اوسکی قدرت تہے — ادا ہوا جو قریبِ مزار شکرِ خدا

دکھائی مجکو مدینی کی رات دن وسنی — تو مجھپہ فرض ہی لیل و نہار شکرِ خدا

مزا مدینی کی پانی کا یاد آتا ہی — تو آہ سرد ہی اور بار بار شکرِ خدا

علاوہ نعمتِ حق ایک ایک یہ مجھی — نکر سکا دلِ بی اختیار شکرِ خدا

فزون ہو شکر سی نعمت تو قربِ احمد ہو — کر کر رہا ہی یہ امیدوار شکرِ خدا

دکھایا شہرِ محمد کا کاروبار مجھے — تو کیون ہنوئی مرا کاروبار شکرِ خدا

فقیر ایک یارت ہی لاکہہ نعمت ہی
ہزار شکرِ خدا صد ہزار شکرِ خدا

ذاتِ نبی پہ لاکہہ بار دم مین ہو جودِ کبریا — اونپہ درودِ کبریا اونپہ درودِ کبریا

کیون ہنو اُنکی لیی سجدو ہی شما اجی — آپ ہی ختم تک ہے یہ نظمِ حدودِ کبریا

جنکو ہی حبِ احمدی بس وہی ہین خدا کی دوست — جو ہین حسودِ مصطفے ہین وہ حسودِ کبریا

اب شفاعتِ نبی کا سن وہان ملی ہمین — کیونکہ بہت ہی گرم ہی آتشِ حسودِ کبریا

ہوئی مدینہ رسول کیونکی نہ کافرو نپہ قہر — جسمین ہمیشہ رحمتین ہو ئین جنودِ کبریا

مسجدِ مصطفے مین ہی سجدہ ہوا مجھی نصیب — چاہیی شکر مین مدام سر بسجودِ کبریا

گنگ ہے خوب جو زبان چاہیین پھر ایسی کان
جن سے ہنوئی ای فقیر گفت و شنودِ کبریا

کسینی نفس کو پھر سفر مارا تو کیا مارا — قدم راہِ مدینہ چھوڑ کر مارا تو کیا مارا

یہ سر سٹ جائے گھسکر مسجدِ احمد مین اگر کاش — یہان کی مسجدو نمین ہند کی سر مارا تو کیا مارا

جو خوشبوئی مدینہ لای تو ہو جابی رشک حور — گلستان کا دم آپے باد سحر مارا تو کیا مارا

کہان تو اک ہوا ن ولکا کہان وہ گنبد خضر — جو نعرہ تو نی آہ بی اثر مارا تو کیا مارا

غلام اپنے جنو نکا خار صحرائی مدینہ ہے — کسے فصاد نی یہان نشتر مارا تو کیا مارا

نہ آیا صید عشق مصطفے گر تشنگی جان مین — یہان اس جال سی ہر صید گر مارا تو کیا مارا

مقابل یک نگاہ روزن در کے وہان دلبر — کسی معشوق نی تیر نظر مارا تو کیا مارا

بہار رخصت کے دن وران پھر وہان بیقرار ہین — خدا جانی در محبوب پر مارا تو کیا مارا

تہا ظاہر تعجال ون جالیونکی ہا میں حیران ہن — الٰہی مرغ دل پر پھینک کر مارا تو کیا مارا

بجہایا آتش دل کو اگر آب مدینہ نے — نہین یہ زہرہ نار سقر مارا تو کیا مارا

غنی دم ہو ینگی ہے حجر کعبہ یک فرخمین — غنا کا دم اگر یہان عمر بہر مارا تو کیا مارا

مہوس خاک طیبہ ہو تو ابہی کیمیا بنجائے — یہان سیماب بہر سیم و زر مارا تو کیا مارا

مدینے مین نہ آئی موت یہجان فقیر افسوس
قضا نی ہند مین تجکو اگر مارا تو کیا مارا

جب مدینے سے ادہر عیر نے منہ پہیر لیا — چشم مقدار سے تنویر نے منہ پہیر لیا

طفل اشک اپنی ہین بی آب مدینہ بیتاب — کہ ان اطفال سی دوس شیر نے منہ پہیر لیا

جسم میرا نہوا خاک مدینہ افسوس — اس مس عیب سے اکسیر نے منہ پہیر لیا

ہم مسافر ہوئی جب گنبد خضر سے قریب — کیا ہی ہر شکل سے تغیر نے منہ پہیر لیا

پہرتے کیا جالیونسی دیدہ محو دیدار — کہین دیکہا ہے کہ تصویر نے منہ پہیر لیا

ہوئی تکمیل صلوۃ ایسی نبی ہین مہیب — مجہسے ذکر مری تقصیر نے منہ پہیر لیا

حب دنیا ہی جسی طیبہ اطہر مین ہے — نجس العین سے تطہیر نے منہ پہیر لیا

برجا

جسکے تقدیر مین دیدار شفاعت ہے نہین … سچ ہے اوس شخص کے تقدیر نے مُنہ پہیر لیا

چلتے کیا پانو مدینی سی ادہر کو جو اودہر … ومبدم عاشق دلگیر نے مُنہ پہیر لیا

دیکہی وصل مدینہ کبہی پہر ہو کہ نہو … یہان مری آہ سی تاثیر نے مُنہ پہیر لیا

اہل غفلت کو مدینی کا سفر کیون ہو نصیب … اونکی بدخواب سی تعبیر نے مُنہ پہیر لیا

کاش تحریر رقابت اس سے ہو گر جانب بخت … ہر طرفسی مری تحریر نے مُنہ پہیر لیا

توہی مداح رسول عربی آج فقیر
کس زبان سے تری تقریر نے مُنہ پہیر لیا

وصل مین حیرت دیدار نے سونی ندیا … ہجر طیبہ مین دل زار نے سونی ندیا

شادی مژدہ رحمت سے ہے گویا بخواب … جسکو دردِ سر ابرار نے سونی ندیا

ایسی باہم رہے وہان محو صلوۃ و تسلیم … چشم زوار کو زوار نے سونی ندیا

خفتہ بخت آہ مدینی سی ہم آئے اوٹہکر … کیون وہین پانو نکو رفتار نی سونی ندیا

بے مدینہ ہے وہی نالہ دل یہان افسوس … فتنۂ دل کو غم یار نی سونی ندیا

بخت بیدار مدینی مین رہے یون اپنے … گویا بیدار کو بیدار نے سوئی ندیا

تہک کے سوتی ہین جو ہے قبر مین دیکہو تو ہی … جنکو یہان کار نے اور بار نے سونی ندیا

سوئینگی نار مین محروم زیارت جنکو … یہان غم درہم و دینار نے سونی ندیا

چشم دل کیون نہو بیدار مدینی مین کہ وہان … رویت رحمت غفار نے سونے ندیا

جا لیونگی جو کہلی رہ گئین آنکہین اہل دل … اونکو کس جلوۂ دیدار نی سونی ندیا

اوڑگئی نیند یہان اونکی جن آنکہو نکو وہان … حیرت گوہر و دیوار نے سونے ندیا

کیا ہی آرام کا مرقد تہا بقیع الغرقد … پہ وہان بخت نکو نسار نے سونی ندیا

اونکو فردوس مین آرام مبارک ہو فقیر
جنکو یہان ہیبتِ جبارنی سونی ندیا

گرمیٔ ہجر سی چین مجہی افسوس ہے دم بہر کیون نہوا
سایۂ نخلِ مدینہ کبہی مجکو بہی میسر کیون نہوا

رہتی دور ہمیشہ خدایا دامن ولسی نجاستِ ہند
عاشق احمد کا ہی وطن وہ طیبۂ اطہر کیون نہوا

ایسا نہوا ایجانِ حزین آجائی پیامِ اجل تجکو
پہر یہ الم ہوا ایک سفر ہی سوی پیمبر کیون نہوا

بستر خواب ہند ہوا ہی بسترِ خار اسی غم مین
خاک مدینہ پر میرا ہی حیف ہی بستر کیون نہوا

رشک ہے چرخ اخضر سی یہ ہر دم دیکہہ رہا ہی پ
سامنی ان آنکہونکی یہی یون وہ گنبد اخضر کیون نہوا

دیکہکی اوسکو زندہ ہی پہر کریون نہ کہین چہپائی دل
طائرِ جان کا دام وہان وہ شبکۂ جالے انور کیون نہوا

ہوتا ہی سب تقدیر خدا سی سن تو فقیر خستہ جگر
لحظہ بلحظہ کہدیتا ہی تو یہہ کیونکر کیون نہوا

یہ مجسی پوچہی کیا ہو مدینہ کیسا مکان تہا	کہ اوسکو دیکہکی سینی مین میرے دل ہی کہان تہا
بہارِ وصل مدینہ کا اب ہی ہی دم ہی ارمان	ہوا تہا غنچۂ دل خندہ زن کہ وقتِ خزان تہا
نگاہِ دیدۂ حسرت تہی ہر طرف دمِ رخصت	مدینہ سی تو نکلنا بشکلِ نزع روان تہا

بقیعِ طیبہ مین لیجان کیون نہ گئی تو ہی	مسافرونکی لیی وہ مقامِ راحتِ جان تہا
پیامِ بوسۂ حورِ جنان تہا اپنی لیی وہ	لگا صراحیِ طیبہ سی جب اپنا دہان تہا
وہ ہتی ترشحِ رحمت مین سوزِ دل سی سلامت	جو اشک ہر پتی وہان اور سلام وردِ زبان تہا

وہانسی آگیا پہر یہان فقیر وہ ہی تو دن تہی
کہ تو ہی کرکے سفر ایکدن یہانسی روان تہا

دواءِ تپ دیرینہ بذکرِ آبِ مدینہ

ہوا وہ زندہ دل جسنی پیا پانی مدینی کا	کہ ہی صد غیرتِ آبِ بقا پانی مدینی کا
مری دلسی یہ آہِ سرد یون اکثر نکلتی ہے	کہ یاد آتا ہی مجکو برف سا پانی مدینی کا
جو ہوتا آبِ سکندر ڈہونڈتا کیون آبِ حیوان کو	چکہا دیتا اگر اپنا مزا پانی مدینی کا
ہوئی سب پانی پانی شربتِ قندو نبات اسسے	بیان کیا ہو کہ ہی جس لطف کا پانی مدینی کا
مدینہ جنۃ الفردوس ہے روئی زمین پر آج	تو مثلِ سلسبیل ایدل ہوا پانی مدینی کا
صراحی جو وہان ساقی لیی مسجد مین پہرتے ہین	الہی ولنسی پہر مجکو پلا پانی مدینی کا
مدینی کی صراحی کی صورت ہے یہ کسکا دل	صراحی نکلی پیتا ہی رہا پانی مدینی کا
ہوا پاکیزہ دامانِ دل اوسکا داغِ عصیان سے	کہ جسکو ایک چلو مل گیا پانی مدینی کا
یہ دل مشتاق ہی جسکا ہمیشہ مثلِ مستسقے	پلا یارب ہی ماءِ الشفا پانی مدینی کا
یہی جی چاہتا ہی پہانکئے خاک ہی وہانکی	ٹپہاتا ہی کچہہ ایسی اشتہا پانی مدینی کا
مری ہونٹون کو ہر دم چاٹتی ہین جان و دل میری	پیا ہونٹون نے جب سے خوش مزا پانی مدینی کا
وہین اک باغِ ایمان سبز و خندان ہے ثمر دہی	زمینِ دلمین جسکی بہہ گیا پانی مدینی کا

چلا آتا ہو مؤمنین انہار رحمت سے یہ کہتا ہے زبانِ حال سی خود ماجرا پانی مدینی کا
یہ ذوقی امر ہے اسکا بیان کیونکر زبان سی ہو کہ میٹہا ہے تو کیسا ہے بہلا پانی مدینی کا
مٹہاس اسکا زبان کیونکی جابر ہو کہ مثل قند بیان کچہ پہل کو دیتا ہے بہاپانی مدینی کا
یعنے وصف سیّد نبی برائے آل
نہو ماء الحیات اپنی لیئے کسطور وہ پانی کہ پیتی تہی جنابِ مصطفی پانی مدینی کا

فقیر اپنا نصیب اب تو سکندر سے بہی بہتر ہے
رہا محروم وہ ہمکو ملا پانی مدینی کا

ملا ہم دردمندون کی دوا پانی مدینی کا ہوا اس روحِ مضطر کے غذا پانی مدینی کا
صراحی بی زبان سے کہہ سکی کیونکر کہ رکہتا ہے نہان سترِ نہانی کا مزا پانی مدینی کا
جو اوسکو پی چکی بیخود ہین وہ لذاتِ رحمت سے وہ اکیا کہہ سکین کیا چیز تہا پانی مدینی کا
بڑہاتا ہے جو پینا اوسکا ہردم رقتِ دلکو بڑہائی کیون نہ تاثیرِ دعا پانی مدینی کا
نہوئی عاصیونکو پیاس پہر محشر مین ساری دن جو ہو جائے کچہہ اوس دن ناشتا پانی مدینی کا
عجب بے مصفی ہے کہ اپنے شکل دم بہر مین بنا دیتا ہے دلکو باصفا پانی مدینی کا
عجب کیا عین دلکو نورِ ایمان کی ترقی ہین بنائی چشمۂ شمس الضحے پانی مدینی کا
تمنا ہے کہ ملجاؤن کہین خاکِ مدینہ مین مری مرقد پی ہو چہڑکا ہوا پانی مدینی کا
نظر آنے لگے گویا ہماری صورتِ اصلی جب آیا سامنی آئینہ سا پانی مدینی کا
زبان حسرت مین مشتعل ہے پی اب بہتیا ہے کہ اس منہ سی نہو اکدم جدا پانی مدینی کا
ہمین اب مبدم رونا آئی کسطرح دل سے رقیق اپنا سا دلکو کر چکا پانی مدینی کا
لگائی جامِ کوثر کے سوا کیا اپنے منہ سی وہ ہمیشہ جسکی منہ سی یہان لگا پانی مدینی کا
عجب کیا بان اوسکا بچی نارِ جہنم سے پسینا جس بدن کا بن گیا پانی مدینی کا

مزا آب زندگی کا ہو کہ میری ہر رگ و پی مین	بشکل جان شیرین ہو رسا پانی مدینے کا
تمنا ہے جو مرتے دم ہو مجھپر تشنگی غالب	تو میری حلق مین زمزم ہو یا پانی مدینے کا
زبان تشنہ کام شوق بیتاب س و ہن مین تھے	شبوئی بی زبان سی جب طلب پانی مدینے کا
گناہون کی ندامت سے مرا دل پانی پانی ہے	کیا غفار نے جب سے عطا پانی مدینے کا
مشرف قرب احمد سی ہی یہ بہی کیا تعجب ہے	کہ ہو کوثر تک اپنا رہنما پانی مدینے کا
عجب کیا دوزخ او نکے گرد سی سب سرد ہو جائے	یہاں سی پی گیا جو قافلا پانی مدینے کا
یہ آب برف اونکی حقمین آب گرم دوزخ ہے	غنی جو جانتی ہین ہیزا پانی مدینے کا

فقیر آب و ہوائی ہند پہر کیونکر موافق ہو
جو یاد آئی مدینے کی ہوا پانی مدینے کا

صدر حسرت روح حزینہ در ذکر ہوائی مدینہ

کاش اکدن پہر چلی ائی مدینے کی ہوا	اور اوڑا کر مجکو لیجائے مدینے کی ہوا
گرمی حرص ہوائی نفس سب جاتی رہے	جو مسلمان اک ذری کہائی مدینے کی ہوا
رات دن سے جسکا گلزار محمد مین گذر	ہر ہوا پر کیون نہ اترائی مدینے کی ہوا
جان ہوا ہو جائی کفر و شرک کی جو ہند مین	ایکدم تکلیف فرمائی مدینے کی ہوا
ہند مین کیونکر جیے عاشق اگر دم کیطرح	اپنی سینے مین نہ بہر لائی مدینے کی ہوا
جان ہوا ہو جائی جبدن یا خدا اس جسم سے	یہ وہان جائی جہان پائی مدینے کی ہوا
برگ افتادہ کی صورت مسجد احمد مین کاش	دل مرا لیجا کی ٹہیرائی مدینے کی ہوا
جا رہی جو خاک عاشق بہی مدینے کی قریب	کیون مدینے مین نہ پہنچائی مدینے کی ہوا

ہر تعلق سی ہمارا دامنِ دل کھینچکر — کاش وہان کا نمونہ ہمین دکھائی مدینے کی ہوا
کون دی پنکھا مدینی کا تبرک ہمکو آج — تب زدون کو کون بھجوائی مدینے کی ہوا
کسطرح جائی مدینی سی کہین عاشق کے روح — کیا مدینہ ہی سی گھبرائی مدینی کی ہوا
جو ہوائی نفس کے بندی غنی ہین پر طمع — حیف اونکا دل نہ للچائی مدینی کی ہوا

تب شفا ہوای فقیر اپنی دلِ بیمار کو
اک ذرا دم اسپہ کر جائی مدینی کی ہوا

بی مدینہ کہان ہو جی کا مزا — موت مین جسکے زندگی کا مزا
جنکی عاشق ہزارون ہین اونکو — ہی محمدؐ کی عاشقی کا مزا
دل لگاکر مدینی سی عشاق — بہول جاتی ہین دل لگی کا مزا
بی مدینہ ہو کسطرح دل خوش — ہر خوشی مین ہی یہان غمی کا مزا
ذوق دین کی وہان ہر روز بہی — وہان تمر مین ہی اس ہی کا مزا
بوسہ حور کا نمونہ ہے — اوس صراحیؐ صندلی کا مزا
ہم تو اوس دن کو بہی روتی ہین — وہانکی رونی مین تہا ہنسی کا مزا
مثل جنت سکون دل ہی وہان — کیا کہون مسکن نبی کا مزا

دشمنِ ہند ہو فقیر جو کچھہ
ہی مدینی کی دوستی کا مزا

مینی جب دور سی وہ گنبد اخضر دیکہا — چشمِ مشتاق کو بس وقت ہی اکثر دیکہا
کیون خوشی سی نہوئی جان تن سی باہر — مینی جب آپ کو خود طیبی کی اندر دیکہا
آپ ہر عاشق و معشوق سبھی عاشق ہین — وہان ان مردو کو بیتاب برابر دیکہا

کون

کون ہے روضۂ انور مین وہ معشوق نہان — معشوقون کو بھی وہان عاشق مضطر دیکھا

ایسی گوہر پہ کرون نقد دل و جان نثار — رہنمائی رخ محبوب جو گوہر دیکھا

چوم لون اوس در شہوار کی آنکھین جسنے — جلوۂ خاص کو دیوار سے مل کر دیکھا

ہیدماغ چمنستان جہان ہی جسنے — طیبہ کو طیب محمدؐ سے معطر دیکھا

اب تو امید ہی جنت کو بھی ہم دیکھینگے — روضۂ جنتی و حجرہ و منبر دیکھا

دلمین یا آنکھون مین اپنی اوسی کیونکر رکھہ لون — مرقد پاک وہ مرغوب سراسر دیکھا

مجمع روز شفاعت کا نمونہ تہا وہ — اسقدر وہان دل عالم کو مسخر دیکھا

سیر دنیا کی تمنا رہی بس دل کو — کیا نہ دیکھا جو وہان قرب پیمبر دیکھا

شادئ وصل سے بیتاب تہا اور یہ بہہ — مینے سب لکو جو وہان ہات لگا کر دیکھا

ایک ہفتہ مین تو غمہای نہفتہ گئی — شکر صد شکر کہ تہا جو کہ مقدر دیکھا

چہوڑ کر بہاگ گئی دلکو مری صبر و توان — ہجر کے دن غم احمد کا جو لشکر دیکھا

کیونکی دل سیر ہو حضرت کی زیارت سے فقیر — عمر بہر دیکھا تو گویا اونہین دم بہر دیکھا

سچ تو یون ہے جو وہان روضۂ انور دیکھا — آفتاب دل تاریک منور دیکھا — ق

دل سی کہتا ہون جو مین روضۂ انور کی حضور — رخ مقصود یہان اے دل مضطر دیکھا

تو جواب اسکا یہ دیتا ہی کہ کچھہ مجھسی نہ پوچھہ — کیا کہون مین کہ جی ہے تو کیونکر دیکھا

کوئی جائی تو کہان جائے مدینی کی سوا — کسنی عالم مین کوئی آپ سے بہتر دیکھا

سخت حیران ہوا مین اپنی نصیبون سے وہان — کیا مری آنکھون نے بھی مرقد اطہر دیکھا

اللہ اللہ ری نسیم سحری کی قسمت — کہ مدینی مین ہمیشہ وہ گل تر دیکھا

بجھہ گئی آگ مری لگی بہت رونی سے — چشم پر آب کو وہان چشمۂ کوثر دیکھا — ق

دیکھکر گوہر دیوارِ مقدس مینی — دیدۂ شوق کو غیرت سی بہت تر دیکھا
آستان پر نگرا کیون وہین بنکر دُرِ ٹہنک — دل ندیکھا تجھے ایدل کوئی تیہر دیکھا
کاسۂ سرِ شان ہین فی شان جہانمین کہ وہان — کفش بردار ہر اک صاحبِ افسر دیکھا

ق

حال ہانکا کوئی کیا پوچھتا ہی مجھسے فقیر
شش جہت کے تئین اوس روضہ پہ ششدر دیکھا

کچھہ نپوچھو وصلِ محبوبِ خدا کیونکر ہوا — مین ہی ولسی پوچھتا ہون کیا ہوا کیونکر ہوا
دستِ کوتہ جالیون تک غیر رسا کیونکر ہوا — مین گنہگار اسطرح کا پارسا کیونکر ہوا
رہتی ہی ہردم وہین جنکی نگاہِ چشمِ دل — اولسی پوشیدہ مزارِ مصطفےٰ کیونکر ہوا
زائرِ خیر البشر ہین رشکِ اہلِ سلطنت — ہم فقیرون کو بھی یہ رتبہ عطا کیونکر ہوا
کہتی تہی ہم مردہ دل حیرت سے وہان بعدِ وصال — مسکن اپنا آج یہہ دار البقا کیونکر ہوا
خاکِ نعلینِ طبیبِ روح گر اوسمین نہین — پہر یہ نام اوس خاک کا خاکِ شفا کیونکر ہوا
رو دیا بی ختیار اور دلسی نکلی آہِ سرد — جسنے پوچھا ہجر کے دن ہا جدا کیونکر ہوا
دلسی کیا پوچھون کہ یہ ہی بیزبان کیا کہہ سکی — کیا ہوا حاصل زیارت کا مزا کیونکر ہوا
وہان ہین اُس حیرتمین مرجاتا تو کچھہ حیرت ہی تہی — یک بیک مجھپر یہ لطفِ کبریا کیونکر ہوا
گہستی گہستی مسجدِ احمد مین بس مٹ جائے سر — ورنہ کیا جانو نمین وہان سجدہ ادا کیونکر ہوا
وہ ترقی مدارج مین ہین بی مثل و سہیم — آپ پر دیکھو نزولِ والضحی کیونکر ہوا
سایۂ حسنِ قدم ہی حسنِ حادث ورنہ یہہ — سب فرشتون کو بھی عشق انسان کا کیونکر ہوا

جب تو کہتا تہا اگر جاؤن تو مرجاؤن ہی مین
پہر فقیر اب تو مدینی سی جدا کیونکر ہوا

غزل در ذکر خوبیہای مسجد قبا کہ قریب مدینہ منورہ است علی ساکنہا التحیۃ والثنا

ہے معبد رسول خدا مسجد قبا
یا ربنا فضل علی مسجد قبا

وہان کیون نہ دل لگے کہ وہ جای سرور ہے
بہرا امام ہر دو سرا مسجد قبا

ہر حسن سے قریب قباحت سے دور ہین
وہ ساکنین دور قبا مسجد قبا

وہ اوس حبیب داعی جنت کا ہی اثر
پہر کیون نہو مقام دعا مسجد قبا

دیکھی اگر وہ قبۂ جنت تو کیا عجب
جو ایک بار دیکھہ چکا مسجد قبا

اونپر قبای رحمت حق کیون نہ آی ٹہیک
ہو پہر دید جنکو عطا مسجد قبا

جی چاہتا ہے پہر وہین سجدہ ادا کرون
اللہ مجکو پہر بہی دکہا مسجد قبا

ہر دم مدینہ وہان نظر آتا ہی سامنی
ایکاش اگر وطن ہو مرا مسجد قبا

مین بہی اگر وہین کہین جاروب کش ہون
ہو باعث حصول صفا مسجد قبا

آثار مصطفی کی زیارات ہین بہت
اوس راہ مین مدینہ سی تا مسجد قبا

افزون ہی شان رفعت حستی سی معنوی
ہی غیرت قباب سما مسجد قبا

عاشق مدام ہے کیون نہ لگائین وہانکی خاک
کہلوائی کیون نہ بند قبا مسجد قبا

یارب فقیر کو بطفیل مدینہ پہر
دکہلائی کون تیری سوا مسجد قبا

ای روح دین شناس مدینی سی دل لگا
رہ مصطفے کی پاس مدینی سی دل لگا

جنت مین بہی سنا ہی کہین تو نی رنج و غم
رہتا ہی کیون اوداس مدینی سی دل لگا

دنیا سی دل لگا کے پریشان نکر تو دل
رکہہ دل کو اپنی پاس مدینی سی دل لگا

امید ہی کہ جائی وہ جنت کو بی خطر
یہان جسکا بی ہراس مدینی سی دل لگا

وہان دل لگی ہمیشہ سی روح الامین کہی ہتی
ای روح کر قیاس مدینی سی دل لگا

خاک شفا وہ خاک ہی آب بقا ہی ب
اوس قوت حواس مدینی سی دل لگا

یارب کبھی نہو مری دنیا سی دل لگی
بس ہی یہ التماس مدینی سی دل لگا

امید ہے بر آئیگی امید ایکدن
جسکا بغیر یاس مدینی سی دل لگا

کعبی سی دل لگا ہی تو اللہ کے لیے
ہی بہر خیر ناس مدینی سی دل لگا

گر تجکو آرزو ہی کہ جنت مین گہر ہی
ای نفس ناسپاس (خیر الناس صلعم) مدینی سی دل لگا

چل ای فقیر چہوڑدی ای رام ہند کو
کمل کا رکہہ لباس مدینی سی دل لگا

دیکھہ آئی ہم مدینی کا مزا
ہند مین اب کیا ہی جینی کا مزا

روضۂ انور مین پایا ہی وہ چین
کیا رہا اب دل کو سینی کا مزا

ٹھنڈی ٹھنڈی ہر صراحی کیا کہون
اور وہان پانی کی پینی کا مزا

کسوت احمد پہ قربان ہوی خلد
جسنی چکھا اوس سینی کا مزا

ماہ ذی قعدہ کو خالی کہتی ہین
کیا کہون مین اوس مہینی کا مزا

یا خدا میرا ہی مدفن ہو بقیع
مین ہی دیکھون اوس دفینی کا مزا

بحر غم سی تہا فقیر اپنا عبور
کیونکی ہو لوٹنین سفینی کا مزا

اس سفر مین نرما دل ہی پہ قابو میرا
کہ جو تہمتا نہین دم بہر کبھی آنسو میرا

اب تو مکہ ہی ہی نزدیک مدینہ ہی قریب
چہوڑ دامن کہین بیتابی دل تو میرا

میری سر آنکھون پہ جو خاک پڑی ہی یا رب
ہوئی ہر ذرہ وہان سنگ ترازو میرا

کیا عنایت ہے کہ ہون راہ مدینہ مین ابہی
لگگئی آگے دل وس شہر کی خوشبو میرا

سامری خاک مدینہ کو جو دیکھے تو کہے
اثر اس خاک مین کرتا نہین جادو میرا

جست و جواس دل جویا کی کہان جاتی ہی
نظر آتا نہین جب تک وہ دلجو میرا

شکر ہی ایک طرف دل ہی یہان تو ہر دم
تہا پریشان دل ہند مین ہر سو میرا

دستگیری توکل ہوئی کافی مجھکو
کون تہا ورنہ کہین قوت بازو میرا

ہین عرب مین مری اشعار طفیل عربی
گرچہ ہندی ہو نہین وہی سخن اُردو میرا

لگ رہی ہی اسی خاک رہ محبوب خدا
بچکے چل باد صبا تو نہ بدن چھو میرا

تب ہی اس راہ مین ونی سی ہوئی دستگیر
آنکھ بن جائی اگر آج ہر اک مو میرا

یا خدا راحت عقبی ہو سفر کے تکلیف
کہ ہو نفس ہمہ ما مور فذو قو میرا

اس سفر مین کہین ہو نفس کی اصلاح فقیر
یار ہوئی کہین یہ دشمن پہلو میرا

جب تو تہا ہجر محمد کے غمی کا رونا
آج آتا ہی بہت مجکو خوشی کا رونا

حال یہ ہی کبہی ہنستا ہون کبہی روتا ہون
گویا ہمراہ ہی تہا میری ہنسی کا رونا

چہوڑا ہی عاشق دنیا یہ ہنسی ہر ساعت
کہ نتیجہ ہی یہان خندہ زنی کا رونا

ہنکی انسو ابہی بہ جاوین جی چاہتا ہی
یاد آتا ہے مجھے جبکہ نبی کا رونا

یعنی ثابت ہی حدیث نبوی سی ہمکو
غم امت مین رسول عربی صلعم کا رونا

جو کہ بیدرد ہین ہنستی ہین وہ کیا جانتی ہین
کس قدر ہی کا ہی مراد دردلی کا رونا

آخرت کے لیے روتی ہین تو مردان سعید
غم دنیا مین ہی نامرد شقی کا رونا

ایسا ہو جاؤن خدایا کہ مجھی تیری سوا
نہ خوشی ہوئی کسیکی نہ کسیکا رونا

خندۂ باغِ جنان اونکو مبارک ہوئی
جنکو حاصل ہے یہان عشقِ نبی کا رونا

رونی سی رحمتِ حق جوش مین آجاتی ہی
باعثِ رحمتِ مادر ہے صبی کا رونا

ابہی دیدار درِ یار نہین ہے لیکن
آرہا ہی مری آنکہون مین کبھی کا رونا

دیکھی رہتی ہین آنکہین ہے زیارت کے لیی
دمبدم جوش مین ہے مضطربی کا رونا

کاش جلدی وہ بیابانِ مدینہ آجای
مین ہون وہان اور مرا نالہ کشی کا رونا

زخم دل پر نمکِ حبِ محمد ہو تو خوب
کہ بغیر اوسکی جو رونا ہی تو پھیکا رونا

پانی دیتی ہین یہان نشک نہال جان کو
گویا آرام بنا ہے مری جی کا رونا

ضبط کرتی تہی ہم اوس ضد پہ یون اے دل
کہ نہو جائی کہین بی ادبی کا رونا

غزل	روتی ہین خاکِ مدینہ کی لئی ہم تو فقیر ہوئیگا مال کے الفت مین غنی کا رونا	مستزاد

جب مدینہ وطنِ سیدِ ابرار ہوا — دل کا معیار ہوا
معدنِ خیر ہوا مخزنِ اسرار ہوا — کانِ انوار ہوا
جاتی ہی آیا مدینی مین خوشی کا رونا — کہ وہ تہا غم کہونا
نالہ زن دل ہوا اور دیدہ گہربار ہوا — وصلِ دلدار ہوا
خوش ہوا رہ کی مدینی مین نہایت یہ دل — ہوئی رحمت نازل
حضرتِ رحمتِ دارین کا مین جار ہوا — رحمِ غفار ہوا
وہی اچھی ہین جو رہتی ہین مدینی کی قریب — اونکی اچھی ہین نصیب
ہای کیون میرا وطن ہند پہ آزار ہوا — دل ہی بیمار ہوا

ہو گئی رخصت جو مدینے سی چلی سب یکبار ــ نہ رہا صبر و قرار

زار زار آہ بہت دیدۂ زوّار ہوا (زائرین ہا) ــ اور دل افگار ہوا

آستین آنکہون پہ رکہی ہوئی سب روتی ہے ــ آستانی (روضۂ منورہ) کی لیے

آخری جب در محبوب کا دیدار ہوا ــ چلنا دشوار ہوا

اس ضعیفی مین جوان بخت زیارت مین ہون ــ فخر کیونکر نکرون

بخت خوابیدہ **فقیر** اپنا بہی بیدار ہوا ؛؛ ــ حق مددگار ہوا

رسول حق کا ثنا خوان سب زمانہ ہوا ــ زمانہ کیون نہو خود خالق یگانہ ہوا (یعنی ثنا خوان ہوا)

وہ ہین مصدق خیر الامور اوسطہا ــ اسی لیے قد موزون بہی درمیانہ ہوا

گیا بہشت کو گویا کہ جیتی جی وہ بشر ــ کہ جو مدینہ کو ایمان سی روانہ ہوا

وہ کب نشیمن طوبی سی خوش ہو طائر دل ــ کہ جسکا نخل مدینہ پر آشیانہ ہوا

نہ آستین سے ہی دس چشم تر پہ کیون ہر دم ــ نصیب جسکو نہ دیدار آستانہ (روضۂ منورہ) ہوا

مری بہی خاک الٰہی غبار ہو کی چلی ــ سنون مدینہ کو جب قافلا روانہ ہوا

نظر مین اوسکی ہی مانند خس یہ خرمن دہر ــ نصیب جسکو مدینے کا ایک دانہ ہوا

ثواب ہوئینگی لاکہون نماز کی جن سی ــ مدینہ مین بہی ادا فرض پنجگانہ ہوا

وہ رشک سدرۂ (سدرۃ المنتہی) و طوبی نکیون ہو شاخ درخت ــ کہ جس سی ٹیکی سر مصطفےٰ مین شانہ ہوا

نکالا ہی جسمین خدانی یہہ قرآن ــ وہ سینہ کیا ہوا اک نور کا خزانہ ہوا

رہا نشان بہی نہ اوس کافر لعین کا کہین ــ جہان مین تیر محمد کا جو نشانہ ہوا

قطعہ

بنا وہ جای زیارت ابو لبابہ سے ــ قبول توبہ کا باعث جو استوانہ ہوا

مجہی بہی باندہ دی لیجا اوس ستون سے (نام صحابی) کوئی ــ علاج مجہی یہان کچہہ بہی نفس کا نہ ہوا

صبا یہ عرض ہو اوس بادشاہ دین کے حضور
کہ اک فقیر بھی دیوانہ غائبانہ ہوا

پہنچ گئے ہیں مدینے تلک مری اشعار
تو میری جان سی بہتر مرا فسانہ ہوا

سفر ہوا نہ اودہر کا کبھی اگرچہ مدام
یہاں قیام وطن بھی مسافرانہ ہوا

رسول حق پہ کیے جسنے جان و مال نثار
ملی حیات ابد موت کا بہانہ ہوا

نبی کی ساتھ ہیں برزخ میں عتیق و عمر
ادا یہ دونوں سی کیا حق دوستانہ ہوا

یہ سچ بتا تری لمین بہی ای فقیری عشق
ادا زبان سی تو مضمون عاشقانہ ہوا

فردوس کا چمن ہے مدینہ رسول کا
کیونکر نہو وطن ہے مدینہ رسول کا

جا پہنچے میری خاک ہی اڑ کر وہاں کہیں
مقصود خستہ تن ہی مدینہ رسول کا

کیا زندگی ہے میری مدینے کی ہجر میں
اس جان کا بدن ہے مدینہ رسول کا

شیطان کے کچھ وہاں کبھی پیر نچل سکی
رکھتا عجب چلن ہی مدینہ رسول کا

بدکار رہنے پاتی نہیں واہ کسقدر
بی اہل مکر و فن ہے مدینہ رسول کا

اک ہم ہی بی نصیب ہیں لو رایک وہ بھی ہیں
جنکے لیے وطن ہے مدینہ رسول کا

وہاں طوطیاں ہے صل علی بولنی کو ہیں
بی زاغ و بی زغن ہی مدینہ رسول کا

اس نام کے مری سی ہیں لب بند کیا کہون
جو لذت دہن ہے مدینہ رسول کا

ہر رہگذر میں آپکے رہتی ہی بوے مشک
صد غیرت ختن ہی مدینہ رسول کا

خوشبوئی مصطفے لیے پہرتی ہی وہان نسیم
اک باغ نسترن ہے مدینہ رسول کا

کیا دل میں آ پڑی ہیں وہاں اک جہان کے دل
پہر شہر دل فگن ہے مدینہ رسول کا

گویا نبی کے نور تبسم کا ہی ظہور
چون صبح خندہ زن ہے مدینہ رسول کا

پہنچا ہے دور نام منت کا بہی ای فقیر
کیا رونق مدن ہی مدینہ رسول کا

جلدی خدا دکھائے مدینہ رسول کا
لبریز شوق ہے مرا سینہ رسول کا

امت کی مغفرت کے دعائیں تھیں رات دن
عادت یہ تھی یہی تھا قرینہ رسول کا

اللہ ری اونکی رتبۂ عالی کو دیکھنا
جب ساری آسمان ہوئے زینا رسول کا

مشک و گلاب عطر مین خوشبو جو بس گئے
کیا انمین مل گیا ہے پسینا رسول کا

دریای غم سے دونون جہانکی نجات ہو
دی جسکو کچھ بھی جائی سفینہ رسول کا

عشق نبی مین دیگئی جان حضرت بلال
بوجہل جیسی لیگئے کینہ رسول کا

ای کاش دفن ہون شہدای احد کے پاس
ماموں ہی جہان وہ دفینہ رسول کا

جو گم ہین سطر فسے وہ پائی ہین اسکو ہیر
اسرار آخرت ہین خزینہ رسول کا

ہی الفت شہر ہندسی بہتر جو عشقباز ہو
دیکھین مدینہ ایک مہینا رسول کا

کیا جائی اوس علو کو ید فکر خاکسار
کیا وصف لکھہ سکون مین کمینہ رسول کا

وہان رہ کی خوش ہین جن و ملک و ہر بشر
ہی شہر پر سرور و سکینہ رسول کا

بینائی اوسکی دیکھیی پہر کیا ہو جو کبھی
دیکھی مزار دیدۂ بینا رسول کا

قرآن کے نقش وہان ہین تو اسرار ہین عیان
اشرف ہی لوح پاک سی سینہ رسول کا

امید ہی کہ خضر نچھوڑی جو ہو سکے
آب طہور مانگ کے پینا رسول کا

ای مردہ دل فقیر کہین ہند سی نکل
چل تو مزار دیکھ کے جینا رسول کا

کیا ہی وصف مصطفی مین نامہ رنگین ہو گیا
اور قلم گویا کہ رشک دست گلچین ہو گیا

بادشاہِ جنت الفردوس وہ کیونکر نہو / سب تصدق کرکی جو احمد پہ مسکین ہوگیا
کیا نظر آئی اوسی سُنت کی خوبی دوستو / جو سراپا عیب ہوکر آپ خوددین ہوگیا [جیسے حضرت صدیق اکبر رضی]
ہوتی ہوسی ہی تو ہتی تابع احمد ضرور / کسقدر مقبول سب مومنون سی یہ دین ہوگیا
جا رہیگا ایکدن وہ روضۂ احمد تلک / جسکی قسمت مین رقم روزِ نخستین ہوگیا [ازل کا]
کیا اثر ہی اوس لعابِ پاک مین جسکی سبب / شیر خورہ سیر آبِ شورِ شیرین ہوگیا [یہ معجزہ حضرت کا مشہور ہے]
کیا ہی معمورہ مدینہ طیّبہ ہی واہ واہ / دیکہتی ہی جسکو دل معمورِ تسکین ہوگیا
کیون مُعذّب ہوئینگی زائر جو اذن اللہ سے / آبِ طَیْبہ وہان علاجِ نار و غسلین ہوگیا [درد و رنج و بیماری کا]
ہان جو خرمائی مدینہ کا مزا تو چکہہ چکی / اَب تو ہیچ ایجان تیرا نامِ شیرین ہوگیا [نام مدینہ کا]
کاش سنگستانِ طیبہ مین ہون دل نرم ہو / نرم بستر سی یہان تو دل ہی سنگین ہوگیا
بامِ سلطانِ مدینہ پہ ہوا مین ہی مدام / اب تو میرا مرغِ دل گویا کہ شاہین ہوگیا [شہباز کا]
کیون نہ درد سر ہوا اونکو زیر سر بالینِ عیش / جنکا وہان سنگِ درِ محبوب بالین ہوگیا [تکیہ کا]
روضۂ محبوب کے سایہ مین ہین اہلِ بقیع / اونکو مزا غیرتِ صد خواب نوشین ہوگیا
جب مدینہ دیکہکر دل خوش ہوا تہا جسقدر / اب مدینہ چہوڑکر اوتنا ہی غمگین ہوگیا

جب سے حسنِ احسن الکونین کا مداح ہون
ای فقیر اپنا سخن شایانِ تحسین ہوگیا

ہردم ہی اوسپہ فضل خدای عظیم کا / عاشق ہی جو رسولِ رؤف و رحیم کا
جو دل ہے دردمند رسولِ کریم کا / وہ درد ہے حجاب عذابِ الیم کا
اسلام مین جو دل مین سلامت جہانکی / یہ پرتوہ ہی آپ کی قلبِ سلیم کا
رحمتی کو اوس شفیعِ خلائق کے دیکہنا / محشر مین جب ظہور ہوا امید و بیم کا

رہتا ہے آستانِ محمد پہ جو کوئی
گویا وہ ہی مقیم ریاضِ نعیم کا

میراث جنتون کی عطا جسکو ہو گئے
رتبہ ہے یہ نبی کی سوا کس یتیم کا

خوشبو مین کب یہ نافۂ تاتار کی مجال
ہمسر ہو تارِ گیسوی عنبر شمیم کا

اللہ نی مصطفی کے سکہائی کو جبرئیل
بہیجا ہی یہ ہی رمز الف لام میم کا

ساری جہان کی قاقم و سنجاب مین نہین
جو لطف ہی مدینہ مین رہ کر گلیم کا

امّی کو اتنا علم عطا ہوئی دیکہنا
یہ ہی نمونہ قدرتِ ربِ علیم کا

یارو وہ خاکِ راہِ نبی جلد لاکی دو
منظور ہے علاج اگر اس سقیم کا

بستر پی وہ رسولِ خدا کو ملا شرف
جو کچھ تہا کوہِ طور پہ رتبہ کلیم کا

ملجای جسکو ہوئی محمد تو کیون نہو
ہر دم خرامِ ناز مین رہنا نسیم کا

جا پہنچے آپ سرِ شفاعت تو کیا عجب
مانندِ یخ مزاج ہو نارِ جحیم کا

کب دیکہیی فقیر یہ میسر زبان ہو اور
روضی پہ عرض ہوئی سلام اس اثیم کا

جس دلمین ہی محبتِ پیغمبرِ خدا
پہر وہ ہی اور شفاعتِ پیغمبرِ خدا

ایمان ہی نعت و مدحتِ پیغمبرِ خدا
اور کفر ہے اہانتِ پیغمبرِ خدا

گر مار ڈالے فرقتِ پیغمبرِ خدا
پہر ہے ضرور وصلتِ پیغمبرِ خدا

ہی خالِ روی شب یہ قمر اوسکی سامنے
جو حسن مین ہی شہرتِ پیغمبرِ خدا

تسکینِ دل کی اب کوئی صورت نہین ہے او
یارب دکہادی صورتِ پیغمبرِ خدا

جنت ہے کیا جگہ ہی کہ دیدارِ حق ہی وہان
اور اوسمین ہی زیارتِ پیغمبرِ خدا

زیبا ہی گر خزانۂ عرش اوسکا نام ہو
اب ہی جہان سکونتِ پیغمبرِ خدا

تہا مسکرانا آپ کا مانند صبح عید
اللہ ری وہ فرحت پیغمبر خدا

کیا خوش مدینہ والی ہوئی ہونگی جسگہڑی
مکے سے آئے حضرت پیغمبر خدا

مکی مین اہل دین کو ہوا ہوگا کیا ہی غم
وہاں سی ہوئی جو ہجرت پیغمبر خدا

قرآن کو دیکہتا رہی دن رات وہ یہان
جسکو نہین ہے رویت پیغمبر خدا

کیونکر کہ یہ وہی ہی جو سنتی ہین انکو
بنتا تہا پہر حکایت پیغمبر خدا

ہوجائین کیون نہ بندوہ لب ہیا لشی اج
ملجائی جنکو لذت پیغمبر خدا

کیا پوچہتی ہو آپکے اخلاق کی صفت
قرآن ہی سب یہ عادت پیغمبر خدا

لیجائین میرا کاش فرشتے وہان سلام
جائین اگر بخلوت پیغمبر خدا

کہتا ہے کبریا کہ تری جان کی قسم
کتنی بڑی ہی عزت پیغمبر خدا

یعنی لعمرک ۱۲

احمد پہ ہو سلام فقیر اور اونپہ بہی
جنکو رہی ہی صحبت پیغمبر خدا

مشکل ہوا جوار محمدؐ کو دیکہنا
کب ہوئیگا دیار محمدؐ کو دیکہنا

عالم مین اشتہار محمدؐ کو دیکہنا
اور حشر مین وقار محمدؐ کو دیکہنا

ملجائین خاک مین مری انکہین وہان کہین
ہو کاش رہگذار محمدؐ کو دیکہنا

ہر کار وہ ہی جس سے ہو بار عذاب دور
اللہ ری کاروبار محمدؐ کو دیکہنا

دیکہو نصیب امت عاصی کی حشر مین
اعدا مین بہی افتخار محمدؐ کو دیکہنا

ای برج سبز برق ہین حسرت مین ہم تو ہای
کیا آپ ہے مزار محمدؐ کو دیکہنا

یعنی اپنے ایامی بکجم ۱۲

زیر لوای حمد بہی ہونگے وہان
اللہ ری اقتدار محمدؐ کو دیکہنا

ہے لیلۃ البرات وہ شب جسکی خواب مین
ہو زلف تابدار محمدؐ کو دیکہنا

کیا

کیا مارِ کفر و شرک بجہاتی ہی واہ واہ
شمشیرِ آبدارِ محمد کو دیکھنا

یہ گلشنِ جہان ہی خزانکی لیی تو وہ
ہی بی خزان بہارِ محمد کو دیکھنا

ای مومنو بروزِ شمار اپنی آنکھہ سی
احسانِ بی شمارِ محمد کو دیکھنا

اونکی طفیل دیکھنا حور و قصور کو
یہان تک کہ کردگارِ محمد کو دیکھنا

یارب دکھا مزارِ محمد کو پھر نصیب
ہو مجکو یارِ غارِ محمد کو دیکھنا

(یعنے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ۱۲)

جب ہو چکی زیارتِ صدیق پھر ہو سہل
فاروق جیسی یارِ محمد کو دیکھنا

اب تک پڑا ہون ہند مین افسوس اے فقیر
مجھہ جیسی جان نثارِ محمد کو دیکھنا

یون تو دنیا مین ہای کیا نہوا
پر مین اور شہرِ مصطفی نہوا

جو مدینی تلک رسا نہوا
نارسا ہی وہ نارسا نہوا

ہم نمازِ حرم مین مر گئے
ہمسی سجدہ ہی کچھہ ادا نہوا

مرا مرنا مدینہ مین افسوس
نہوا مرضیٔ خدا نہوا

کیا ہو ستبرقِ جنان سے سرور
(یعنے فرشِ جنت ۱۲)
جو مدینی کا بوریا نہوا

وہ زیارت قبول ہی جسمین
بیریائی ہوئی ریا نہوا

خطوۂ راہ طیبہ سی کسدن
تیرِ خطا کار بی خطا نہوا

(یکقدم ۱۲)
ہای حسرت جو مرتی دم ہی نصیب
وہ مدینہ رسول کا نہوا

خیرِ ارضِ مدینہ سی محروم
ہی وہان جو برہنہ پا نہوا

کون نخلِ مدینہ دیکھکے آج
باغِ دنیا سی بیزا نہوا

کب ہے وہ فنِ عشق مین کامل
جو مدینی مین خود فنا نہوا

مین یہان ہون مراسخن وہان ہے
میری غیرت مرافانہ ہوا

مدح سلطان دو سرامین فقیر
دوسرا یون غزل سرا ہوا

عاشق دنیا ہی کعبی کی طرف جائینگی کیا
بی حیا ایسی یہان مولی سی نترمائینگی کیا

انضیائی مرہ دل گویا ہوئی مدفون ہند
سوئی مکہ اوٹھکی مُردی بہی چلی جائینگی کیا

دلسی جائینگی جو اہل دل مدینی مین تو وہ
پہر ادہر آجائینگی تو دل بہی لی آئینگی کیا

وہان بہی خرمائی مدینہ گر نہونگی نُزل
گویا اہل عشق جنت مین بہی کہائینگی کیا

جلوہ حُسن قدم ہی گر نصیبون مین نہ ہم
چشم دل کو روضۂ فردوس دکہلائینگی کیا

خوش تو ہین ملبوس جنت سی پر اندیشہ ہی تَج
ہم مدینی کا گلیم اوسمین نہین پائینگی کیا

آگیا جسکی سمجہہ مین شہر احمد کا سکون
منع ہجرت مین دسی احباب سمجہائینگی کیا

کچہہ بہی فرمان محمد کی ہوئی فرمان بری
ہمسی نافرمانون کو وہان آپ فرمائینگی کیا

نام روشن آپکا وہان ہی فرشتونکا سوال
بس تو ہم تاریکئی مرقد مین گہبرائینگی کیا

پیچہی رہجاتی مین خوش ہوکر جو حجر کعبہ سے
پیچہی رہ کر دہ بہشتون سی نہ پچہتائینگی کیا

روضۂ نور مین ہو یہ ای صبا عرض فقیر
آپ دس بی دست پا کو پہر بہی بلوائینگی کیا

دل بی مدینہ نالۂ و افغان مین رہگیا
ہر لحظہ اشک دیدۂ حیران مین رہگیا

وہان زیر خاک تپ زدہ عشق جو کہ ہو
گویا کہ ظل رحمت رحمان مین رہگیا

معمورہ جہانسی ہی وحشت زدہ وہی
جو عشقباز وہانکی بیابان مین رہ گیا

جو رہگیا مدینۂ دار السلام مین
ایمان کی شکل قلب مسلمان مین رہگیا

جانِ جہان عشقِ محمد ہے اسلیے
ہم رنگِ جان قالبِ انسان مین رہگیا

اوسکی نجات رویتِ چاہِ مدینہ ہے
جو دل غریق چاہِ زنخدان مین رہگیا

ہی دودِ شمعِ روضۂ احمد علاجِ دل
یہان جو بتون کی زلف پریشان مین رہگیا

کوئی زنانِ مصر کو لائی مدینہ مین
دل جنکا محوِ شاہدِ کنعان مین رہگیا

کیونکر غبارِ روضۂ احمد نصیب ہو
جو مثلِ کحل دیدۂ دربان مین رہگیا

دل اور سر بلا ہوئی بی دو برجِ سبز
گردابِ غم مین یہ تو وہ دوران مین رہگیا

ساکت ہون ہجر گوہرِ دیوار مین پراج
آنسو تو میری جنبشِ مژگان مین رہگیا

ہی شور و غل عذاب کا بالین ہی اوسکی دوس
چپکا سا وہان جو شہرِ خموشان مین رہگیا

مفلس ہے آخرت مین غنی اس سفر بغیر
مشغول یہان جو عیش کے سامان مین رہگیا

قسطاس اجر مین حرمین اسقدر وسیع
ہر کوہ جنکا سنگ سا میزان مین رہگیا

دیوانِ لطف دیکھہ لیا ہمنی ای فقیر
ہمکو تو کچھہ مزا تری دیوان مین رہگیا

ردِ شرکیاتِ بریلوی در مدحِ حضرت غوثِ اعظم رحمہ اللہ الولی

خدایا دی زبان کو شوق اپنی اسمِ اعظم کا
کہ ہو کشافِ جنت حفظ ہو نارِ جہنم کا

یہ نجمِ بخت اوس کمبخت کا عالم مین کب چمکا
خدا کو چھوڑ کر بندہ بنا جو غوثِ اعظم کا

جو کہتا ہی قیامت سے نہ مجکو واعظا دمکا
خبر ہی اوسکو ہی وہان تنگ قافیہ ہر کرم کا

غلامی مین احد کی کفش برداری مین احمد کے
یہ محی الدین پایا لقب یہان قطبِ عالم کا

فتوح الغیب اونہین کی دیکھہ تو ای بیخبر کیا کچھہ
رہا ہی اتباعِ شرع شیوہ اوس معظم کا

ذرا غنیہ بھی دیکھا کر کتاب اونکی جو مخبر ہے | کہ کیا ہی تابع اونکو تھا حکم رب اکرم کا
تصانیف اونکی ہین مشہور عالم مہر انور سان | اگر ہے چشم ہو رتبہ کہان بدعت کے شبنم کا
غضب ہے دین اونسی کچھہ نسیکھا اہل بدعت نے | اگر سیکھا تو شرک اور ارتکاب امر محرم کا
کبھی کہتی ہین ہر مشکل اوسکی ہو گئی آسان | کیا ہے حسبنی دلسی ورد اونکی اسم افخم کا
معاذ اللہ غلامان خدا کا نام ہوئی ورد | وظیفے کی لیے ہی خاص نام اوس رب ارحم کا
کبھی کہتی ہین دولتمند ہم اونکی بدولت ہین | نہین ہے معتقد محتاج کوئی دام و درہم کا
یہ بسط و قلت رزق جہان ہے دست قدرت مین | کہان بندونکی یہ طاقت کہ ہو رزاق عالم کا
علاوہ اسپہ ہر بندے مال ونکا معتقد کب ہے | کہ جو دینار کا بندہ ہی وہ بندہ ہی درہم کا
سفر مال و دولت مین تماشے کا سا ہوتا ہی | یہ اکثر شیوہ ہی بندے مال ہو کر ابن آدم کا
کہ می خوار اونکی صورت تکتی ہین جو جیمین آتی ہے | غضب ہے دین خدا اور نام ہوئی غوث اعظم کا
جو بیمار ہین بیمار وہ ہین معتقد اونکی | کہان ہی اغنیا کو شوق اوس فقر مجسم کا
کبھی کہتی ہین ہر مردہ دل کو زندہ کر یا غوث | خبر لی ہی مسیحا دم کہ مہمان ہین کئی دم کا
کبھی کہتی ہین ہمکو موت کا تب لطف حاصل ہو | کہ مرتی دم زبان سے نام نکلے غوث اعظم کا
معاذ اللہ توبہ ہی الٰہی اس عقیدے سی | کہ دل ہو زندہ ایمان تو ہمین ہے اثر سم کا
اسیکو شرک کہتی ہین اسیکا نام بدعت ہے | کہ پیش غیر جنکی پشت مین عیب ہے سم کا
عبث ہے نیش عقرب کیا ہی اوس اقرب سے ہو کر دور | کہ نام پاک حق درمان ہے ہر درد و ہر غم کا ٭
نہونگی غوث اعظم ہرگز اسنی خوش قیامت مین | کہ اوس مجھو دسی انکو عقیدہ ہی مذمم کا ٭
جو تعظیم خدا ہے اوس سے وہ اپنی لیے خوش ہو | بہلا یہ کام ملحد کے سوا ہے کس معظم کا
خدا مجکو جناب غوث اعظم کے سی دے ہمت | تو نام شرک و بدعت کیون نہو منسوخ عالم کا

ردبدعت مین

پریشان ہوئیگا ہر مجمع بدعت بعون اللہ
فقیر اس قد بدعت مین فراتیغ قلم چمکا

ردیف بائی موحدہ

مدینی کی وہ صورت جب نظر سی ہوگئی غایب　بصر گویا ہماری چشم تر سی ہوگئی غایب
نظر اب ہند مین کیا آئی گو آنکھین کھلین ہین پر　نگاہ دل اودہر حاضر ادہر سی ہوگئی غایب
گئی شکل مدینہ دیکھتی ہی دل کی تاریکی　سیاہی رات کی نور سحر سی ہوگئی غایب
دل بیدرد عشق مصطفے کس کام کا دل ہی　ثمر کیا ہی وہ لذت جس ثمر سی ہوگئی غایب
مغازی مین نبی پر ہم بھی مر کر زندہ بن جاتے　رگ جان کیون شفا کی نیشتر سی ہوگئی غایب
مدینی کی سفر مین ہر مصیبت کیون نہو راحت　حق عاشق مین تکلیف اوس سفر سی ہوگئے غایب
نگاہ شوق اب تک ڈہونڈتی ہی جو خضر کو　گر شکل سرو جنت وہ کدہر سی ہوگئے غایب
حضور جان جانان مین جسکہ حاضر جا ہوئے عشاق　یہ حیرت ہی کہ جان اپنی خبر سی ہوگئی غایب
وفات مصطفے کی بعد تاریکی ہی عالم مین　وہ کیا شئی دیدہ جن و بشر سی ہوگئی غایب
مدینی مین جو دل کا حال تہا اب وہ یہان کب ہی　وہ تاثیر اسکی آہ کی اثر سی ہوگئی غایب
نگاہ چشم دل ہر لحظہ اونکی محو حیرت ہی　یہ گو آنکہہ اپنی دیوار و گہر سی ہوگئی غایب
بہار دایمی ہی روضہ فردوس کی صورت　خزان اوس روضہ خیر البشر سی ہوگئی غایب

فقیر اب مرگہین کس سب کمال نخل سنت مین
سیاہی دیکھہ تیری موی سر سے ہوگئی غایب

مدینہ مین جو ہمین ہے بسر ہو حشت نصیب　تو کیا عجب ہے کہ ہو افسر بہشت نصیب

جو خوش نصیب ہے ہوتی تو ہوتی ہم مدینے — ہزار حیف کہ سندے ہین ہم فرشت نصیب
ملا ہی ہمکو مدینہ مصطفے سی وہ قرآن — کسیکو ہوئیگی ایسی کہاں نوشت نصیب
نظر ہی آیا تہا رو رو کی برج سبز مجہی — کہ ہوئی پائی نہ کچہہ وہ بہار گشت نصیب

یعنی بہار گشت زیارت ۱۲

فقیر قبر بنی کی تری مدینی مین
جو ہوچکی ہے اوسی خاک سی سرشت نصیب

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینی کی قریب — جا ہوئیں مثلِ خیالِ دل مدینی کی قریب
اے صبا گر خاک کو میرے غبارِ قافلہ — اور لگا لیجل اوسی شامل مدینی کی قریب
جاتی ہین جو رحمۃ للعالمین کی شوق مین — رحمتِ حق کا ہی ابرِ ظل مدینی کی قریب
کیا عجب آئین فرشتی بہی زیارت کی لیے — ہو جہان زوار کے محفل مدینی کی قریب
کب وہ ساعت آئیگی یا رب کہین گی ہمسفر — آج جا کہولین گی ہم محمل مدینی کی قریب
سنتی ہین ایسی دُرِ اشک اپنے کرتی ہین نثار — آنکھین ہو جاتی ہین دریا دل مدینی کے قریب
کیا ہی جا ہی پاک ہی نامِ خدا جسکے سبب — دور ہو جاتا ہی دلسی غل مدینی کی قریب
یہان ہی گویا عاشقونکو سایۂ طوبیٰ ملا — ہو کی نخلستان مین داخل مدینی کی قریب
روضۂ انور نظر آئی تو پہر ممکن نہین — غیر سی بہی آنکہہ جائی ہل مدینی کی قریب
پا شکستہ ہون مری مشکل خدا آسان کری — ورنہ جانا کام ہے مشکل مدینی کی قریب

بادشاہی ہی فقیری بہی یہان کی ای فقیر
چہوڑ سبکو چل تو ای غافل مدینی کی قریب

گر مدینہ جائی رحمت ہی تو احمد کی سبب — خاک مین اوسکی جو صحت ہی تو احمد کے سبب
اہلِ سنت سی محبت ہی تو احمد کی سبب — اہلِ بدعت سے عداوت ہے تو احمد کی سبب

دیوان

درمیانِ حجرہ و منبر یہہ تم جانو یقین
روضۂ بُستانِ جنت ہی تو احمد کی سبب

پہرتی ہی خوشبو سی اتراتی مدینی کی ہوا
اوسمین جو کچہہ نار و نکہت ہی تو احمد کی سبب

دیکہنی والون کی احمد کی مثالِ آفتاب
ساری عالم مین جو شہرت ہے تو احمد کے سبب

عالمونکو حافظون کو اولیا کو اونکے بعد
حشر مین اذنِ شفاعت ہے تو احمد کی سبب

ہین بقیعِ پاک کی مدفون مغفورِ خدا
مغفرت وہان بی نہایت ہے تو احمد کے سبب

کردیا ہی شوق نی نزدیک ہے وہ گرچہ دور
دل کو طیبی سی جو رغبت ہے تو احمد کے سبب

اس سفر کے تشنگی مین بہی ہے اک تسکینِ دل
مثلِ راحت رنج و محنت ہی تو احمد کے سبب

دلکو احمد کی لیی ہی مسجدِ احمد کا شوق
اور مدینی سی جو الفت ہے تو احمد کی سبب

اپنی اپنی جان کا ہے فکر سبکو حشر مین
گر کہلا بابِ شفاعت ہی تو احمد کی سبب

وہانکی صحرا کا مساجد کا جبل کا نخل کا
دل جو مشتاقِ زیارت ہے تو احمد کی سبب

درخت خرما

اور کچہہ باعث نظر آتا نہین اسکا فقیر
ہند سی مجکو جو نفرت ہے تو احمد کے سبب

ردیف تای مثناۃ

مدینہ مین کسقدر ہتی نازل ہماری دل پر خدا کی رحمت
کہ ہر دم اپنی یہ دیدۂ تر ہتی مثلِ کوثر خدا کے رحمت

جہان مین ذاتِ نبیِ رحمت ہدیۂ کبریا ہی ہمکو
ہماری پاس آئی ہی محمد کے شکل بنکر خدا کی رحمت

گناہ کیونکر نہ عفو ہو جائین گو وہ لاکہون ہی ہو مین مسی

اودہر خدا مہربان ہمارا ادہر پیمبر خدا کے رحمت

اتشکلِ دوزخ ہی کفر سی خود یہ ہند قہر وغضب خدا کا

مدینہ دیکھو تو مثل جنت ہی بس سراسر خدا کے رحمت

نہ فوج یاجوج کا گذر وہان نہ کفرِ دجال کا اثر وہان

کہ ہی قیامت تلک مدینی کی گردِ شکرِ خدا کی رحمت

سکونِ ظلِ جدار احمد مین سوزِ دل کی دوا ہی واللہ

مدینہ باسکینہ ہی بہرِ قلبِ مضطر خدا کی رحمت

نگاہِ دل وسکی دیکھنی سی گئی جو نزدیک نورِ انوار

تو چشمِ عشاق کے لیے ہے وہ برجِ اخضر خدا کے رحمت

خدا کی رحمت کا مینہ برستا ہی اہل ایمان پے اپنے منہ ہی

ملا ہی بر زبان کو وہ یہ درود سرورِ خدا کی رحمت

رسولِ رحمان کا مدح خوان ہے نبی رحمت پے جانفشان ہے
فقیر تجہپر خدا کی رحمت فقیر تجہپر خدا کی رحمت

اللہ کی رحمت ہے مدینی کی زیارت		جنت کی زیارت ہے مدینی کی زیارت
تریاق شقاوت ہے مدینی کی زیارت		اکسیرِ سعادت ہی مدینی کی زیارت
اک ہفتہ مین غمہای نہفتہ گئے لاکھون		اتنی ہی غنیمت ہے مدینی کی زیارت
وہان زندگیِ نوح سی سیری نہین ممکن		وہ روح کی لذت ہے مدینی کی زیارت
کس شان کا ہے فرضِ خدا حج حرم اور	ق	کس شان کے سنت ہے مدینی کی زیارت
افسوس جو غافل ہین نہین ہو سکتا ہے یہ حج		اور سخت مصیبت ہے مدینی کی زیارت

وہان یاد رہا رنج سفینہ نہ غم راہ — کیا دافع کلفت ہے مدینے کی زیارت
وہان دلکو مزا آتا ہے اسلام کا واللہ — ایمان کی حلاوت ہے مدینے کی زیارت
دیکھا جو وہان دیدۂ دلسے کوئی پوچھے — کیا نور بصیرت ہے مدینے کی زیارت
اللہ کی محبوب سے کر دیتی ہے نزدیک — خالق کی عبادت ہے مدینے کی زیارت
کیا جان گھٹی جاتی ہے جب چھٹنے لگے یار — اب تھوڑی سی مدت ہے (اور باقی رہتی ہے) مدینے کی زیارت
کیا روئین ہین آنکھیں جو سنو رنی (قریب رخصت) کہا وہان — کرتی تمہین رخصت ہے مدینے کی زیارت
ہنگامۂ زوار ہے محشر کا نمونہ — گویا کہ شفاعت ہے مدینے کی زیارت
کھل جاتا ہے وہان قفل دل زیغی و گمراہ — مفتاح ہدایت ہے مدینے کی زیارت

حیران تھا فقیر اپنی نصیبون سے کہ واللہ
کس شاہ کی قربت ہے مدینے کی زیارت

نور ابتہاج ذکر شب معراج

واہ کیا رات تھی جو رات تھی معراج کی رات — شہرۂ ارض و سماوات تھی معراج کی رات
نیر نور ہدایات تھی معراج کی رات — جلوۂ خیر و سعادات تھی معراج کی رات
مومنون کیلیے صلوۃ تھی معراج کی رات — کافرون کیلیے آفات تھی معراج کی رات
وہان ملا پانچ نمازونمین (پچاس) ثواب پنجاہ — کیا ہی مہمان کی مدارات تھی معراج کی رات
نور مصباح رسل جس سے گیا عرش تلک — قدرت حق سے وہ مشکات (طاق) تھی معراج کی رات
کون ہے ہمسر محبوب (یعنے رسول اللہ صلعم) خدا جسکو نصیب — حقتعالی سے ملاقات تھی معراج کی رات
وہان جو اللہ نے فرمایا سو فرمایا اوہنین — کان اسرار خفیات تھی معراج کی رات

اوسکی کیا بات ہی تہین لو سمین خدا سی باتین … پوچھی گر کوئی کہ کیا بات تہی معراج کی رات

پہر تو خورشیدِ نبوت کو ترقی ہی رہے … سحرِ فضل و کرامات تہی معراج کی رات

اوسپہ قربان ہون جسمی بہرِ نجاتِ اُمّت … حضرتِ حق مین مناجات تہی معراج کی رات

اہلِ ایمان کو ملی راحتِ دارین اوس مین … روزِ محشر کی مکافات تہی معراج کی رات

ندیا ذاتِ محمد کو وہان کیا کیا کچہہ … شانِ پُر لطف و عنایات تہی معراج کی رات

منزلین مہرِ درخشان کے فدا ہین اوسپر … ایسی کچہہ اہلِ مقامات تہی معراج کی رات

ہوا ظاہر شرف خیرِ رُسل خیرِ اُمم … کسقدر مجمعِ خیرات تہی معراج کی رات

اے فقیر اسپہ ہے ایمان کہ سپہرِ دین پر … پہر ایمانِ برّیات تہی معراج کی رات

وہان جو پہر بہی پہنچ جائین خستہ حال کے ہات … تو کب نکالو نہین اون جا لیو نمین جال کے ہات

لگالون اپنی بدن مین اگر مدینی سی … کچہہ آئی خاک بہلی عشقِ وصال کے ہات

جہان حکومتِ قال الرسول جاتی ہے … تو باندہ لیتی ہی کیا سب کے قیل و قال کے ہات

نبی کے پاس ہتی وہ مثلِ کعبہ و اسود … ملین تو چوم لون مین حضرتِ بلال کے ہات

بقیع پاک مین مین بہی دراز ہو جائون … حضورِ حق مین دراز اپنی ہین سوال کے ہات

اگر یہ خاکِ مدینہ سی رنگ گئی خالے … تو چہوڑ دینا کفن سی مرے نکال کے ہات

وہ ہات دہو چکی آلودگی عصیان سے … کہ آئی نہرِ مدینہ مین جو کہنگال کے ہات

نظر کے ہات ہتی وہان ایسی محوِ دامنِ دید … کہ جسطرح کبہی ہلتی نہین مثال کے ہات

حضورِ روضہ کہان ایسی ہوش پر قابو … تا ئی جو نگہہ دیدۂ غزال کے ہات

وہ کسکا دامنِ حسن آگیا تہا اُنکی قریب … جو آنکہین بنگئین مژگان ہے یہان نکال کے ہات

کہان ہے

کہان ہی چلنی کی طاقت یضِ عشق کو آج ۔۔۔ وصولِ شہرِ محمد ہی ذوالجلال کی ہات
بہت جوانون کے چلنے سی پانو توڑ دیی ۔۔۔ کٹین محبتِ دنیا ہی پیرزال کے ہات

ستونِ توبہ سی اک اش کوئی باندہ دی بس
فقیرِ مجرم و پامالِ انفعال کے ہات

مدح ولادت گاہِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ کہ در مکہ معظمہ واقعست از ان نو طرز رسالت

نہو مشرق کبہی ہمسر آستانِ مولدِ حضرت ۔۔۔ کہ یہ اک مطلعِ خورہے وہ شانِ مولدِ حضرت
مجہی ملہم ہوا ہی وہ بیانِ مولدِ حضرت ۔۔۔ نہوئی جسمین بدعت ہم عنانِ مولدِ حضرت
جو اپنی زعم مین ہین دوستانِ مولدِ حضرت ۔۔۔ وہ اکثر بدعتی ہین دشمنانِ مولدِ حضرت
الٰہی شکر ہے تو نی طفیلِ خانۂ کعبہ ۔۔۔ دکہایا مجکو مکہ مین مکانِ مولدِ حضرت
ہوا آنکہون مین پیدا نور دلمین قوتِ ایمان ۔۔۔ وہان جسدم گئی ہم زائرانِ مولدِ حضرت
مگر افسوس ہے جا کر وہان ہے بدعتی کتنی ۔۔۔ رہی سنت سی غایب جا حضرانِ مولدِ حضرت
نجانی دون کبہی اک بدعتی کو وہان جگہ ملتی مین ۔۔۔ خدا مجکو بنادی پاسبانِ مولدِ حضرت
کبہی سجدہ نکرنی دون کسی مشرک کو مین واللہ ۔۔۔ اگر ملجائی مجکو آستانِ مولدِ حضرت
جو سنت کے ادب سے جائین ہین خادم سو ان انکا ۔۔۔ کہ عالی قدر ہین وہ قدردانِ مولدِ حضرت
مدینہ پر ہمیشہ رشک ہتا پہر تو مکے کو ۔۔۔ نہوتی وہان نشانی گر نشانِ مولدِ حضرت
وہان جا کر ہماری جان مین کیونکر نہ آئی جان ۔۔۔ کہ جسمِ مکہ مین داخل ہے جانِ مولدِ حضرت
خوشی سی دل نہتا پہلو مین گویا آسمان مین تہا ۔۔۔ زیارت کو گئی ہم جب میانِ مولدِ حضرت
ہزارون طفلِ اشک آنکہون سی نکلی جب وہان دیکہا ۔۔۔ کہ وہ شش ماہ در رحمت ہے شانِ مولدِ حضرت

وہان خدام کا ایمان گویا جسم نامی ہے
ملی ہی جنکی ایمان کو امان مولدِ حضرت

طبیعت کے ضعیفی مین قوی مضمون ہوئے پیدا
فقیر ایسا ہوا تو مدح خوان مولدِ حضرت

مدینے کی شبِ تیرہ مین ہے مہتاب کے لذت
وہانکی دہوپ مین ہے شبنمِ شاداب کے لذت

مدینے کی صراحے مین نہان کیا آبِ کوثر تہا
کہ جاتی ہی نہین دلسی کبھی جس آب کے لذت

او ٹہانیکو نہین جی چاہتا تہا رکھکی سجدہ مین
عجب اس سر کو ہتی اوس سجدۂ محراب کے لذت

یہان غم کیون نہ پیجائی کہ خرمای مدینہ سے
ہوئی میری لہو مین شربتِ عناب کے لذت

اگر خشتِ مدینہ زیرِ سر اونکو میسر ہو
تو مہوشن ہول جائین بالشِ کمخواب کے لذت

لگی جس عاشقونکی آنکہہ اوس جالیکی آنکہونسی
وہ بہولی تا طراوتِ اطرافِ راتراب کے لذت

جمالِ رشکِ یوسف خواب مین جو دیکھتی ہین ہم
کہان چشمِ زلیخا کو نصیب اس خواب کے لذت

کیا تا جمالِ روضۂ احمدی جو بیتاب
بیان کیا ہو دلِ بیتاب سے اوس تاب کے لذت

وہان تارِ نظر مین جنبشِ مژگان سی ہر لحظہ
ملی صد رشکِ تارِ نغمہ و مضراب کے لذت

وہ ساقی مسجدِ احمد مین جو پانی پلاتی تہی
یدِ غلمان سے گویا مل گئی اکواب کے لذت

فقیر اپنا سخن ہے مدحِ خالص کیون نہو پر ذوق
کہ افزون ہوتی ہی ہر میوۂ کمیاب کے لذت

ردیف ثای مثلثہ

ہوئی جب ارضِ مکہ مین رسولِ کبریا مبعوث
تو دینِ مردہ ہی ساری جہانکا ہوگیا مبعوث

محبت مین رسول اللہ کی اے نفس مرجانا	کہ تو مرجائیگا جسمین اُسی مین ہوئیگا مبعوث
رہی قسمت مسلمانون کی جنت مین ہو مبعوث	رسول اللہ کو اللہ نی داعی کیا مبعوث
یہ بعثت حشر پر ایمان کسدن لائینگی کفار	کہ اب تو ہو چکی عالم مین ختم الانبیا مبعوث
رسول اللہ کی سنت ہے پیش نظر ہر دم	تو ہو پیشانی خندان سے تو پیش خدا مبعوث
مسلمانو دل و جان سے اُسے رکھو آنکھون پر	یہ انعام خدا (اے انسان) شکل محمد مین ہوا مبعوث
تمنا ہی کہ جی اوٹھون کہین خاکِ مدینہ سی	وہ ہو مین مرقد عالی سی جب خیر الوری مبعوث
جو امداد خدا اور فضل و رحمت ہے محمد پر	ہوا ہی اور نہ ہوگا کوئی ایسا دوسرا مبعوث
جنود رحمت حق جابجا اُنکی معاون تھی	جنود مصطفی اعدا کی تھی جب جابجا مبعوث
قصاص اپنا نتھا مقصود تھی اللہ کی مرضی	وہ حسن خلق کی اتمام کو تھی مصطفے مبعوث

الٰہی یہ تمنا ہی فقیر خستہ خاطر کی
بقیع پاک کی قبرون مین ہو روز جزا مبعوث

ہی پناہ نور ایمان زیر دامان حدیث	شان ایمان شمع ہی فانوس سے شان حدیث
چشم گریان ہوئی اور سیر گلستان حدیث	زخم دل خندان ہوں اور گلہای خندان حدیث
دمبدم افزون ہی سر پر بار احسان حدیث	سر اوٹھا سکتے ہین کب ہم پیش فرمان حدیث
دلمین کہہ لون بس یہی جی چاہتا ہی سکو مین	جان ہی سر جسم ہوا اور اسمین ہو جان حدیث
واہ وا کس منہ کی ہین واہ وا کیا باتین ہین	جان ہو قربان محمد دل ہو قربان حدیث
اسمین اگر قلزم اک چھوٹا سا نقطہ ہو تو ہو	گر بنالی اسکو نقطہ نون عمان حدیث
کفر و شرک و معصیت کے ملک ویران ہو گئی	جب گذر فرما ہوا عالم مین سلطان حدیث
جو سخن ہیں اور وہ مین سب اسیکے کاسہ لیس	کسقدر نا شکر ہین وہ اہل کفران حدیث

سینہائی اہل بدعت مین سنان تہہ ہے — اک ذری ہی جبکہ ہل جاتی ہی مژگان حدیث
نار وحشت کیون بہڑکتی ہی مسلمانونمین ہائے — آج آتا ہی گر جنبش مین دامان حدیث
چارہ گر ہو شربت توحید و سنت سی ضرور — کفر افلاطون کا اک طفل دبستان حدیث
کوچۂ حرص و ہوا والی بہلا کیا جانین گے — کیسے ہوتی ہین جو ہین مردان میدان حدیث
جو کہ روباہ و شغال نفس امّارہ ہوی — موت ہے اونکے لیئے شیر نیستان حدیث
ہین وہی سرار حق مین صاحب طل گران — جو قوی بازو ہوئی حمّال میزان حدیث
یا الٰہی تیری رحمت ہوئی اونپر جو کہ آپ — قصر تدوینات مین لاکر ہتی دربان حدیث
وصلان حق ہین وہ اور دوستان مصطفیٰ — اور محبوب دو عالم ہین یعنی محبان حدیث

ای فقیر اب تاج شاہی بہر پند و وعظ خلق
سر پہ رکھہ فرمان قرآن اور فرمان حدیث

لب و دندان محمدی سی ہین دربائی حدیث — کیون ہون دیدۂ دل محو تماشائی حدیث
مظہر نور قدم ہی رخ زیبائی حدیث — کاش ملجائی ہمین نعمت عظمائی حدیث
یا خدا آنکہین جو ہوین تو شناسائی حدیث — اور جو دل ہوی تو لبریز تمنائی حدیث
بعد قرآن کی لازم ہی تلاوت اسکے — کیونکہ ہی صاحب قرآن سے املائی حدیث
یہ کلام اونکا ہی جو کرتی نہین آپ کلام — ہی فقط حکم الٰہی سی سب انشائی حدیث
شعور عرفان قدم عالم بالا تک ہے — جب سی حادث ہی جہانمین قد بالائی حدیث
اس مزے مین کہ یہہ حسن و تقع دلسی نکلا — دیکہتا رہتا ہونمین چہرۂ زیبائی حدیث
جیسی یکتائی جہان آپ رسول حق ہین — سخن غیر ہی ہرگز نہین ہمتائی حدیث
کیا فصاحت ہے احادیث مین سبحان اللہ — ہین فصیحان جہان والہ و شیدائی حدیث

ہالم

ہم غریبونکا ٹھکانا کوئی کیا پوچھتا ہے
ہہی ملجای غریبان ہی کہ ملجای حدیث

سر جھکانا ہی ہمین چاہیی سر جائی تو جاے
دیکھہ پائین جو ذری جنبش لبہای حدیث

لب خندان کا سخن ہون یہہ کہی دیتا ہے
خندۂ زیر لب لعل شکرخای حدیث

زندہ ہوجاینگی لاکھون دل مُردہ اب تو
قاتل اعور بدعت (دجال ۱۲) ہی مسیحائی حدیث

مرغ دل (ہمارا ۱۲) قدرت حق سی گیا وانتک ورنہ
یہ کہان اور کہان قصر معلائی حدیث

ای فقیر آج ترا بحر سخن جوش مین ہے
مل گیا اسمین کوئی قطرۂ دریای حدیث ؛

اُولو الابصار ہین وہ جو کہ ہین بینائی حدیث
وہی ہشیار ہین جو ہوچکی شیدائی حدیث

بہری ہوجائین وہ کان اس سی جو بی بہرہ ہین
پہوٹین آنکھین جو نہون محو تجلای حدیث

ٹوٹین وہ پانو جو کرتی نہین سنّت کا سفر
سر وہ کٹجائی کہ جسمین نہو سودای حدیث

ہات شل ہوئین جو لکھتی نہین ملفوظ رسول
وہ زبان گنگ ہے جس سے نہو غنای حدیث

جسم بیجان ہے وہ جسمین نہین یہ روح نفیس
دل وہ پتھر ہے نہین جسمین تمنائی حدیث

زندگی موت سے بدتر ہی جو یہہ شوق نہین
موت ہی جینی سی بہتر بتولّائی حدیث

کیا بخاری (امام بخاری ۱۲) نی کیا سرد بخار احداث
جائین فردوس (دو صفے ۱۲) مین ایسی چمن آرای حدیث

رہین مسلم (امام مسلم ۱۲) بہی قیامت مین سلامت یا رب
ہین یہہ دربان در خیمۂ سلمای حدیث

مثل مجنون ہہی یہ سب (محدثین ۱۲) دیدہ پیاکیا کچھہ
کاش ملجای (یہ دو لولو ۱۲) ہہین ناقۂ لیلای حدیث

کونسی نخل مبارک کی ثمر ہین یا رب ؛
ساری عالم مین تبرک ہوئی خرمای حدیث

کور ہی دیدۂ فرعون معاند ہر جاے
جلوہ افروز ہی جب سے ید بیضای حدیث

کیا نصیب اونکی بری مین جو تعصب والے
تشنہ لب رہتی ہین اور ہین لب دریای حدیث

بدگمان لوگ جو روٹھی ہوئے ہیں ہمسی وہ سب | آج منجا ہیں اگر دیکھیں فقہ منجائی حدیث
یہ بیان سلبی روشن ہے کہ ہی دشمن سی | کان انوار رسالت ہے جو منشائی حدیث

بادشاہی ہے فقیری ہین فقیر اپنی لیے
مل گئے مجکو جو یہہ نعمت عظمائے حدیث

کاش مجنون ہوں ہین بادیہ پیمائی حدیث | دل ہو میرا جرس ناقہ لیلائی حدیث
ہم سی مسکینونکے گھر ہین بہی قدم رنجہ کیا | یہی جی چاہتا ہی چوم لوں مین پائے حدیث
چاہیی شکر کہ جنت کا نمونہ آیا | آج گھر گھر مین گیا سایۂ طوبائی حدیث
ناشناسا رہوں مخلوق سی مین یا اللہ | مین رہوں ہر قرآن شناسائی حدیث
اس مین فرمان الٰہی ہی کہ ما اتاکم | دیکھہ قرآن ہے کیا کچھہ شرف افزائی حدیث
واہ کیا متن حدیث نبوی ہی قرآن | کیا ہی قرآن کی تفسیر ہے انشائی حدیث
رحمت حق کی قنادیل ہانک روشن ہین | ذکر احمد ہی جہان انجمن آرائی حدیث
دل سی پہر پوچہنا اسرار کی باتین جو درے | خلوت دل مین در گوش سی جائی حدیث
دیدہ دل کے نظر اور کہین جاتی ہے | دیکھتین ہین جو یہ انکہین رخ زیبائی حدیث
کاش اس لذت دیدار مین بیہوش ہون | طور دل پر رہی ہر لحظہ تجلائی حدیث
انظروا یا اولی الابصار لے روضۂ | کیسے خوشبو کی ہین کس رنگ ہین گلہائی حدیث
قصہ کوتہ ہی ابہی سنئی یہ ہو طول امل | کر ملی علم و عمل مین ید طولائی حدیث
چاہیین کان او دو نر انکہین او وہر ہر لحظ | کسطرف کو ہو ہماری لیے ایمائی حدیث
گرچہ مسکین ہین پہ ہین وہ سلطان جہان | ملگئی جنکو یہان دولت کبرائی حدیث

ای فقیر اپنا یہی زاد سفر ہے واللہ

جمع کرتا ہوں کہ مرتی ہوئی کام آئی حدیث

رد کلمات بریلوی فی الغیاث مضمون شرک و احداث

اہل دین کو بس ہے درگاہ خدا مین الغیاث
مشرکوں کو غیر سی ہی ہر بلا مین الغیاث

ہی خدا سے محض قلب بے ریا مین الغیاث
غیر سی ہوتی ہی قلب اشقیا مین الغیاث

خود رسول اللہ کے نزدیک مشرک ہیں وہ لوگ
جو کہ کرتی ہین جناب مصطفی مین الغیاث

عاشق صادق نہین کذاب ہین دشمن ہین وہ
جنکو ہی حضرت سے اوقات (غائبانہ ۱۲) دعا مین الغیاث

یہ دعا مغز عبادت ہے بارشاد رسول ؐ
چاہیی درگاہ بیچون و چرا مین الغیاث

کیونکہ وہ معبود ہے اور اوسکی عابد ہین (بموجب حدیث ۱۲) رسول
اونکو خود ہی حق سی ہے کرنا دعا مین الغیاث

جو ہوا عابد رسول اللہ کا مشرک ہوا
اونہی جیسکو ہی دعا مین یا ندا مین الغیاث

اپنے عابد سی رسول اللہ کب خوش ہونگے
چاہیی خالص جناب کبریا مین الغیاث

حب رسول اللہ کے نسبت ہے ایسا کچھ تو بس
کب روا ہوگی حضور اولیا مین الغیاث

کیونکہ یہ سب کفش بردار رسول اللہ ہین
محو رہتی ہی وہ ہین حمد و ثنا مین الغیاث

بعض کو دعوی تو یہ حب رسول اللہ کا
پھر بھی وسکو شان محبوب خدا (خدا کی ۱۲) مین الغیاث

یہ کثافت (بے ادبی ہے ۱۲) ہے عداوت ہے رسول اللہ کی
منع ہی یوں حضرت خیر الوری سے مین الغیاث

حاضر و غائب کب ایسا ہے کوئی دارین میں یا
غیر حق جو خود سنی ہر التجا مین الغیاث

اہل ایمان کو معاذ اللہ تو یہ ہی کہ ہو
غیر حق سی عافیت مین یا بلا مین الغیاث

یا غنی یہ مانگتا ہے بس فقیر مستغیث
تجھ سی ہوئی محض قلب بے ریا مین الغیاث

قلب احمد پر ہوی تنزیل قرآن و حدیث	کیون نہو مرغوب دل ترتیل قرآن و حدیث
کب کفایت ہوسکیگی تقبیل قرآن و حدیث (بوسہ دادن)	آدمی کو چاہیئے تعمیل قرآن و حدیث
فلسفے گو آج ہو اوستاد افلاطون کوئی	اجہل عالم ہی بی تحصیل قرآن و حدیث
ذکر ملفوظ و مکاتیب انکی اگی جیف ہے	آدمی پر فرض ہے تبجیل قرآن و حدیث (تعظیم)
گبر و ترسا کی طرح مغضوب ہین گمراہ ہین (ظالم)	بدعتی جو کرتی ہین تبدیل قرآن و حدیث
کس سے تہا خوف مساوات انکی نسبت جبرئیلے (یہود و نصاریٰ)	آئی یہہ ترتیب مین تفضیل قرآن و حدیث
کیون نہو امر اشد حشر اون لوگونکو سہل	رات دن کرتی ہین جو تسہیل قرآن و حدیث
ہین کلام کبریا دونون بی وصف انکا ہی بس	ساری عالم مین نہین تمثیل قرآن و حدیث (یعنی طلاب امت)
رہتی راس آئی اونکو دو جہانمین جی عدل	باعمل ہین باعث تعدیل قرآن و حدیث
خلد مین ہر عالم دین کا تجمل دیکہنا	جن سی عالم مین ہوے تجمیل قرآن و حدیث
مثل مہر و نور مہر ایل نصیب اپنے ہو کاش	ہر عمل معلول اور تعلیل قرآن و حدیث (جمال افزودن)
جو ہر شمس و قمر ڈہونڈہی نپائین پہر کہین	آج اگر روشن نہون قندیل قرآن و حدیث
بالیقین مرجائے ہر ذی روح جو دم بہر نہون	مصر عالم مین فرات و نیل قرآن و حدیث
ان حسینون پر ہی یون عاشق دل عالم کہ ہی (یعنی قرآن حدیث)	جلوۂ حسن قدم تشکیل قرآن و حدیث

تیری قسمت کے مکان جنت مین جالی ونجا ہین
ای فقیر اب ہے اگر تعطیل قرآن و حدیث

ردیف الجیم

ہوا افلاک پر جب اتفاق صاحب معراج	تو کس کس قرب مین تہا انطلاق صاحب معراج (نفوذ و رفتار)

عجب

عجب معشوق ہین جنہپر ہین حیران جہان عاشق	ہراک معشوق کو ہی اشتیاقِ صاحب معراج
وہ صرف ہمت خیر دو عالم ہی شفاعت مین	کہ او سدن وہ کہنا شد نطاقِ صاحب معراج
رسول اللہ کا سینہ تجلیگاہ ہو والے ہے	سراج نورِ حق ہے اور وہ طاقِ صاحب معراج
مزا اونکو حیات خلد کا سا زندگی مین ہے	ملا کچھ عشق مین جنکو مذاقِ صاحب معراج
خدا کی آگی ہتی شکل غلامی افتخار اونکا	کہ ہتی ملبوس مین مکشوف ساقِ صاحب معراج
عیان ہو جائیگا مخلوق پر وقت شفاعت مین	کہ کیا کچھ ہے اجابت مین خلاقِ صاحب معراج
اشارا تہا کہ زیر بارِ سنت کچھ نہو شوخے	جو شوخی سی ہوا نادم براقِ صاحب معراج

مدینہ ہو فقیر ای کاش میری دہر کا مسکن
تو مر کر ہی نہو رنج فراقِ صاحب معراج

ربِ غفارِ صاحب معراج	رکہہ مجھے جارِ صاحب معراج
ہو شفائی عروج خلد او سکو	جو ہی بیمارِ صاحب معراج
کس بلندی صدق پر ہے واہ	شانِ گفتارِ صاحب معراج
شب معراج مین رہا کیا کچھ	رحم در کارِ صاحب معراج
لین نماز ین تہان پچاس سے پانچ	تہا سزاوارِ صاحب معراج
کہ شفاعات عاصیان حق سی	ہوئین مختارِ صاحب معراج
یا خدا جانی یا وہ عارج عرش	کیا ہتی اسرارِ صاحب معراج
شانِ افلاک دیکہنا کہ ہوئی	حامل بارِ صاحب معراج
رات دن بس سنائی جاتی کوئی	مجکو اخبارِ صاحب معراج
اوتری ہین آسمان سے کیا شئ	دیکہو انوارِ صاحب معراج

یا خدا پھر فقیر کو لیجائی
شوقِ دیدارِ صاحبِ معراج ہے

مردہ دلکو ہی تو بس یا رب خدا دل کا علاج ۔ تیرہ جان کو ہی درودِ مصطفےٰ دل کا علاج
یون طبیبِ روح کا مسکن ہوا دلکا علاج ۔ جسطرح گلزار دلہا کے غنا دل کا علاج
دردِ ظلمِ کفر سے صحت غلامون کو ہوئی ۔ راس ہے کیا کچھ ہمین وسِ شاہ عا دل کا علاج
تہا مدینی مین رفیق اکر عجم مین ہای پھر ۔ سخت یہ دل ہو گیا اب کیجی کیا دل کا علاج
کس لیے میری دوا کی فکر مین احباب ہین ۔ بی مدینی جائی اب کچھہ ہو چکا دلکا علاج
راہِ اظہارِ صواب او راجرِ عقبی پائین وہ ۔ ہی درود ایسا مرا ئی مجا دل کا علاج
ہر دم افزون تہا دلِ بیمار کو وہان یک ہجر ۔ ہی مدینہ سر بسر راحت فزا دل کا علاج
مردہ دل ہم ہو گئی آب مدینہ چہوڑ کر ۔ پھر بلا یا رب وہی آب بقا دل کا علاج

کیا ہوا طیبہ فقیر اور دل پھڑکتا رہگیا
کیا ہوا دل کا علاج اور کیا ہوا دلکا علاج

ایدل تو صبح و شام درود او رسلام بھیج ۔ لی لی کی و نکا نام درود او رسلام بھیج
یارب تو میری روح کو میریطرف سے وہان ۔ کر ہیک تیز گام درود او رسلام بھیج
ای اہلِ دین ضرور شروعِ سخن مین تو ۔ اور ختمِ ہر کلام درود او رسلام بھیج
غفار سی سوار د غفران مین تب ترا ۔ عالی رہی مقام درود او رسلام بھیج
لکہا د کہائی یا کہ سنائی کوئی وہ نام ۔ ایدل رکہہ التزام درود او رسلام بھیج
گر شاد کامی دو جہان تجکو چاہیے ۔ ہو ہو کی شاد کام درود او رسلام بھیج
اس داعی سلامتِ دارین سی مدام ۔ ہر لحظہ یا سلام درود او رسلام بھیج

یارب

یارب تو اوس پیامبرِ ذو الکرام کو	ہردم مرا پیام درود اور سلام بھیج
آزاد ہو ہموم و غمومِ جہان سے تو	رکھہ دل سے اہتمام درود اور سلام بھیج
تو ساکنانِ خلد کا ہو جائیگا سہیم	ای عبدِ مستہام درود اور سلام بھیج
اوس سرورِ جہان پہ یارب شبانہ روز	با الفِ احترام درود اور سلام بھیج
اور جو کہ ہین رسول کے اصحاب اہلبیت	اونپر بہی تو مدام درود اور سلام بھیج

اوس شاہ دین کی در پہ شب و روز ای فقیر
رہ صورتِ غلام درود اور سلام بھیج

ردیف الحاء

شہرِ رسول جب نظر آیا علی الصباح	کیا نورِ کبریا نے دکہایا علی الصباح
کیا کیا سرورِ وصلِ حبیبِ قلوب نے	وہان مثلِ صبح ہمکو ہنسایا علی الصباح
آخر کو جا بٹہائی وہان صبحدم جمیل	برسون دعا کا ہات اوٹہایا علی الصباح
کیا رات تہی وہ رات کہ کہتی تہی ہمسفر	دیکہین گے ہم مدینہ خدایا علی الصباح
وہ نورِ صبح اور وہ نورِ مدینہ واہ	کیا لطف چشمِ شوق نے پایا علی الصباح
محمل کہان ہے ناقہ کہان ہے کہان ہے رخت	جز روضہ کچہہ بہی یاد نا آیا علی الصباح
وصلِ حبیب اور وہ وقتِ نمازِ صبح	کیا نور مین وہ نور ملایا علی الصباح
شبہای وصل جبکہ گذرنے لگین تو پہر	ہر روز غم نے دل کو جلایا علی الصباح
آخر کو ایکدن جو مقرر لی آخری	ہمکو وہان سلام پڑہایا علی الصباح
اتنا ہمین ہنسایا تہا صبحِ وصل نے	وہان صبحِ ہجر نے جو رلایا علی الصباح

پھر وہاں فقیر شکر کا سجدہ ادا کری
پھر ہو وہاں یہ بار خدایا علی الصباح

رسولِ حق کا جو شہر و مکاں ہے راحتِ ارواح
کوئی شہر و مکاں ایسا کہاں ہے راحتِ ارواح

کہاں وہ راحتِ جاں ہے یہاں جو ہے راحتِ جاں ہو
جہاں ہی عالمِ برزخ وہاں ہی راحتِ ارواح

تمنا ہی جمالِ طیبہ ہوں و آہ و زاری ہو
کہ وہاں عشاق کو شور و فغاں ہی راحتِ ارواح

وہ ارواحِ خبیثہ ساکنِ سجین گویا ہیں
غنی ہو کر جنہیں ہندستاں ہی راحتِ ارواح

وہی مسکیں ہیں گویا کہ سب سکانِ علیین
جنہیں قربِ رسولِ انس و جاں ہی راحتِ ارواح

کہی جا اے عزیزو مجھسے تم باتیں مدینی کی
کہ جو کچھ ہو مدینی کا بیاں ہی راحتِ ارواح

ہوائی نفس میں جو تارکِ حج و زیارت ہیں
تو گویا اونکو دوزخ کا دھواں ہی راحتِ ارواح

وہ ارضِ ذاتِ نخل ایسی سرور افزای عالم ہی
کہ ہر دم صورتِ باغِ جناں ہی راحتِ ارواح

یعنے زمین مدینہ منورہ ۱۲

فقیر اپنا علاجِ دردِ دل ہی مسجدِ احمد
کہ جو فردوس کے ہمارستان ہی راحتِ ارواح

شفاخانہ ۱۲

پھر بھی قرار پائی مرا دل کسیطرح
پھر بھی مدینہ ہو مری منزل کسیطرح

ہی وہ مرا علاجِ تپِ جسم و جان و دل
جو ظلِ برجِ سبز ہو حاصل کسیطرح

آساں کری خدا تو جبھی وصل سہل ہے
عاشق تو گو نہیں متساہل کسیطرح

ہی ورد و با سلام کہ زوار میں مدام
عرضِ سلام کو رہوں شامل کسیطرح

وظیفہ ۱۲ — نام خدا ۱۲

میں ہوں مدینہ ہو وہیں گھر ہو وہیں ہو قبر
آساں ہو یا خدا مری مشکل کسیطرح

ہوں غرقِ بحرِ غم نظر آجائی یا خدا
دریای غم کا پھر وہی ساحل کسیطرح

پھر کاش جا کی روضۂ جنت میں دیکھلوں
وہ مسجدِ رسول کی محفل کسیطرح

ہردم زیادہ شوق ہو یارب مدینہ کا ۔۔۔ تحملِ وطن پہ مین نہون مائل کسیطرح
وہ طیبہ ہی کاش گناہونسی ہو کی پاک ۔۔۔ ہو جاؤن اوسمین رہنی کی قابل کسیطرح
شغلِ وطن مین دل ہو یہان یا سفر مین ہو ۔۔۔ یارب نہو مدینی سی غافل کسیطرح

تجہسی غبار دل مین رہیگا ای فقیر
ورنہ وہانکی خاک مین تو مل کسیطرح

آب و ہوای شہرِ نبی ہی بقای روح ۔۔۔ وہ ارضِ ذاتِ نخل ہی راحت فزای روح
کہلتین ہین اونکی دیکہنی سی چشمہای دل ۔۔۔ اون جالیونسی ہوتی ہی کیا کیا جلای روح
خارِ مدینہ ہی تو ہی مژگانِ چشمِ عیش ۔۔۔ خاک اوس دیارکی ہی تو ہی کیمیای روح
آبِ مدینہ ہی تو وہ ہی آبِ زندگے ۔۔۔ خرمای طیبہ ہے تو ہی طیبِ غذای روح
بیماری مدینہ ہی تو ہی شفای دل ۔۔۔ دردِ مدینہ ہی تو وہ ہی بس دوای روح
کلفت بہی ہے تو باعثِ الفت ہے بس وہان ۔۔۔ وہان ابتلا بہی ہی تو ہی دفعِ بلای روح
دفنِ بقیع ہی تو وہ پنہان ہی راہِ خلد ۔۔۔ ہی مرقدِ بقیع تو ہی کف فضای روح
عرضِ صلوۃ وہان ہے تو رحمت خدا کے ہے ۔۔۔ بترِ دو کون ہی تو وہان ہی برای روح
طیبہ وطن بہی ہی تو محمد کا ہے وطن ۔۔۔ مہمان سرا بہی ہے تو ہی مہمان سرای روح
فراش ہین وہان تو ہین فرشِ رسول ۞ ۔۔۔ جاروب کش وہان ہین تو ہین بال صفای روح
اوٹھہ جای کیونکی مرقدِ عالی سی وہان حجاب ۔۔۔ کیونکر ہو خیرہ چشمونسی کشف الغطای روح
قالب ہو میرا قالبِ مرغِ مدینہ کاش ۔۔۔ عشقِ خدا و عشقِ نبی ہو بجای روح

بی جنت البقیع خدایا فقیر کو ۞
ڈرہی ہین کہین نہ نکلجای ہای روح

ردیف الخاء

درگاہِ کبریا مین ہے دستِ دعا فراخ
عشقِ نبی مین ہوئی میرا حوصلا فراخ

وسعِ عجم سے یہ دلِ وحشت زدہ ہی تنگ
اسکو تو محض دشتِ مدینہ ملا فراخ

لیجا ہی سب مری گلِ تسلیم و آرزو
اتنا کہان ہی دامنِ بادِ صبا فراخ

تنگ آگئی بدن سی مدینہ کو دیکھہ کر
رنجِ سفر مین ہو گئی تھی جو قبا فراخ

دلوائی حق نے منزلِ فردوس مین مکان
ایسا کیا رسول کا دستِ عطا فراخ

عشقِ شہ اک سے سنان نے جو سینہ مین
سوراخِ سینہ کیونکہ نہون جا بجا فراخ

وہان دل سب ایک روزن مین سما گئے
دیکھو تو کسقدر ہے یہہ ملکِ خدا فراخ

تنگ آئی سب جہان تو آئی خطر نہین
جب سنتِ رسول مین دل ہو گیا فراخ

جو تنگنا ہی دہر مین ہین تابعِ حبیب
جنت ہی اونکو صحبتِ ارض و سما فراخ

دیکھا ہی جب سی وسعتِ راہِ مدینہ کو
فکرِ سخن مین ہے روش اپنی ہی کیا فراخ

اللہ پہر مدینہ ہو اور یہہ فقیر ہو
ہے اس سوال کے لیے دستِ گدا فراخ

نہین اوس روے روشن پر حجابِ عالمِ برزخ
نظر ہے خیرہ پیشِ آفتابِ عالمِ برزخ

وہان ہین رحمۃ للعالمین ڈرتی ہین کیون عاصی
طفیل اونکے نہو گا عذابِ عالمِ برزخ

گذرگاہِ شمیمِ مصطفے ہے تو عجب کیا ہے
کہ ہو مشکل بابِ خلد بابِ عالمِ برزخ

طفیلِ ساکنِ طیبہ سکونِ دل ہو یا اللہ
نہ دیکھین ہم وہ دردِ اضطرابِ عالمِ برزخ

بقیعِ پاک کی مرقد سی ہو پیدا رغبت اپنا
نصیب اپنے ہو یا رب جبکہ خوابِ عالمِ برزخ

الٰہی ذرہ ذرہ میرا چشمِ شوق ہو و شدن
جب اٹھی ہو روی نوری نقابِ عالمِ برزخ

جو گورستان مین فخرِ مصطفےٰ آئی تو ہو جائی
عذابِ عالمِ برزخ ثوابِ عالمِ برزخ

نکیرین آئین میرے پاس جب ہمراہ رسول اللہ
نہو ہیبت خدایا باریابِ عالمِ برزخ

فقیر اللہ سے امید ہے مرکر مدینے مین
نپوچھا جائیگا مجھسے حسابِ عالمِ برزخ

نگارین ہات ہین جن مہوشون کے رنگِ حنا سے سرخ
سرشکِ خون سے ہین عشقِ نبی مین انکی مژگان سرخ

مدینے مین خوشی سے تہا جو رنگِ روی خندان سرخ
جدائی مین وہ ہے اب دہی اور چشمِ گریان سرخ

وہان کہسار کو غیرت ہے کوہستانِ طیبہ سے
تو ہے خونِ دل کہسار سے لعلِ بدخشان سرخ

فراقِ جانِ جانان مین کیون نہو ہی رنگِ زرد اپنا
کہان رہتی ہی جان جاتی ہی شکلِ روی بیجان سرخ

یہان عشقِ رسول اللہ مین دل خون ہوا جنکا
مکان یاقوت کے جنت مین ہین انکی لیے وہان سرخ

ہوی جور و سیہ ہان انکی انکار و عداوت سی
گئی نارِ سیہ مین وہ نہین وہان نارِ سوزان سرخ

دلِ عاشق کو وہان ہے خار ہی مژگانِ چشمِ عیش
دلِ دشمن مین گویا تیر ہی اور جو پیکان سرخ

وہ گل ہے جلوہ گر جسکی بنی گلزار مدینہ مین
بشکلِ لالہ ہی وہان گل ہر خون کے چشمِ حیران سرخ

وہ کیا کچھ سرخرو ہونگی جانبازِ رسول اللہ
ق کہ ہر قطرہ خونِ عدا تہا اور انکی تیغِ بران سرخ

حدیثِ مصطفےٰ انکی لیے ایسی مبشر ہے
کہ ہونگی مشکبو سب زخم اور خونِ شہیدان سرخ

تہی ہون سرخرو جو ایک دن راہِ محمد مین
فقیر اپنا بہی ہو خونِ شہادت سے گریبان سرخ

ردیف الدال المہملہ

بحر و وزن غزل گو بیا

عرب ہے مظہرِ شانِ محمد — عجم ہے زیرِ فرمانِ محمد

بجا رخونِ کفار اکدم مین پیجائی — لبِ شمشیر و پیکانِ محمد

رخِ مہرِ قیامت کا نمونہ — رخِ شمشیرِ عریانِ محمد

گئے اک حرف سی طرف تقرین — ہوئی جو حرف گیرانِ محمد

ادا کب ہوئے شکر اونکا کہ جو ہین — خدا کی بعد احسانِ محمد

بہت ہان باپ ہیے میر احسان — اونہین کرتا ہون قربانِ محمد

الٰہی کونسا دن ہوئیگا وہ — کہ ہومین پہر بہی مہمانِ محمد

الٰہی عاشقانِ با صفا کو — نہوئی داغِ ہجرانِ محمد

لگائین جای سنگِ آستانہ — مجھے ایکاش دربانِ محمد

غمِ امت مین تہا اللہ ری کیا کچہہ — وہ جوشِ چشمِ گریانِ محمد

پیام آیا ہم اتنا خوش کرینگے — نہوگی پہر حزین جانِ محمد

یہ حق جانونکا غم ہے جانِ جانکو — وہ جانین ہومین قربانِ محمد

ہنسانا ہمکو محشر مین خدایا — طفیلِ روی خندانِ محمد

بنی قلزم بہی اک چھوٹا سا نقطہ — دردنِ نونِ عمانِ محمد

ق ہمیشہ مدحِ احمد کی لیئی تو — میرے اللہ رحمانِ محمد

بہت رکھہ مجھپر احسانِ مضامین — طفیلِ روحِ حسانِ محمد

فقیر اپنی کہان طاقت ہے واللہ
کہ ہومین کچہہ ثناخوانِ محمد

نحن نقول ربنا صلِّ علی محمد — کان لہ دعاؤنا صلِّ علی محمد

دل ہوا آرزو مین خون غصہ یہ کاش جا کہون
شام و سحر یہی صدا صل علی محمد

ہی یہی گفتگوی دل ہی یہی آرزوی دل
ورد زبان رہی مرا صل علی محمد

جن و بشر کو روز و شب حضرت حق سی ہی طلب
رب غفور مصطفے صل علی محمد

اول و ختم ہر کلام ہی یہ عرب مین التزام
صل علی نبینا صل علی محمد

طیب ورد سی وہان کان ہین مثل عطردان
جس سے سنا یہی سنا صل علی محمد

عرض صلوۃ کا ذرا کیا ہی زبان پی وہان ہا
جسنے کہا یہی کہا صل علی محمد

نقش ثواب جاودان اوسکی لیئی رہا یہان
جو کہ قلم سے لکھہ گیا صل علی محمد

عرض فقیر ہو قبول رحمت حق ہو نزول
لحظہ بلحظہ یا خدا صل علی محمد

ورد زبان ہو ہر زمان صل علے محمد
کہتی ہو ہر زمان زبان صل علی محمد

حاضر و غایب ایک سا حال مرا ہو یا خدا
کہتا رہون یہان وہان صل علی محمد

میرا ہی ورد یہ نہین کہتی ہین بلکہ ہر کہین
حور و ملائک انس و جان صل علی محمد

دل سی ہمیشہ تا بلب ہو یہی شغل روز و شب
ذکر ہو ظاہر و نہان صل علی محمد

رہ گیا ہای مین ملول حضرت مرقد رسول
کہنا نصیب ہے کہان صل علی محمد

اوسکی ترازوِ عمل ہوئی ثقیل بے خلل
رطل ہو جسکا بس گران صل علی محمد

کیا ہی عمل فرو ہی دونو جہا مین سود ہے
ہی وہ متاع بی زیان صل علی محمد

سبکی طرف سی بار بار کہون درود ہون نثار
رب غفور جاودان صل علی محمد

اسکو خدا یہان نہ کہہ ہجر مین نیم جان نہ کہہ
جا کہی یہہ فقیر وہان صل علی محمد

ہوا دل گردِ راہِ مصرِ احمد — دکھا اللہ ماہِ مصرِ احمد

رہا دل حامل اوس حرّ الم کا — ہوا وہ دودِ آہِ مصرِ احمد

ہوا مُو کا کل ہر مدعا کا — رگِ ہر کوہ وکاہِ مصرِ احمد

وہ کم ہوا اوس سردِ سعِ علو کو — سما ہو گر کلاہِ مصرِ احمد

فقیر اوس مصرِ والا کو رسا ہو
کہ ہو رحم الٰہ مصرِ احمد

سکونِ دل ہے سکونِ مدینۂ احمد — دلِ جہان ہے درونِ مدینۂ احمد

ستون ہین مسجدِ احمد کی رکن سقفِ جہان — وہ دلستان ہین ستونِ مدینۂ احمد

خوشی ہی ہوتی ہی وہان ایسی زندگی تہان — کہ ساعتین ہین قرونِ مدینۂ احمد

الٰہی سر ہو یہہ سودا زدہ مدینی کا — یہہ دل ہو اور جنونِ مدینۂ احمد

وہ اہلِ دولتِ دنیا مین کیسی دون ہمت — کہ جیتی ہین جو بدونِ مدینۂ احمد

نہ رنگ بدلی مرا کیون کہ یاد آتا ہے — بہار بو قلمونِ مدینۂ احمد

اشارہ ہی کہ وہ نورِ نبی ہی نورِ قلوب — بجا ہی دل ہے جو نونِ مدینۂ احمد

لگا ہی دل پہ مرے نیشِ عقربِ ہجران — کہان ہین اہلِ فسونِ مدینۂ احمد

غنا ہی حور پہ مائل ہو کیا دلِ عشاق — جو حُسن چکلے ہین لحونِ مدینۂ احمد

ہوا ظواہرِ طیبہ پہ شیفتہ عالم — تو کیسے ہونگے بطونِ مدینۂ احمد

فقیر دل تو درونِ مدینہ ہے میرا
اگرچہ مین ہون برونِ مدینۂ احمد

دل اگر محوِ مدعا گردد — حاصلِ سر کارہا گردد

قطعہ

اگر آه دلم رسا گردد — درد دل را همه دوا گردد
ورد ما لا اله الا الله — روح و دل را سرور ما گردد
گم رود در ره محال ار کس — در ره مدح رهنما گردد
کاسهٔ عمر ما اگر معمور — در ره سرور ورا گردد
گردد اسلام ما درو کامل — در دار السلام وا گردد (جهان)
گردد در مهر در دل او — ماه کامل درو سها گردد
کلک را وسع کو که در همه عمر — اوج راس و دو سرا گردد

ق

طالعم کو فقیر گاه وداع — وصل مصر رسول ما گردد (جان — وصول — یا نصیب)

این غزل در مدح مسجد محترم رسول الله صلی الله علیه وسلم

نظرگاہ دو عالم ہی رسول اللہ کی مسجد — کہو جنت سے کیا کم ہے رسول اللہ کے مسجد
کبھی سجدہ ادا کرتی تھی وس مسجد مین ہم تم — اب اپنی ولمین وہ دم ہے رسول اللہ کی مسجد
وہی ہی سجدہ گاہ مصطفے عادات ہوئی مین — عجب جائے مکرم ہی رسول اللہ کی مسجد
کہان آنکھوں کی ٹھنڈک اب نماز وہمین یہان آ کر — کہان اے چشم پرنم ہے رسول اللہ کی مسجد
وہ ذات رحمۃ للعالمین مخفی اوسمین ہے — ہوئی کس راز کی محرم ہے رسول اللہ کی مسجد
بشکل خلد وہان ان لکو تھا نہ سے خوف وغم — عجب ہے دافع غم ہے رسول اللہ کی مسجد
ہم اوسکو دیکھہ آئی شکر ہے اکدن تھے کہتی تھے — کہان و اللہ اعلم ہے رسول اللہ کی مسجد
ریاض جنت اوسمین ہے روضہ اوسمین منبر اوسمین ہے — خود انوار مجسم ہی رسول اللہ کی مسجد

حباب بحر رحمت و صف برج سبز ہی زیبا
کہ رحم حق کا خود یم ہی رسول اللہ کی مسجد

وہ روح اللہ روح اللہ سے ہان حیا ہے دل
کہ گویا بطن مریم ہے رسول اللہ کی مسجد

زیارت مین لگی کل ختم سورہ فاتحہ کی بعد
رسول اللہ سی ضم ہی رسول اللہ کی مسجد

وہ برج سبز ساری کافرونکو زہر دیتا ہی
حق کفار مین سم ہی رسول اللہ کی مسجد

صفای قلب کو جاروب کش رہ ای فقیر وہین
ہمین اکسیر اعظم ہے رسول اللہ کے مسجد ؛

این کلمات مصدرہ در عشق و مدح روضہ منورہ

نہین آرام اس دلکو کہان ہی روضہ احمد
کوئی رستا بتا دیجو کہان ہی روضہ احمد

دل غش خوردہ کو رخصت کے دن جب ہوش آتا تہا
تو کہتا تہا کہ دکہلا دو کہان ہی روضہ احمد

مدینی مین نگاہ شوق تہی جالی کی روزن مین
مگر یہان تا ہی ای آنکہو کہان ہی روضہ احمد

کہان ہو چین اس دلکو دیکہنی کے بعد ہجران مین
تصور ہے جو ہو تو ہو کہان ہی روضہ احمد

مجہی تم ای فیقو کس لئے پہر یہان سی لی آئی
تمہاری پس بیدردو کہان ہی روضہ احمد

حضور مین جو حیرت تہی کہ مین اپنی ہی آنکہو نسی
یہ کہتا تہا کہ دیکہو تو کہان ہی روضہ احمد

غنی ہو کر غلام سند ہوای اغنیا افسوس
کبہی تو ڈہونڈتی جاؤ کہان ہے روضہ احمد

بہشت ایسی ہی ہین یہان ہر روضہ فردوس کے طالب
خبر ابتک نہین انکو کہان ہی روضہ احمد ؛

جو وہان حاضر ہی مین اور دل وہان حاضر نہین انکی
تو وہ کیا جانین ای یارو کہان ہی روضہ احمد

نگاہ شوق کا رخصت کے دن ہی پر تقاضا تہا
کہ پہر پہر دیکہتی جاؤ کہان ہی روضہ احمد

پڑا کوہ الم سر پر ہوا غل جبکہ زیر کوہ
نظر سی چہپ گیا اب تو کہان ہے روضہ احمد

یہ بیتابی تہی اوسدن ہم یہ کہتی تہی فراہہی ‎ ‎ ‎ کوئی پہر خدا کہدو کہان ہے روضۂ احمد

فقیر اب تو مدینے کا بہی رستا دیکہہ آئی تم
چلو پہر پوچہتی کیا ہو کہان ہے روضۂ احمد

مراح روح وجان عاشقان ہی روضۂ احمد ‎ ‎ ‎ الٰہی تو وہان لیچل جہان ہی روضۂ احمد
عجب کیا [جای راحت] روضۂ فردوس کو بہی رشک ہوا وسپر ‎ ‎ ‎ مکین ہے کون اور کسکا مکان ہے روضۂ احمد
دو عالم ہین معطر جسکی خوشبوئی رسالت سے ‎ ‎ ‎ وہ عطر لطف حق کا عطر دان ہے روضۂ احمد
مدینہ بارک اللہ کیون نہ ایسا خوبصورت ہو ‎ ‎ ‎ وہ قالب ہے مدینہ جسمین جان ہے روضۂ احمد
قیامت مین دو عالم جسکی زیر سایہ ہوینگی ‎ ‎ ‎ اوسی ظلّ کرم کا سایبان ہے روضۂ احمد
ہوئی راہ نظر مسدود یارب جسمین جانی سی ‎ ‎ ‎ وہ کیا گنجینۂ سرّ نہان ہی روضۂ احمد
چراغ و شمع کی محتاج کیون وہ خاص سجدہ ہو ‎ ‎ ‎ منور جسمین ہر دم مہرسان ہی روضۂ احمد
ہزارون عاصیان مسوزن وہان جمع ہر دم مین ‎ ‎ ‎ یہین گویا شفاعت کا مکان ہے روضۂ احمد
اثر حسن قدم کا حسن جاوت پرا یہ جس سے ‎ ‎ ‎ زیارت گاہ خلق دو جہان ہی روضۂ احمد
وہان عصیان سے دل فارغ رہا اور خوف دوزخ سے ‎ ‎ ‎ وہ آفات دو عالم کی امان ہی روضۂ احمد
وہ قیوم و توانا پہر کہین لیجائے وہان مجکو ‎ ‎ ‎ کہ پہر مقصود جان ناتوان ہی روضۂ احمد
کہی دیتی ہی حال دل یہ چشم اشکبار اپنا ‎ ‎ ‎ کہ ان آنکہون سے دیکہا بی گمان ہے روضۂ احمد
وہان کیا تاب ہے جو ہوش مین اپنی رہی کوئی ‎ ‎ ‎ خوش آدمی کا امتحان ہی روضۂ احمد
حق زوّار مین عرض شفاعت کے لیے گویا ‎ ‎ ‎ دہن ہی مسجد احمد زبان ہی روضۂ احمد

تجہی بہی حق نی وہان پہنچا دیا تہا ای فقیر افسوس
کہ تو اب پہر کہان ہے اور کہان ہی روضۂ احمد ۔

بیانِ مدحِ جبلِ اُحد گذرگاہ رسول اللہ الصمد

چشمِ سر ہو اور تماشائی اُحد — طورِ دل ہو اور تجلائی اُحد

موم دل ہو جاے وہان ہر سنگدل — دیکھکر وہ روے زیبائی احد

کیون نہ اوسکا بولبالا ہو مدام — مصطفے جاتی تہی بالائی اُحد

حشر مین عشاق احمد کی لیی — سنگ میزان کیون نہ جائی اُحد

کسکے الفت کا سبب ہے جس پہہ — دلمین ہے جوش تمنائے اُحد

مین نہ کہون جب تلک طیبی کی شکر — کیا کہون مین صفِ سراپائی اُحد

یا خدا پہر بہی مدینہ ہو مقام — دمبدم پہر بہی نظر آئی اُحد

وہان ہوا کس شکیب سف کا گذر — ہی ولِ عالم زلیخائی اُحد

مہبطِ نور نبی وہ ہی تو پہر — کوہِ عالم کب ہین ہمتائی اُحد

اسکو اونسی انس ہے تو کیا عجب — خلد مین انسان بنجائی احد

جو ہوا مداد مولے ای فقیر
تجکو پہر بہی کون دکہلائی اُحد

کیون نہوئی موردِ لطفِ احد شانِ اُحد — لعلِ حبِ سرورِ عالم ہی پنہانِ اُحد

ہوئیگا اونکی لیی سنگِ ترازوی ثواب — بہر حبِ مصطفی مین جو محبانِ اُحد

رشک سے ٹکرا کے سر کوہِ عجم کو ہو مین خاک — کب ہین نہ ہمسنگِ گ کاہ میدانِ اُحد

سربسر محبوبِ احمد ہی وہ کوہِ پرشکوہ — اور رسول اللہ پر قربان ہے جانِ اُحد

دولتِ ملکِ احد کو ل گیا خازنِ امین — ہی بقیعِ پاک مین گنجِ شہیدانِ اُحد

پھر ہو غائب مجھسی یارب چہرہ تاریک شید
پھر دکھا دی مجھکو وہ روے درخشان احد

اوسکی وسعت مین ہا گلزار دیدار احد
اللہ اللہ یہ فراخی ہای دامان احد

رونا آتا ہی ایسی غم مین کہ ہوئین پھر ہم
چشم گریان میری در وہ روے خندان احد

ہی مزا معمورہ ہندوستان مین دل خراب
کاش مین دیوانہ ہون در وہ بیابان احد

ہی ایسی غمسی دل ہر سنگ مین آتش نہان
کیون نہ یہان مین بہی ہوا ہمسنگ و ہمشان احد

ہو چکی ہین جو یہان دیوانہ حب رسول
کیون نہ وہان لذت ہے کہا مین سنگ طفلان احد

نقل ہیران محبت مجکو یارب ہو نصیب
دست قدرت مین ہی جیسا ان مین میزان احد

سنگ زیر سر ہی ذکو غیرت بالین عیش
جو ہین حب مصطفی مین خاکساران احد

مجمع خیر دو عالم ہے وہ کوہ باصفا
کون کون اوسپر گئے ہمراہ سلطان احد

موم دل ہو جاے یارب یہہ فقیر سنگدل
بہر سلطان احد بہر شہیدان احد

جو خدا دکھا ئی ہمکو وہ مدینہ محمدؐ
تو غنے بتا ئی ہمکو وہ مدینہ محمدؐ

نظر ہی دلکی ہان ہے نظر آئی بیان کیا
جو نظر آتا ہی ہمکو وہ مدینہ محمدؐ

وہ غبار گور وہانکا ہو کنار یادر خلد
جو وہین سلا ئی ہمکو وہ مدینہ محمدؐ

بہت ایسی ہین ملا ہی وطن اونکو وہ مدینہ
نکلا تو نا ئی ہمکو وہ مدینہ محمدؐ

اوسی ڈہونڈتا ہے پہر دل ہی دیکھیی کہ کبتک
وہین پہر بہی پا ئی ہمکو وہ مدینہ محمدؐ

چلے جائین پہر وہین ہم تو رفیق کیونکی الامین
جو وہین چہپا ئی ہمکو وہ مدینہ محمدؐ

وہی کاخ جنت اپنا ہو جو خاک مین ہے اک دن
کہین ہان ملا ئی ہمکو وہ مدینہ محمدؐ

نظر آئی ہند مین پہر مین شکل کافروان کے
کہین پہر بچا ئی ہمکو وہ مدینہ محمدؐ

وہین صبر مرگ تک ہو کسی ورد سی خدا یا	اگر آزمائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
جو وہ جالیوں کی آنکھین ابھی لمعتین رہی ہین	تو نہ کیون بلائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
وہی خندۂ سحر ہو جو تمام پھر سفر ہو	وہین پھر سنائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
نہ ہو ہجر پھر وہاں سی نہ جدا ہو جسم جا بسی	نہ کبھی رولائی ہمکو وہ مدینۂ محمد

ہین ہزارون اور مسکین مگر ای فقیر افسوس
کہ نہ دی تو جای ہمکو وہ مدینۂ محمد

وہ حسن و جمال محمد	وہ جاہ و جلال محمد
وہ عارض صورت مصحف	وہ خط و خال محمد
سب ظل حسن قدم ہین	اللہ ری کمال محمد
ہی ابر رحمت رحمان	وہ جود و نوال محمد
قرآن ہی اگر دیکھو تم	خوبی خصال محمد
حق جسکا مصدق ہی آپ	وہ حق ہی مقال محمد
ہین مد نظر عالم کے	وہ میم و دال محمد
کیا وصف لکھون عالم مین	ہی کون مثال محمد
محشر مین نہ کہنا یارب	محروم وصال محمد
چون خاک مدینہ ہم کاش	ہوتی پامال محمد
امت کیلئے یہی تہا	وہ رنج و ملال محمد
تجکو ای امت ناشکر	کچھہ بہی ہی خیال محمد

ہردم ہے فقیر اپنا تو ؛

مولی سی سوال محمد

ہوا مہر آسمانِ دل و جان رخِ محمد
رخِ بی چگون یہ ہی یہ نگران رخِ محمد

وہ نظر تھی کتنی عالی کہ جو تھی نصیب اصحاب
وہ جو دیکھتی تھی نورِ دو جہان رخِ محمد

یہ کاملِ شفاعت سے ہی سب جہان خنک چشم
کہ ہی آفتابِ محشر سی امان رخِ محمد

وہ بشکلِ مہرِ انور ہی نہان شعاع مین خود
نہین وہان حجابِ رخ مین نہان رخِ محمد

رخِ سرِّ حق نظر مین رہا غیب سے وہ گویا
رہا جب تلک نہ بینی مین عیان رخِ محمد

یہ زمینِ شعر اپنی ہی گلستانِ فردوس
اگر اسکی بندِ شو نہین ہو بیان رخِ محمد

رخِ بی چگون کو اوس سے ہو کیونکی شانِ اعرض
جو کسی شقی سی معرض ہو نہان رخِ محمد

ہوا برقِ قہرِ مولی وہی کافرونکی جان پر
ہوا مومنون کو انوارِ جنان رخِ محمد

یہ فقیر قولِ ثابت پہ ہو قبر مین خدایا
کہ دکہائین جب نکیرین ا سی عیان رخِ محمد

قرآن اعجازِ محمد
سنت ہی رازِ محمد (حدیث)

تھی دلسی صدائے خشیت (بوقت نماز)
الله رہی نمازِ محمد

حق سی عطای علو مین (الله جل شانہ) (درجات)
ہی کون انبازِ محمد (شریک)

کیا جانین اہلِ نہایات
سرِّ آغازِ محمد

الله ہماری دل کو (سوختہ)
دی سوز و گدازِ محمد

بی برگ و نوا مین ہین
بی سوز و سازِ محمد

وہ دل ہی نگینِ اسرار
ہی جسمین طرازِ محمد (نقش)

حاضر تھی سنگ و شجر بھی
سنکر آوازِ محمد

مرجاؤن فقیر اونپر کاش
مین ہون جانبازِ محمد

کیے محمد سی حق تعالی نی خوش نصیب مقامِ محمود
مقامِ محمود ہی حبیبا ونکا وہ حبیبِ مقامِ محمود

اگرچہ محشر وہ وردِ دل ہے کہ اوسمین ہر کوئی مشتغل ہے
مگر دوا ہی تو متصل ہے وہان طبیبِ مقامِ محمود

مقامِ محمود مین الہے جو جلوہ گر ہوئی ابجت اونکی
جو دیکہتی ہوئی چشمِ عاصی کہین قریبِ مقامِ محمود

یہہ دیکہیے کیسی وہ ثنا ہو وہ کیسی الفاظ مین ادا ہو
جو بہرِ تحمید خوش نوا ہو وہ عندلیبِ مقامِ محمود

وہان ہی وہ بوی باغِ سرمد کہ ہین مطبق اوسکی بہر محمد
تو ہوئی کسکا سوای احمد دماغِ طیب (خوشبو) مقامِ محمود

یہہ پنجگانہ دعا ہئی میری اذان سُن سُن کے یا الہے
مقامِ محمود منزل اونکے ہو یار قیبِ (یا حافظ) مقامِ محمود

فقیر اوسوقت کوئی دیکہی مقیم ہونگی جناب اوسکی
قریب ہوگا رخِ نبی سے رخِ عجیبِ مقامِ محمود

رہِ رویتِ حق دلیلِ (رہنمای) محمد
جمالِ قدم کو بہی اللہ سی کیا کچہہ
وہ مقہورِ قہر و جلالِ خدا ہین

سبیلِ جنان ہر سبیلِ محمد
پسند آئی طرزِ جمیلِ محمد
ہوئی جو کہ اعدا قتیلِ (مقتول) محمد

[illegible]

دو یہ

جو یہ گبر و ترسا نلائینگے ایمان — نچھوڑیگا اخذ و بیل محمد

وہ یعنی تہ تیغ آجائینگے سب — جب آئینگے عیسے وکیل محمد

کفیل نجات جہان مصطفی ہین — خدای جہان ہی کفیل محمد

نہوئیگا واللہ تا حشر مقطوع — محمد سی اجر جزیل محمد

نزول الف لام میم اسلیے ہے — کہ اللہ سی جبرئیل محمد

محمد پہ لائی مبرّات و کرّات — کلام خدای جلیل محمد

مقدر تہا ایمان جن طلبین کا — ہوا اونکو اقوم یہ قیل محمد

تو ار یر دلہای کفّار ٹوٹے — سُنا جب یہ قول ثقیل محمد

کہان الف لیل جہان ایسی مقبول — وہ جو کچہہ ہی لیل قلیل محمد

ہمیشہ ہی مصروف تسبیح و تقدیس — محمد سی تسبیح طویل محمد

عنایت تو دیکہو کہ قادر ہی لیکن — نہ بہیجا خدائی عدیل محمد

فقیر اسلئی کہین فصل جان ہو
مدینی مین زیر فصیل محمد

جو خنّاس دلی سی ہی جلی عشق محمد — تو دکہائیگا وہ انوار خفی عشق محمد

ہوا نور دل ہر سعد و تقی عشق محمد — کہین عالم مین نہین حظ شقی عشق محمد

یہان جو لیا سعید ازلے عشق محمد — تو ہوا اوسکو حیات ابدی عشق محمد

رسن ناقہ لیلے ہو ید قیس مین گویا — جو بنائی مجہے تواب نبی عشق محمد

ہوی مقتول جو معشوق تہی عشاق کے قاتل — تری اللہ ری ناوک فگنی عشق محمد

یہ عجم کیون نہو دیوانہ کہ مانند سویدا — ہوا سودای دل ہر عربی عشق محمد

کبھی ای عاشقِ دنیا نہیں کہا ہی یہ — یہ ہوا کیا ہوا تجکو کبھی عشقِ محمد
ہوا ایمانِ حبد کی لیی یہ قوتِ نامی — ہوا قوتِ دل ہر پیر و صبی عشقِ محمد
وہ سمجھتا ہی سی ملک مین سرِ ملکوتی — کہ بنا تا ہی جب انسان کو ذکی عشقِ محمد
دلِ عالم مین اثر آج ہو جس اہلِ سخن کا — تو سمجھنا کہ یہی اوسکو دلی عشقِ محمد

کہین جائی فقیر اب غم دارین سی فارغ
وہ نصیب اسکو ہو یارب غنی عشقِ محمد

یہ دل ہوئی اور جست و جوی محمد — یہ آنکھین ہون اور شوقِ روی محمد
حدیثِ محمد ہو اور گوشِ دل ہو — زبان ہوئی اور گفتگوی محمد
قدم ہوئین اور گردِ راہِ مدینہ — یہ عاشق ہو اور خاکِ کوی محمد
وہ گلزارِ روضہ ہو اور بلبلِ دل — دماغِ روان اور وہ بوی محمد
یہ بات اپنی ہوئین وہان جالیو مین — نظر محوِ حیرت ہو سوی محمد
یہ میرا دہن ہوئی اور وہ صراحی — یہ لب ہوئین اور وہ سبوی محمد
وہان رات دن ہوئین اور مین گنہگار — پہرون مثلِ سگ کو بکوی محمد
تمنا ہی اکدن ہو وہان آستان پہ — جنازہ مرا رو بروی محمد
بقیعِ مدینہ مین ہو قبر میری — بنی تربت مشکبوی محمد
محبانِ احمد محبانِ حق ہین — عدوِ خدا ہین عدوی محمد

فقیر اپنا دل ہی زیارت کی قابل
کہ اس دلمین ہے آرزوی محمد

کیون صبر نجائی دلِ ناشاد سی برباد — کیون مجکو مدینی نی کیا یاد سی برباد

نہر و جبلِ طیبہ دکھاتی اگر اوسکو ۃ — ہوتا غمِ شیرین دلِ فرہاد سی برباد
جو دشمنِ سنت ہین مطیعانِ ہوا ہین — وہ عاد صفت ہین صفتِ عاد سے برباد
کیا محوِ گلستانِ عجم ہونگے جسبطور ۃ — شداد ہوا گلشنِ شداد سی برباد
تب جمع دل اپنا ہو کہ ہو دشتِ مدینہ — اور خاک مری جائی وہان باد سے برباد
مخلص کبھی مہجورِ مدینہ نہین کیون ہو — ہر درہمِ خالص ہی نقاد سی برباد
اک خارِ مدینہ ہی دوا میری جنون کے — کیون خون کیا نشترِ فصاد سی برباد
رہجاتی درِ روضہ پہ افتادہ اگر ہم — کب ہند مین ہوتی کسی افتاد سی برباد
جالی مین پہنسا دل تو ہوا طائرِ فردوس — کیون جائی وہ اوس شبکۂ صیاد سے برباد
آبادہی دل دو چراغِ نبوی ہے — یہان دل ہی جو زلفِ ستم ایجاد سے برباد

غم یہان کا نہ کہہ ملین فقیر اب تجی وہان چل
کیا ہوئیگا گہر ہجرتِ آزاد سی برباد ۃ

جو نقشِ دل ہین اوصافِ جمیلۂ محمد — نظر آئینگی وہ انوارِ جلیلۂ محمد
ہمین ظلمتِ قیامت سے خطر نہین کہ ہمراہ — یہ زجاجِ دل مین روشن ہی فتیلۂ محمد
رہی حلِ معصیت مین تو حلولِ قہر ہوگا — مگر اپنی حلِ مشکل ہو بحیلۂ محمد
وہ اگرچہ ہو فلاطون ہی تو سر بسر ہی احمق — کہ یہان نہ عقل جلکی ہو عقیلۂ محمد
نہین طوقِ فہمِ انسان شرفِ کو معراج — کہ نبد ما براق جنت بطبیلۂ محمد
مری مصطفی پہ تسلیم و صلوٰۃ یا خدا اور — بجمیعِ آل و اصحاب و قبیلۂ محمد

یہ عجب نہین کہ جنت مین فقیر ہی غنی ہو
وہ ملا ہی ہمکو دنیا مین وسیلۂ محمد

دی خدا وہ محبتِ احمد — دل ہو محوِ اطاعتِ احمد

محض ذکرِ ولادتِ احمد — نہین اسطور سنتِ احمد

چاہیی یون ہی امتِ احمد — ذکرِ میلاد ور رحلتِ احمد

جیسے کرتے ہو بی رسوم و قیود — ذکرِ اخلاق و سیرتِ احمد

چھوڑکر ہیئتِ کذائیہ — جو کرو ذکرِ حضرتِ احمد

وہ عبادت ہے نورِ ایمان ہی — اوسمین حاصل ہی رغبتِ احمد

اور یہ بدعتین جو کرتے ہو — تم ہو اور ہمتپہ نفرتِ احمد

بدعتی بنکی پہر نہ بنا تم — انتظارِ شفاعتِ احمد

حشر مین بدعتے نہونگی — زیرِ ظلِ کرامتِ احمد

ہمکو کہتی ہین ساری مبتدعین — انکو ہی یہ عداوتِ احمد

کہ جو کہتی ہین یون مجالس مین — نہو ذکرِ ولادتِ احمد

ہم یہ کہتی ہین ہر عدو برای — لعنت اللہ و لعنتِ احمد

ہمکو بدعت سی بس عداوت ہے — ہم ہین شیدای سنتِ احمد

حالِ دل کو ہماری جانتا ہی — وہ خدا ربِ عزتِ احمد

کہ محبانِ مصطفی ہین ہم — مقتضے یون ہے الفتِ احمد

کہ ہر اک امتی کو ہو معلوم — راہ و رسمِ شریعتِ احمد

یہ حقیقت کہلے گی محشر مین — خاص وقتِ شفاعتِ احمد

کون جہوٹا ہی کون سچا ہی — کون ہی اہلِ سنتِ احمد

متبعِ سنت اب ہوا تو فقیر

لطفیل زیارت احمد

میری یوان کو جو حاضران محفل مولد | لگا رکھین بجای عطر دان محفل مولد
تو بوی سنت آئے دماغ جانمین اون سبکی | تا ئی گند بدعت درمیان محفل مولد
یہ نقل خلوت اقدس رسول حق ہی جلوت مین | بڑی گستاخ ہین سب عاملان محفل مولد
ولادت آپکی بس ہو چکی یکبار عالم مین | بڑی جہوٹی ہوای اہل بیان محفل مولد
جو کہتی ہو شبانہ روز اب پیدا ہوئے حضرت | یہ کذب و افترا ہی وارثان محفل مولد
یعنے جابجا محفل میلاد مین ۱۲
ہمیشہ کہتی ہو پیدا ہوئے اسوقت وہ مرسل | اور اسسے ہو رہی ہی عز و شان محفل مولد
تولد آپکا ہونا ہزارون بار عالم مین | ذرا انصاف ہوای عاشقان محفل مولد
کہ عادت ہے یہ کن لوگونکی اور کنکا عقیدہ ہے | ہمین کہتی تو ہو تم دشمنان محفل مولد
نہین ہے تمہارے علت ہمارے دشمنی تمسے | کہ ہم خود لے چکی ہین امتحان محفل مولد
وہ پیغمبر ہمارے ہین جو پیدا ہو چکے یکبار | وہ مرسل ہے تمہارا کوئی جان محفل مولد
صلے اللہ علیہ وسلم
کہ جسکو دمبدم تم آپ پیدا کرتی ہو ہر روز | بڑی دشمن ہو تم ای دوستان محفل مولد
حضرت کے
کوئی مشکل کشا کہتا ہی اس محفل کو تو یہ ہے | کوئی حاجت روا ای مشرکان محفل مولد
کہتا ہے
وہ بی نام و نشان ایسا تمہارا ہوئیگا کوئی | جو تمکو ہی غم نام و نشان محفل مولد
ہماری مصطفے اظہر من الشمس ہے عالم مین | نہین محتاج بزم و محدثان محفل مولد
بزم مولد ۱۲ مستبد علیہ ۱۲
محبت دلمین ہے کا ہیکو ہیر و شیخ و افغان کے | فقط ظاہر کی ہی آہ و فغان محفل مولد
تہپک کر کیا سلا دیتی ہی سبکو ذکر سنت سے | کچھ ایسی پر فسون ہے داستان محفل مولد

فقیر ایسا بیان کہ بدعت عین سنت ہے
مقر مصطفے ہین منکران محفل مولد

پیر سوم و قیود مشہور ۱۲

کذب علی النبی سی تم توبہ کرو پڑھو درود — بدعت و شرک سی بھی بچتی رہو پڑھو درود
سنت مصطفیٰ کو لو بدعتین ساری چھوڑ دو — مبتدعو پڑھو درود مبتدعو پڑھو درود
نوحہ گری بھی ہو چکی ماسوری بھی ہو چکی — صلو علیہ کو ذرا اٹھو سنو پڑھو درود
کر چکی خوب محفلین دل کی نکل چکی دھونین — دل کی مری اوٹھاؤ اب نیک بنو پڑھو درود
چاہیی پیا التزام لیل و نہار و صبح و شام — جس سے سنو سنو درود جو کہ پڑھو پڑھو درود
ابتو بنو موحدین تابع خیر مرسلین — بدعت و شرک کا کبھی نام نلو پڑھو درود
ہنر پہ دو روز تو نہین باقی کا سے عمر بہر بجائے — وقت کو حال اپنی تم جانی مدد پڑھو درود
محفل محدثہ کی لبس ابتو نہ کیجیو ہوس — گوشہ نشین بنو چلو بیٹھہ رہو پڑھو درود

؎ نیت خالص اہی فقیر ہی تو برحمت قدیر
عرض جناب مصطفیٰ ہو دیگا جو پڑھو درود ؎

یہ ذکر ہی ہمو خیر بسر مد الہی صل علی محمد — الہی صل علی محمد الہی صل علی محمد
الہی مسکن ہو شہر احمد عمل ہوا اپنا درود احمد — کہوئین سوء قرین مرقد الہی صل علی محمد
ہری ہین انیک بخت ہم دل کی یاد آتا ہے ہم مدینہ — تو ورد دیتا زیر سبز گنبد الہی صل علی محمد
عربی
الہی صل علی نبی الہی ہنی مستجب دعائی — افضل کل المساء والغد الہی صل علی محمد
فارسی
رسان درود و سلام یارب من ہر روز دل شب — زبان من ہر زبان کہ گوید الہی صل علی محمد
درود و رفع ہر بلا ہی درود خود رحمت خدا ہے — تو کیون نہو میرے دل کا مقصد الہی صل علی محمد

طفیل حمد خدای عالم پی صلوۃ رسول اکرم
ہو دعا یہ فقیر کی رد الہی صل علی محمد

جبھی کیو نکر رسول اللہ کا مسکن نا ئی یاد — دل بلبل کو ہر دم کس طرح گلشن نا ئی یاد

مدینی سی نکلنا یاد آنا اک قیامت ہے
الٰہی ہمکو پھر وہ وقتِ جان کندن نا‌ئی یاد

وہان تار نظر جالی سی زخم دلکو سیتی تہی
ہمین اب کیون یہان وہ تار وہ سوزن نا‌ئی یاد

نہ بدلی رنگ جا مدی کا سیاہ اسطو غیرت سے
درِ محبوب کا جو حلقہ آہن نا‌ئی یاد

رہون جا شاک طیبہ بین بہارِ سندسی فارغ
خس گلخن کو وہان یہانکا رخِ گلشن نا‌ئی یاد

مدینی کا ہوا اک قطرہ تو ہوئی بحر سی کشتی
مدینی کا ہوا اک انہ تو بس خرمن نا‌ئی یاد

لگائین عشقباز انکہین اگر اوس روزن در سے
کبھی انکو نگاہ چشم جادو فن نا‌ئی یاد

ستونِ مسجد احمد مین خم ہو جائین ہات انکی
تو پہر عشاق کو معشوق کی گردن نا‌ئی یاد

جو تر دامن ہین ہو پائی غنا معصیت سی یہان
غضب ہے اونکو بیت اللہ کا دامن نا‌ئی یاد

جو زائر سند یہ مرتے ہین یہان اون غنا کو حیف
مدینہ طیبہ کی صورت احسن نا‌ئی یاد

جو محو عیش ہین اہل فینہ وای محرومی
اونہین عیشِ مدینہ اور وہ مدفن نا‌ئی یاد

ہو دامِ جان و تن لی صید عشقِ مصطفےٰ جہن جائے
تو کیون مرکر بہشت و دام صیدِ افگن نا‌ئی یاد

رہی مرگ مدینہ یاد ہو لی زندگی یہان کے
مجہی یاد آئی یا رب دوست و دشمن نا‌ئی یاد

فقیر اہل مدینہ مین ہمارا ذکر کیونکر ہو
بجا ہی اہلِ گلشن کو خس گلخن نا‌ئی یاد

ہی مدینی مین وہ کیا رونق ایمان آباد
ہوگیا دیکھکے جسکو دل ویران آباد

تہا بقیع اسکی لیئی شہرِ خموشان آباد
خانۂ جسم مین کیون کہی یہ جان آباد

یہ دعا کرتی ہتی ہم روضۂ انور کی حضور
وصل آسان ہوا خانۂ احسان آباد

رخ پر نورِ محمد ہے جہان جلوہ فروز
بیتِ عزت صفت وسکی ہی کہ قرآن آباد

قیس معمورہ لیلےٰ پی عبث مرتا ہے
عاشقو نکی ہی مدینی کا بیابان آباد

روح مشتاق رسول الیسی ہی محبوس من ان
جیسے تہا حضرت یوسف سے وہ زندان آباد

یا خدا داغ محمد سے جلادی دلکو
نہو ظلمت سے کبہی پہر یہ شبستان آباد

کیا عجب نعت سے میری جو خدا راضی ہو (محمد ۱۲)
نام ہوئی میری ہر بیت کا رضوان آباد

وطن اپنا ہی مدینہ نہوا اور نہ فقیر
کبہی آباد ہی ویران کبہی ویران آباد

سر بسر جسکی طفیلے ہی یہ گیہان آباد
رکہی رحمت سے مدینی کو وہ رحمان آباد

چل مدینی کو کہ نعت اوسکی ہی لسان آباد
ہند کو چہوڑ کہ وصف اسکا ہی شیطان آباد

ہی گل و سرو سمن سے یہ گلستان آباد
یا کہ ہی نعت سے ہر صفحۂ دیوان آباد

رونق افزای مدینہ ہین وہ سلطان رسل
قلب مومن میں ہے یا جلوۂ ایمان آباد

مسجد خاص اور اوسکی وہ نمازی کیا ہین
گویا فردوس ہے اور اوسمین مسلمان آباد

اوسکا دل خون ہوا ہجران احد سی یعنی
کیون بدخشا نمین ہوا لعل بدخشان آباد

کیا ہی معمورہ رحمت ہے نبی کا مولد (کہ مدینہ ۱۲)
آج دنیا مین ہے وہ رشک سلیمان آباد

سایۂ حسن قدم حسن محمد کا ظہور (یعنے مکہ معظمہ ۱۲)
جو نہوئی تر ہے عالم امکان آباد (یعنے بیت المقدس ۱۲)

گر مدینی سی ملی دود چراغ اسکو فقیر
ہو دل مائل صد زلف پریشان آباد

کچہہ بہی تہی مدینہ مین ہمکو وطن کی یاد
رہتی کہان بہشت مین بیت الحزن کیے یاد

خار اہی طیبہ بستر عشاق ہو تو بس
وہ بہول جائین ہر بت نازک بدن کیے یاد

جو کہو نمین جنکا دل ہا اس مین ہے حیف (سنگ سخت ۱۲)
یاد خدا کی جای رہی راہزن کی یاد

ہو خود مین چشم روزن رکی ان شہید (بال ۱۲)
ہے اونسی دور دیدۂ ناوک فگن کیے یاد (معشوق ۱۲)

کہاتا جو سنگ طفل مدینہ بہی کی قیس — کب ہتی اوسکو لیلیٰ و سیب ذقن کی یاد
وہان وہ و شمع کشتہ سی ہی جا جسکو یہان لگن — ماری نگار غیرت سرو و سمن کی یاد
ہو مین جبال و نخل مدینہ اگر نصیب — شیرین سی تلخ ہوئی دل کوہکن کی یاد
ایسی ہتی ہم تو محو صلوۃ و سلام ہان — آواز کب ہتی ہند کی زاغ و زغن کی یاد
یاد آئی دمبدم مجہی خاک مدینہ اور — اوسکے بلا کو آئی میری خستہ تن کی یاد
میری زمین شعر مدینی کی وصف مین — دیکہی تو بہول جاہی یہ بلبل چمن کی یاد

چمکا طراز وصف محمد سی تو فقیر
ہتی ورنہ تجکو طرز کب اہل سخن کی یاد

رسول کبریا محبوب رحمان اسمہ احمد — عیان ہے شان آیات قرآن اسمہ احمد
خدا کی سامنے آپہی گواہ اپنی رسالت کا — ہوا ممتاز عالم شاہ ذی شان اسمہ احمد
وہ ممدوح خدا منعوت حوران و ملایک ہے — ہوئی کسطرح محمود انسان اسمہ احمد
ہمیشہ قرب ہے نام خدا سی نام احمد کو — ہوا اسم احد پر کیا ہی قربان اسمہ احمد
نصاری منکر عیسی ہین جو منکر ہین احمد کے — کہ فرماتی ہین خود وہ روح یزدان اسمہ احمد
یہہ بہت کیون ہو توریت مین موسوم حماد ون — تلاوت کرتی ہین تالی فرقان اسمہ احمد
محمد ہو رہی مدح احد ہین دین و دنیا مین — ہوا نام خدا بس کیا ہی شایان اسمہ احمد
جو ہر ساعت وحوش و طیر و دیو و جن مسخر تہی — تو کیا تہا زینت مہر سلیمان اسمہ احمد
الہی ہو گئی ذات مسمی کسقدر پرنور — جو روشن ہے بشکل مہر تابان اسمہ احمد
وجود اسکا ہوا احمد احد سی کیون نہو جانی — قبول حضرت حنان و منان اسمہ احمد

ملی الحمد للہ ای فقیر اپنی شفاعت خواہ

نبی الرحمة و سلطانِ محمد بان اسمه احمد

ردیف الذال المعجمة

نکیون معوذتین آئین پر شفا تعویذ
خدا نی انکو کیا بہرِ مصطفا تعویذ

جو پائین خاک نشین اونکا نقشِ پا تعویذ (رسول اللہ کا)
کہان ہوا ایسا کہین دافعِ بلا تعویذ

جو نقشِ صفحۂ دل سورۂ محمد ہو
تو دردِ دل کی لیی ہو دوا دعا تعویذ

نہوئی پہر مرضِ حرصِ قاقم و سنجاب
جو ہو مدینہ کا اک نقشِ بوریا تعویذ

علاجِ تیرگیٔ دل یہی ہی ای ہمدم
کہ تو مداو مدینہ سی لکھہ کی لا تعویذ

ہمیشہ رونی کا آزار ہی ان انکھون کو
وہ نقش جالیو نکا دی کوئی ذرا تعویذ

ذرا بہی ہولِ قیامت سے دل نگھبرائی
جو سنگِ طیبہ بنی میری قبر کا تعویذ

بغیرِ گوہرِ دیوار دل دہڑکتا ہے
یہ کیون نہو کہ ہوا طفل سی جدا تعویذ

ہمین سی ڈرتی ہین اب جن غولِ کفر و شرک
خدا نی جب سی یہ قرآن دیدیا تعویذ

جو شہر ہو گئی ویران وبای بدعت سے
لگا دو اونمین حدیثو نکی جا بجا تعویذ

یہ کسکی مدح کے مضمون ہین اے فقیر امیر
جو ہر ورق تیری دیوان کا بن گیا تعویذ

رقمِ نامِ محمد سے ہے نازان کاغذ
عارضِ حور سی افزون ہوا ذیشان کاغذ

کیا شرافت یہ محمد کے طفیل اسکو ملی
ساری عالم مین ہوا حاملِ قرآن کاغذ

وہ حدیثِ نبوی عزتِ قرطاس ہوئے
کہ بنا اسکے سبب دفترِ ایمان کاغذ

مرغِ دل لاتا ہی یون نعت کے مضمون گویا
لا کی دیتا ہی مجھے مرغِ سلیمان کاغذ

صفتِ روئی محمد کو جو مین لکھتا ہون — دیدۂ حرف سے رہجاتا ہی حیران کاغذ

کسکا مضمونِ جبینِ عرق افشان باندہا — میری دیوان کا ہوا نور سی افشان کاغذ

کیا عجب وضۂ احمد کا جو نقشہ لکہون — ورقِ جنتِ فردوس بنی یہان کاغذ

دمِ رخصت کی جو بیتابئ دل لکہی جائی — ورقِ بید کی صورت رہی لرزان کاغذ

کیونکی بات اپنی ہاتہ سی مجہی طوبی کی ورق — چاہیی لکہنی کو یہان نعت کا دیوان کاغذ

نورِ قرآن نی کیا نار سی ہمکو آزاد ؛ — لائی ہر عہد کی تحریر کا سلطان کاغذ

مدح اس بات سی لکہتا ہون عجب کیا ہی فقیر
کہ ملی اس مدینی مین مری ہاتہ کاغذ

تشنہ دل نی جو مدینی کا پیا آب لذیذ — کیا ملی واہ غذائی دلِ بیتاب لذیذ

نہین بیدار دلی مین ہی یہان جو وہ لذت — دیکہا آنکہون نی مدینی کا جو ہر خواب لذیذ

تشنۂ عشق وہان پاتی ہین تسکین جو اسد — مثلِ ریان ہی مدینی کا ہر اک باب لذیذ

خونِ دل ہی جو موافق ہی نبیذ طیبہ — ایسا ہوتا ہی کہان شربتِ عناب لذیذ

ہی مدینہ مین خنک چشمی یہ کسکی باعث — کہ وہان دہوپ ہے مثلِ شبِ مہتاب لذیذ

اغنیا جو کہ وطن کی ہی ہوا خواہ رہی — اور رہا اونکو وہین آب خور و خواب لذیذ

تارکِ حج و زیارت ہین وہ ایسے گویا — رہتی ہین نار مین اور اونکو ہی زرداب لذیذ

جانِ جاہل و دنی نزا پاتی ہین پیا ہی ہو — آج خرمای مدینہ کا خود القاب لذیذ

کیا مزا آب مدینہ مین ملا دل کو فقیر
کیا ہی مکہ مین ملی زمزم و میزاب لذیذ

ردیف الرار المہملہ

ہی حق و باطل مین فرقان جہان شق القمر
کیونکہ روشن ہے باوج آسمان شق القمر

نور انشق القمر اظہر من الشمس اسمین ہے
ہے ہمیشہ حشر تک جسسے عیان شق القمر

ہر جبین باداغ سجدہ محضر تصدیق ہے
کیون نہو علم الیقین مومنان شق القمر

سینۂ کفار شق سو بار ہو جائی تو ہو
کسطرح دو دِ حسد مین ہو نہان شق القمر

ہین وہ شق صدر سی مہر سپہر سرِّ حق
کیون نہ دکہلائین رسول انس و جان شق القمر

جو یقین جانی تو مومن ہوئی ہر مجروح کفر
التیام زخم کا فر ہے یہان شق القمر

دو زبان حق بیان بنکر جا منین کر گیا
صدق توحید و رسالت کا بیان شق القمر

ہو گی خاکستر اورین گوسالے کا فر لاکہہ بار
کسطرح ہو جابے نام و نشان شق القمر

کیون نہو مین ای فقیر ان کا فرونکی دل دو نیم
انپہ ہر دم شاق ہے مثل سنان شق القمر

کیون چلی ہم ہند کو شہر مدینہ چھوڑ کر
جا ئینگے گرداب مین کیا یہ سفینہ چھوڑ کر

پھر چلی آئی ادہر ایجان مفلس ہی تہی
اوس بقیع پاک مین ایسا دفینہ چھوڑ کر

دلکو چین آئی تو کیا آئی دیار ہند مین
وہ مدینہ جای تسکین و سکینہ چھوڑ کر

جای حیرت ہے کہ آفاقی صحابی بن گئی
اور نہ مومن ہو سکا بوجہل کینہ چھوڑ کر

وقت رخصت تہا مدینی مین کچھہ ایسا اضطراب
کیا عجب تہا دل نکلجاتا جو سینہ چھوڑ کر

اسقدر پر نور ہے جالی کا ہر روزن وہان
دیکہتی رہجائین آنکھین آبگینہ چھوڑ کر

دور ہی لازم ہے ہمکو عرض تسلیمات وہان
کیا قرین ہو مین غلام اپنا قرینہ چھوڑ کر

عقل ہو تو خاک طیبہ ہو مین شاہان جہان
تخت و جاہ و لشکر و ملک و خزینہ چھوڑ کر

پھر چلا آیا ادہر کیون اے فقیر افسوس ہے

اوس

اوس در سلطان کو مجھسا کمینہ چھوڑ کر

آرزوی دل کی یا رب ہے چلی اکثر سفر
کیا سفر مین جا ئینگے مرکر جو وہان جاتی نہین
پھرتی ہین سارے جہا نمین ہای دنیا کے لیی
مسجدون تک ہے کبھی جو مردہ دل آتی نہین
جو کہ سرکش سر کو سجدے تک جھکاتی ہی نہین
گو وطن مین آ چکے ہین زایر بیت الحرام
پانو سی چل کر تو جاتے ہین پر یا رب مجھے
جیکے جی مین ہا رہجا ئینگے پھر ای غافلو

اب سفر تیری لیی ہو بہر پیغمبر سفر
ہو چکا ہی فرض بیت اللہ کا جنپر سفر
پر خدا کی راہ مین ہے دو قدم گو پھر سفر
ہو سکے پھر اوسنی بیت اللہ کا کیونکر سفر
کب اوٹھا ئینگے وہ دون ہمت بھلا سر پر سفر
ہی وطن مین ہے انہین اوس جا نمین اکثر سفر
دی وہ ہمت قطع کر ڈالون بپای سر سفر
آخرت کا جب نچھوڑیگا یہان ہم پھر سفر

ای فقیر اسباب و سامان تجکو بس کیا چاہیی
کر سفر حب وطن سے اور جلدی کر سفر

ہی سبیل قرب پیغمبر مدینی کا سفر
چلتے چلتے مر ہی جاوے تو ہی امید نجات
بعضے جانیوالی بیت اللہ سے کیون آ جاتی ہین
جان و دل سی پیروی اس نقش پا کی چاہیی
ٹھنڈی آنکھین اپنے روح و جسم کے کیونکر نہو وین
کب وہ دن ہو گا دم رخصت کہین جب اقربا
وای حزن مکہ خوشحال مدینہ جسگھڑے
یا خدا تیری عنایت ہو تو کچھہ مشکل نہین

گر نصیب ہے خالق اکبر مدینی کا سفر
یہا نکی لاکھہ آرام سی بہتر مدینی کا سفر
چاہیی لازم ہو یہان وہ پر مدینی کا سفر
عاشقونکا ہی بڑا رہبر مدینی کا سفر
جب دکھائی گنبد اخضر مدینی کا سفر
لے مبارک تجکو ای مضطر مدینی کا سفر
کر گئے مکے سے پیغمبر مدینی کا سفر
ورنہ یون آسان ہو کیونکر مدینی کا سفر

کیا ہوا تو کیوں نہیں چلتا فقیرِ خستہ حال
عاشقوں نکو بہی ہے کچھ دم بھر مدینی کا سفر

غزل فارسی بشوقِ گنبدِ اخضر روضۂ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

تاب کی دارم چو برجِ سبز را بینیم ز دور	کی بود ہوشم چو برجِ سبز را بینیم ز دور
چون شود حالم چو برجِ سبز را بینیم ز دور	بر زمین افتم چو برجِ سبز را بینیم ز دور
کی بود صبرم چو برجِ سبز را بینیم ز دور	چون ہوا گردم چو برجِ سبز را بینیم ز دور
پاک سازم چشم بہرِ دیدنِ آن قصرِ پاک	من نے چون گریم چو برجِ سبز را بینیم ز دور
حیرتم باشد ز مہجوری مَن آن مقصودِ دل	کی یقین دانم چو برجِ سبز را بینیم ز دور
در کفِ پایم سنانِ خار برگِ گل شود	گل بود خارم چو برجِ سبز را بینیم ز دور
کی شکستِ رنگم آید چون بتابد از سرور	رنگ بر رویم چو برجِ سبز را بینیم ز دور
آنچنان از خود روم گویم ہنوز از من خفی است	پاکہ مے بینم چو برجِ سبز را بینیم ز دور
چیست در دستِ من مسکین از بہرِ نثار	جز دُرِ اشکم چو برجِ سبز را بینیم ز دور
از خیالش در گلویم گریہ میگردد گرہ	من چہا نالم چو برجِ سبز را بینیم ز دور

رو بسوئے طیبہ گر ترکِ خودی خواہی فقیر
کی بخود آیم چو برجِ سبز را بینیم ز دور

باعثِ سرورِ ہر دل ہے بخور ذکرِ جبلِ نور کہ در مکہ معظمہ واقع است

یارب کہیں ہو پھر ہی نمایاں جبلِ نور	ہی نور نظر کی لیے شایان جبلِ نور

پہنان

پنہان تہی وہان خیر دو عالم کی عبادت — رکہتا ہی وہ خیریت پنہان جبلِ نور
حیرت تہی کہ ہم تیرہ دل اور قبۂ انوار — جب بہتی تہی دیدۂ حیران جبلِ نور
ہین نور فزائی دل و جان و نگہ شوق — کعبہ کا حرم کعبہ کا میدان جبلِ نور
یارب جبلِ نار سی محفوظ رہین وہ — جو دیکہہ چکی صاحبِ ایمان جبلِ نور
کعبی کو دکہاتا ہی وہ ہر دم تو مقرر — ہی نوری نورِ درخشان جبلِ نور
کیا دور ہی اوس رحمتِ عالم سی قرین تہا — جنت مین اگر قصر ہی وہان جبلِ نور
یون غارِ حراحرِ جہنم کے امان ہے — تہا خود وطنِ مرسلِ رحمان جبلِ نور
تہا یومِ زیارت مین وہی کعبہ کا عنوان — پہر دیکہلون یارب کسے عنوان جبلِ نور
ہو کاش مری خاک بہی ذرات مین اوسکی — جب حشر مین ہو ریگ بیابان جبلِ نور

یہ خوبیٔ قسمت تہی فقیر اپنی جو دیکہا
وہ مسکنِ ذاتِ شہ خوبان جبلِ نور

نرم ساز ہر دل سنگین و پرچو ب علی الفور ذکرِ خوبیہای جبلِ ثور

گر شا ہنین تا چرخ ہو ممتد جبلِ ثور — زیبا ہے کہے قبۂ احمد جبلِ ثور
اوس گاو زمین پر تو فقط بارِ زمین ہے — ہی حاملِ انوارِ محمد جبلِ ثور
خالق نی کیا دیدۂ غار اونکا نگہبان — تہا دافعِ اہلِ نظرِ بد جبلِ ثور
اوس غار کا قرآن مین کیا ذکر خدا نے — واللہ ہی ممدوح مؤید جبلِ ثور
وہان برق ہی خاطفِ ابصارِ عدو تہی — تہا چشمِ عدو کی لیی مرصد جبلِ ثور
کیا کام تہا دل کو کسی صحرا و جبل سے — محبوب ہوا پہر محمد جبلِ ثور

گویا کہ وہ خود گاوِ چراگاہِ جہان ہے ... ہے رحمتِ اللہ کا مورد جبل ثور
تہا خیر دو عالم کے لیے حصن امان وہ (رسول اللہ) ... رکہتا ہی وہ خیریت سرمد جبل ثور

دی وسنی جگہہ دلمین فقیر اپنی نبی کو
تو سنگدلی سی ہی مجرّد جبل ثور ؁

جو بشیر و نذیر پہ ہے فقیر ... اک جہان اوس فقیر پہ ہی فقیر
جادۂ راہِ طیبہ پہر ہو نصیب ... دل ہرا اوس لکیر پہ ہی فقیر
جسکو ہی سدِّ راہ حب المال ... گو وہ ہوئی امیر پہ ہے فقیر
تات پہر جالیوںمین ہوئین کاش ... پہر دل اوس دستگیر پہ ہے (لیکن) فقیر
تابعِ سنت رسول ہے وہ ... خوش جو نانِ شعیر پہ ہی فقیر
زالِ دنیا پی ہائی مرتی ہین ... ہر جوان ایسی پیر پہ ہے (جوین) فقیر

کیون ہنو خلق سی فقیر غنی
اپنی ربِ قدیر پہ ہے فقیر

اللہ اللہ ہی وہ عرفانِ حاصلِ خیر البشر ... غیرتِ عرش معلی ہے دل خیر البشر
اغنیائی اہلِ دین کو چین کیونکر ہی وہ ... جانتی ہین اس مین ہی منزل خیر البشر
تیغ عشق مصطفے کا کسقدر احسان ہے ... دل جو بسم اللہ ہی ہو بسمل خیر البشر
اونپہ مائل کیون نہو ہین جان و دل سی حورِ خلد ... جنکے جان و دل مین ہر دم مائل خیر البشر
کیون نہ رشکِ ناقۂ صالح وہ ناقہ ہوئی آج ... مفتخر ہے جو بفخرِ محمل خیر البشر
سوف یعطیک فترضی ہی عطائی حق ہوئی ... کسقدر آسان ہوی ہر مشکل خیر البشر
افضل عالم مین بعد از انبیاء و مرسلین ... عالم برزخ مین ہین جو شامل خیر البشر (ابو بکر رضی اللہ عنہ)

یا خدا خیر البشر پر دمبدم لاکھون درود | اور جو ہین حاضران محفل خیر البشر

ای فقیر آسان ہی تب اس سال جشن جاودان
ہو معین اپنا خدائی مرسل خیر البشر

دل وہی دل ہی کہ ہی جسکو غم خیر البشر | چشم ہے وہ چشم جو ہی پرنم خیر البشر
اللہ اللہ رتبہ شیخین دیکھا چاہیے | عالم برزخ تلک ہین ہمدم خیر البشر
نار دوزخ ہی حرام اون محرم اسرار پر | یعنی جو ہین جان و دل سی محرم خیر البشر
کیون نہ اک بوند شفاعت سے ہو بنی آگ سرد | ہی ہمین دریای رحمت شبنم خیر البشر
ہین مشرف جس شرف سے زید و سلمان و صہیب | رہ گیا محروم دیکھو تو عم خیر البشر
ہی حق اشیا مین استحقاق دوزخ یا بہشت | جن پہ وارد ہو چکی مدح و ذم خیر البشر
گل مین اوس ساغر کی ہوتی کاش میری خاک بھی | جو رہا ممتاز الحاق فم خیر البشر
کون جانی غیر ذات پاک اسرار رسول | کون ہی عالم مین جو ہو اعلم خیر البشر

ای فقیر اب تو مدینہ ہر دم اپنے دل مین ہے
ہو مبارک زخم دلکو مرہم خیر البشر

اس زمین پر ہی مدینہ مسکن خیر البشر | کیون نہین پہر سبکے سب آ مین خیر البشر
اللہ اللہ قسمت پیراہن خیر البشر | جو رہا اکدم بہی ملبوس تن خیر البشر
جو شفاعت کے لیے سجدہ مین خم ہو بار بار | کیون نہو ئی سب سے عالی گردن خیر البشر
یا خدا تیری عنایت سے ملی وہان ظل عرش | دست ہمت ہو ئی جب آبی ردامن خیر البشر
بی نماز و بہرہ قارون و فرعون و ابی | تم ہو اعدای رسل ور دشمن خیر البشر
کا تیغ قہر ہو اوس سی مین کفر مین (ابن خلف) | جب ہو نقش انداز نعل توسن خیر البشر

چشم سر سے دیدہ دل سے وہ تاریکی گئے
جب سے دیکھا ہے وہ شہر روشن خیر البشر

ہے عذاب حق سے امن و امان اونکی طفیل
چین سے ہے سب جہاں ستا من خیر البشر

رخصت پرواز ہو اس روح کو جب ہے فقیر
کاش بنجائی یہ مرغ گلشن خیر البشر

ہین جیسے وہان کی در و دیوار معطر
پوشاک حسینان ہین نہ ہار معطر

جو دود چراغ آپکی مسجد کا ہے واللہ
ایسی ہی کہان کاکل دلدار معطر

ہے عطر فروش ایسی مدینے کی ہوا واہ
رکھتی ہے وہ ہر کوچہ و بازار معطر

یکبو ہی مدینہ کی ہین مشتاق وہ معشوق
جو زلف کیا کرتی ہین سو بار معطر

اس منہ کو پوشاک کے دیسی کوئی پوچھے
کیسا ہے وہ جسم شہ ابرار معطر

رسول اللہ صلعم
اک تار پہ سو نافہ تاتار ہین قربان
ہے زلف محمد کا وہ ہر تار معطر

یون عطر ندامت سے ہی و پوشش قوارید
دیکھا عرق احمد مختار معطر

خوشبو ہی شفا آپ مدینہ مین ہے ایسی
ہوتا ہے دماغ دل بیمار معطر

کیون مشک کے بو وہان ہو خون شہدا مین
کیونکر نہون جنت کے خریدار معطر

جنت کی طرح آئی ہتی جب بوی مدینہ
کیا ہو گئی ہتی دور سے زوار معطر

ہے نعت محمد سے فقیر ایسی ہوا مین
خود جیسے رہا کرتی ہین عطار معطر

ردیف الزاء المعجمۃ

جائے جان و دل ہے جائے برج سبز
بہر خدا جلدی دکھائی برج سبز

شاہ

شاہِ نیکان ہی گدائی برجِ سبز
او سپہ ہی ظلِ ہمای برجِ سبز

گو دکھائی ہند اپنا سبز باغ
ہو چکی ہم آشنائی برجِ سبز

شکلِ دل تھا بنگیا ہمجنسِ دل
کیون نہ سبکا دل لگائی برجِ سبز

جانِ اعدا پر کلس کے آب و تاب
ہین بروقِ قہرہای برجِ سبز

اشکِ گرم آتی ہین یارب ہر ہمین
آنکھین ہون اور توتیای برجِ سبز

کیا کہون اتبک ہری ہین زخمِ دل
کچھہ نپوچھو ماجرای برجِ سبز

سبزہ ہے گردون ہی زہرِ رشک سے
کون ہین رونق فزای برجِ سبز

قرۃ العین دلِ عشاق ہے
جو میسر ہو لقای برجِ سبز

جا سکی کیونکر مریضِ حبِ ال
تا درِ دار الشفای برجِ سبز

رکھین آنکھون مین غبار اوسکا اگر
دستِ مژگان ہو رسای برجِ سبز

کیون نرکھہ لین شوق سی شلِ نگاہ
جو ان آنکھو نمین سمائی برجِ سبز

اب تو جی ہو اور مدینہ ہو فقیر
دل ہو اور دار البقای برجِ سبز

برجِ فلک سے قدر مین اعظم ہی برجِ سبز
آرامگاہِ خیرِ دو عالم ہے برجِ سبز

وصلت مین نخلِ خلد کا ہمدم ہی برجِ سبز
فرقت مین عاشقو نکے لیے سم ہے برجِ سبز

یہ برجِ مصطفے وہ بروجِ آفتاب کے
بیشک بروجِ چرخ سی اکرم ہی برجِ سبز

اس رشک سے عدو ہوا شبنم کا آفتاب
ہر شب مین وقفِ بوسۂ شبنم ہے برجِ سبز

سروِ جنان کو آج میسر نہین یہ بات
جس رازِ قربِ یار کا محرم ہے برجِ سبز

ہے دیدہ سیر عشق مین اونکی نگاہ تیز
جنکے قرین دیدۂ پر نم ہی برجِ سبز

اوسکی خیال میں ہے اک آرام دل کو ہی
کیا کچھ نگاہِ شوق پہ گذری جو غل ہوا
گویا کہ جان سایۂ طوبی میں ہے وہان
ہر لحظہ بحرِ رحمتِ حق جسمین ہے نہان

دل کے لیئے علاج تپِ غم ہی برج سبز
وہ دیکھو اہتو دور بہت کم ہی برج سبز
کیا خضرۂ جنان سی مجسم ہے برج سبز
کس شان کا حباب خرم ہی برج سبز

ای کاش وہ جبل ہو مرا مسکن اے فقیر
جس سے نظر کے نماشی ہر دم ہے برج سبز

کیون نہ یاد آئی مجہی مسجدِ احمد کی نماز
دل پی عشق محمد کہین مرحوم نہین
ایسی مغفور ہی ڈرتی ہین خطا اسی کیا کچھہ
مین مسافر ہی جو ہون مسجدِ احمد کا مقیم
مسجد خیر دو عالم کی نمازی جو مین
روضۂ خاص ہین اوس روضۂ انور کی قریب
کیون نہو یادِ خدا لیے بیدار دل
اسطرح مسجدِ اقدس سے علاج زوار

ایسی پر ذوق کہان ہے کسی عبد کی نماز
کون پڑہتا ہی کسی ہیبتِ مرتد کی نماز
اللہ اللہ وہ خوف محمد کے نماز
کیون نہ بہتر ہو موقت سی موید کی نماز
اونکی اک اک ہے خیرت سرمدی کی نماز
قرۃ العین ہی کیا سایۂ مرقد کی نماز
جسکو ہو جائی نصیب اوس متہجد کی نماز
جیسے ہوتی ہی دوا ہر مرض کی نماز

گر یہان مسجدِ احمد مین فنا ہو تو فقیر
لذت افزا ہو وہان عمر مخلد کی نماز

ردیفِ سین مہملہ برخی از شوق کعبہ مطہرہ و مکہ معظمہ

کہین پہر بہی مجکو تو یا خدا نظر آئی بیت سیہ لباس

ہا کہین

کہین کہتی کہتی ہی مرنجاٴون کرہای بیت سیہ لباس
کہین پہر بہی ہون عرفات مین او نہین جاجیونکی صفات ہین
کہین سنگریزی ہون ہات مین بنای بیت سیہ لباس
جو مدادِ دیدہ حور ہو جو حصولِ خامۂ نور ہو
تو یدِ رقم کا مرور ہو بنای بیت سیہ لباس
رہا جوشِ شوق جو ہر نفس تو طوافِ کعبہ مین تہی ہوس
کہ اوٹہا کی سینہ مین رکہلون بس جو سمای بیت سیہ لباس
گئے جو گناہو نسے روسیاہ وہ جا کی ہو گئی رشکِ ماہ
ملی عاصیونکو عجب پناہ وہ جای بیت سیہ لباس
وہ مقربینِ خدا ہوئی وہ مقیم خلد مین جا ہوئی
کہ جو رہتی رہتی فنا ہوئی لقای بیت سیہ لباس
یہ دوا ہی وسکی جو جاے ل تو وہ پہر ہو نور سی متصل
کہ سفید جسکی ہو چشم دل وہ دکہای بیت سیہ لباس
تہی چین ہو دلِ زار کو کہ مناجی اپنے خدا سی ہو
مری ہات مین کہین آئی تو جو قبای بیت سیہ لباس
وہ عجب ہے جای شرف ہوئی دُرِ معرفت کے صدف ہوئے
جو مضاف حق کی طرف ہوئے وہ بنائی بیت سیہ لباس
کہون کیا جدائی کا ماجرا کہ اندہیرا آنکہو نمین آگیا
گئی جبکہ آنکہو نسی منہ چہپا وہ ضیائی بیت سیہ لباس

جو رہی عنایت نے والمنن تو وہان فقیر کا مردہ تن
ہو سفید پہنی ہوئی کفن یہ بپای بیت سیہ لباس ؛

خوب رہان نہ یارت کا نہ نکلا افسوس
اور ہی قبلۂ احمد کو نہ دیکھا افسوس

ہات آ یا تہا اگر مجکو مطافِ کعبہ
کیون آ مین ہٹ گیا گہس گہس کے سراپا افسوس

صورتِ یوسفِ کعبہ مجہی یاد آتی ہے
دلمین رہتا ہی مری مثل زلیخا افسوس

اور ہی بوسہ اسود دلمیں مینی تو ہای
ہی لب وہ پہ ندان غم اسکا افسوس

اشک سا ان خاکمین ملکر وہین بہجاتا مین
ایسا رونا مجہی وہان ہای نہ آیا افسوس

کیا مزا وہانکی مناجات مین فریاد مین تہا
کیا ہوا دامن کعبہ نہین ملتا افسوس

جا لگا تہا اوسی دیوار مقدس سے یہ سر
کیون نہو ہجر مین دوران سر اپنا افسوس

رخ کعبہ پہ نظر صورت عاشق تہی کبہی
وہ عذار اب ہے کہان غیرت گلزار افسوس

قیس وش ہم تہی حرم مین کبہی نزدیک مقام
چہپ گیا انکہونسی وہ ہودج لیلا افسوس

زمزم صاف کہان آج جو ہر وقت وہان
دافع کدرت و امراض دلی تہا افسوس

وہ جماعت وہ نوافل وہ طواف و رو ذکر
یاد آتی ہین تو آتا نہین کیا کیا افسوس

حیف مین پہر بہی نعمن تقف توقف عرفات
پہر ملیجا ہی بنا مین یہہ تمنا افسوس

خاک کی تودہ ہون وہان ہین جا نہین
جا لی تب لگا غبار اور یہ میرا افسوس

ہمسے اونی وہین مر کر نہی حسرت ہے
اب کہان مقبرۂ جنت معلی افسوس

صبر کیونکر ہو مجہی بیت الٰہی سی فقیر
دلمین کہہ لیتا جدا اسکو تو ہوتا افسوس

مدح مقرب خدای جلیل معلم انبیا حضرت جبرئیل روح القدس علیہ السلام

روح الامین علیہ صلوات اللہ المبین

امین خدا ذات روح القدس		سفیر ہدیٰ ذات روح القدس
رسول کریم مکین مطاع		شدید القویٰ ذات روح القدس
یم وابر رحمت ہی گویا ہم		دل مصطفے ذات روح القدس
وسیلہ رسالت کی تعلیم کا		پئی انبیا ذات روح القدس
خدا اور دوست کے دوستی کی لیے		مہیا ہی کیا ذات روح القدس
خفا جس سے ہے وہ خفی الوجود	ق	ہی وس سے خفا ذات روح القدس
جو موصوف ہے شاعر و لسنی کہین		بتحقیر یا ذات روح القدس
وہ خفاش کیا جانین کیا چیز ہے		وہ ذات لسنا ذات روح القدس
بہشتو نمین یا رب محمد کی پاس		مجھی ہی دکھا ذات روح القدس
مصحب اونکا ہو نمین ہی گو بالضرور		کجا مین کجا ذات روح القدس
نہ کہہ اوکی مشتاق کو تیرہ دل		کہ ہی پر ضیا ذات روح القدس
عجب ذات واحد کی خود ذات ہیر		رہی دائما ذات روح القدس

وصلّ علی المصطفے من فقیر
وصلّ علی ذات روح القدس

حضرت جبریل تھے روح الامین روح القدس	تب ہوئے اوستاد ختم المرسلین روح القدس
کیا ہی عالیشان ہے ہین کیا ہی عالی قدر وہ	جنکی ہاں آئی ہی تعلیم دین روح القدس
ہی مدینہ مورد قرآن و نور مصطفے	اور وہان ہی رونق افزای زمین روح القدس

سد راہ نار حب اہل سدرہ کیون نہو — ہین محب رحمۃ للعالمین روح القدس

ایکدن پوچھا کیے رونی کا باعث انبیاء — دیکھکر قلب محمد کو حزین روح القدس

سنکے حال دل رسول اللہ کا جب ہوگئے — نور سیحون وحراسی پہر قرین روح القدس

بعد عرض حال وہان ارشاد حق ایسا ہوا — شاد کر قلب شفیع المذنبین روح القدس

پہر امت پہر نہو یگا کبہی محزون تو — دیکی مژدہ جا ہوئی سدرہ نشین روح القدس

کیا عنایت ہے کہ جو دیندار ہی محبوب حق — ہین محب اوسکی پی جان آفرین روح القدس

پہر فرشتے ہی سب اوسکی ریجانی ہین وہان — پہر حبیب روح رب العالمین روح القدس

اور مبغوض خدا مبغوض سبکا ہی وہان — اور اوس بددین سے رہتی ہین کمین روح القدس

وہ رسول عبد وہ کریم اور وہ امین کبریا — اور محمد مصطفی کے ہمنشین روح القدس

رازدار خالق ارض وسما ہین جبرئیل — اہل سر انبیاء و مرسلین روح القدس

مدح احمد مین جو شاعر ہین محمد آپکے — کیا معاذ اللہ ایسی ہین کہ ہین روح القدس

کاش قرآن مین صفات انکی پڑہا دیکہین تو وہ — کیا شرافت ہی کہ جو رکہتی نہین روح القدس

نوک پر ہے خامہ مین الجہا مین سارکے بے ادب — حکم حق سی ہو مین ہے جو خشمگین روح القدس

اور اس سے کیا زیادہ مدح لکہون اے فقیر
ہین محمد کے معلم بالیقین روح القدس

شہر ہے کیون نہو ایسا نفیس — اوسمین محمد ہی تو ہین کیا نفیس

ورد سلام اوسمین رہا دم کے ساتھ — ہو گیا تہا کیا نفس اپنا نفیس

دیدہ وامق بجہان مین تمام — طیبہ ہے صد غیرت عذرا نفیس

اسمین ہین لاکہون درر مضمون نعت — بحر سخن ہے کوئی دریا نفیس

سکن اوصافِ محمد ہوئی — ہے یہہ زمین شعر کی بہی کیا نفیس
دیکہا مدینے مین دمِ بادِ صبح — مثلِ دمِ حضرتِ عیسیٰ نفیس
خوفِ خدا ہو تو یہین دو بہشت — مکہ ہے اور شہرِ مدینا نفیس
جا ملی روضی کی جواہر مین آپ — ایسا کہان دل ہی ہمارا نفیس
روز وہان بہیر زلیخا نگاہ — صورتِ معشوقِ زلیخا نفیس
لیلِ مدینہ کو بہی ہم قیس وش — دیکہتی ہتی صورتِ لیلےٰ نفیس
رشکِ دلِ جنتِ فردوس وہ — روضۂ اطہر ہے سراپا نفیس
وحشتِ دل ہی عجم اونکو جو آج — دیکہہ چکے شہر نبی کا نفیس

ہوتا مدینے مین وطن اے فقیر
نفس خبیث اپنا جو ہوتا نفیس

کون کہتا ہی کہ تہا ہمکو مدینا پردیس — ہوگیا دیکہہ کے جسکو وطن اپنا پردیس
جو کہی مجسے مدینہ ہی وطن یا پردیس — پوچہی مجنون سے کہ ہی کوچۂ لیلا پردیس
جو کہ پردیس مدینے کو کہا کرتے ہین — نامِ جنت کا بہی کہتی ہین وہ گویا پردیس
سمجہین پردیس مدینے کو تہی ہم عشاق — مصر کو سمجہے اگر جانِ زلیخا پردیس
کبہی جنت کی طرح وہان نہین جی گہبراتا — اہلِ ایمان کو مدینہ نہین ہوتا پردیس
اوسپہ قربان کرون لاکہون وطن اپنے ہے — کیا کہون شہرِ محمد ہی وہ کیسا پردیس
کیا غلط بین نظر اوس عاشقِ دنیا کی رہے — جسکو وہ دیس نبی کا نظر آیا پردیس
اونکا مکہ ہی مدینہ ہی وطن یا جنت — جو مہاجر ہوئی اور اونکو ہی اپنا پردیس
اقتحام اس عقبہ کا ہنوا جن سے تو ہی — ایسی ناعاقبت اندیشو نکو عقبیٰ پردیس

اب تو مکی سی مدنی سی ہے دل خوش میرا
یہان تو غمگین ہون مین دیس ہون یا پردیس

دیس سیا رنگ کو سن کے جو سن مین غافل
ای فقیر اونکو سنانا یہ ہمارا پردیس

اب کہان دل کی آرزو افسوس
رہ گئی جی کی گفتگو افسوس

اب کہان ہی وہ آب جو افسوس
عابد دل ہی بی وضو افسوس

رو بروی مدینہ کیون نہ ہے
رکھتی ہین ساری خوبرو افسوس

مین یہان آگیا مدینی سے
دل سی کیون جائیگا کبھو افسوس

ہند سی سخت بیدماغ ہو مین
اب کہان ہی یہان وہ بو افسوس

ہای وہ خوش ہوا مدینی کی
ہای وہ سیر کو بکو افسوس

سیر جنت ہی بس ہمارے لیے
ہند دوزخ ہی چارسو افسوس

اہل پشمینہ کو وہان کے لیے
نہین افسوس مثل ہو افسوس

ای فقیر اب سفر نہین مشکل
کر رہا ہی عبث یہ تو افسوس

عمر بھر دوری طیبہ ہی ہمین یہان افسوس
جو ہوا وصل تو رخصت ہوئے پھر وہان افسوس

ہی مدینہ ہی نصیب دل نالان افسوس
کیون زلیخا کو نہو دوری کنعان افسوس

وصل کیفیتہ رہا درد نہفتہ کا علاج
پھر وہی مین وہی رنج و غم ہجران افسوس

اب کوئی دن کا ہون مہمان اسی غم مین ہین
اور ہی کیون نہ ہا آپ کا مہمان افسوس

ایسی مہمان کی مدارات کہان ہوگی
تہی ضیافت مین وہان لذت یہان افسوس

رخ محبوب کے ہم دیکھنی والی نہوئے
یہی آتا ہی بہت دیکھکی قرآن افسوس

نہوا مین کعبے دربانِ مدینہ نہوا
نہوا قیس ہے لیلے کا شتربان افسوس

بے مدینہ تو غاصبے مُتعایق ہی نہین
آہ وزاری الم جان غمِ پنہان افسوس

جی مدینی مین نکلجائی تو مین تجے جاوُن
نہین نکلی مری نکلی ابہی زبان افسوس

مری آنکی مدینی سی خوشی کا پیکی ہی
جا ہیئے لے سکا تو ای جمعِ عزیزان افسوس

مری قسمت ہے نتہے اچہی **فقیر** وحشی
ورنہ خالی تہا مدینی کا بیابان افسوس

ہی دور مدینہ افسوس
پُردرد ہی سینہ افسوس

بی خاکِ مدینہ کہان صاف
دل کا آئینہ افسوس

بیچین ہون چہوڑکے مین ہائے
وہ جائی سکینہ افسوس

بی جو زیارت ہونگے
اموال و خزینہ افسوس

محروم ہو عشقِ نبی سے
ای اہلِ کینہ افسوس

ق

انشاءاللہ تعالیٰ
جائی دیرینہ افسوس

یعنی کہو ئیگا دل سی
پہر وصلِ مدینہ افسوس

بی دارِ بقائے مدینہ
ہے یہا ہنکا جینا افسوس

کہتا ہون **فقیر** وطن مین
افسوس مدینہ افسوس

کیون اوٹہالائی مدینی سی مجہی یہان افسوس
وہین رہنی ندیا خاکمین غلطان افسوس

غمِ طیبہ کو لگا رکہتی ہی جان جانگی ساتہ
ساتہ لیجائیگی اک روز مری جان افسوس

دور ہی روضۂ محبوب تو گویا محجوب
اس گنہگار سے ہی روضۂ رضوان افسوس

کیا ہوا روضۂ جنت وہ قرین روضہ ‡ / پہر جلاتی ہی مجہی دوزخ ہجران افسوس

(یعنی روضۃ من ریاض الجنۃ ۱۲) (احمد ۱۲)

دیکہکر منبر عالی کو جو ہی وہان ہر دم / اب ترقی مین کہان وہ تقی بیان افسوس

جو کہ محراب محمد مین تہا اسکو خشوع / نفس سرکش کا علاج اب وہ کہان ہیہان افسوس

محو سجدہ تہا کبہی مسجد احمد مین یہ سر / اب وہ سر ہے یہ اور ہند کا دوران افسوس

ہند کی زاغ و زغن سمع خراش جان مین / اب کہان شہر محمد کے خوش الحان افسوس

غیرت خازن فردوس کے جو جان ہوتی / تہوا مین در محبوب کا دربان افسوس (قرار او بود نین ۱۲)

سیکڑون مجہسی گدا رہتی ہین جو زرات ہان / مین ہون وہ مجہسی فراق در سلطان افسوس

شکر کر شکر فقیر ایک نہ یا رب کے ہزار ‡ / بہول جاتا ہی تو اللہ کے احسان افسوس

کس سی کہون ماجرای افسوس / ہر لحظہ ہون مبتلای افسوس

چہپ جائی مدینہ ہای افسوس / کیونکر مری دل سی جای افسوس

مصروف صلوۃ جو زبان تہی ‡ / اب ہی وہی اور صدای افسوس

جب سوی مدینہ ہم روان تہی / کیا توڑ دیی تہی پای افسوس

دیکہا جو بر و بحر طیبہ ‡ / اللہ نہ پہر وہ دکہای افسوس

جس خلوت دلمین وہان خوشی تہی / مقدور نہ تہا کہ آئی افسوس

خرمای مدینہ جسکو ہر دم / یاد آئین تو کیون نہ کہای افسوس

ملجای مدینہ کاش ملجای / ملجای مجہی ہوای افسوس

ہی جای سرور بس مدینہ (جای پناہ ۱۲) / اور ہند ہی محض جای افسوس

عشاق پہ ہی خدا کی رحمت / نازل ہوی جو بلای افسوس

ہین بیکس ہجر طیبہ ہم لوگ	کیون ہمسی نہ دل لگائی افسوس
ایکاش اوٹھائی چشم دلسے	پھر نور بلد عطا ہی افسوس
جو آب مدینہ آج ملجائے	کیون دلکو مری جلائی افسوس
کرتا ہی یہ اہل دل کا دل خون	افسانہ جان گزا ہی افسوس

پھر تجکو فقیر اودھر کو اکدن
لیجا یگا رہنمائی افسوس ؛

انشاءاللہ تعالی

وہ لذت وصل ہائی افسوس	باقی نرہی سوائی افسوس
کب تک رہون یہ بپائی افسوس	کب تک سر خاک اوڑائی افسوس
کب دفن بقیع ہونگے ہم	کب آئیگا انتہائی افسوس
ای زندہ دلو نا ہو پھر کر	اس ہند مین ہی وبائی افسوس
آتی ہے مدینہ کی ہوا یاد	اوٹھتی ہین یہہ شعلہ ہائی افسوس
ہو آہن دل زر مدینہ	ہو کاش وہ کیمیائی افسوس
کب سطح زمین شعر ہین آج	اس دل کا مری سمائی افسوس
اوس روضہ جان جان پی جاکر	جان جائی تو پھر نہ آئی افسوس
محمل مرا باندہ کر اودہر کو	باندہی کوئی دست و پائی افسوس
اب دیکھنی کو کہان وہ جالی ؛	اب آنکھین نکیون دکہائی افسوس
معشوق ہی عشق مصطفے مین	ہین وقف غم و فدائی افسوس
زلفونمین ہین جنکے دل ہزارون	یہان آئی ہین وے اور بلائی افسوس
جو آہی ہین دلبران عالم ؛	یہان اونکی ہین دل ربائی افسوس

محبوب کی آرزو مین دل کو
محبوب ہے بس لقائی افسوس

دوزخ بہی ہوا ہی فقیر یانی
کافی اگر اثر دعائی افسوس

مدینہ تہا کنارِ عافیت اب وہ کہان افسوس
پڑی گرداب مین پہر کشتیِ عمرِ روان افسوس

مدینہ کیا ہوا تسکینِ دل آرامِ جان افسوس
کہ جسکی غم مین مثلِ مردہ ہو نیم ناتوان افسوس

وہان تہا دل گلِ خندان نفسِ بادِ بہار تہا
یہان پژمردہ ہر دم ہو گل ہے اور ہر دم خزان افسوس

وہان تہی اشکِ شادی مین وہ تاثیرِ نمِ کوثر
یہان آتش زنِ دل ہی چشمِ خونفشان افسوس

وہان اپنی زبان جو وقفِ تسلیمِ محمد تہی
سو ہی مصروفِ لغو و ذکرِ دنیا پہر یہان افسوس

یہان سہیات ہات اپنی کفِ افسوس ملتی ہین
کبہی مل جا بسو نہین پا تدن ہی یہ وہان افسوس

مدینی مین کبہی جسطور ہم ہر وقت پہرتی تہی
ابہان آنکہو نہین پہرتی مین مدینی کی مکان افسوس

جو مشغولِ صلوٰۃ آواز تہی ہر دم مدینی مین
وہی آواز اپنی ہو گئی آہ و فغان افسوس

وطن سے مین خفا مجہسے وطن پہر مین کہین پہنچی
یہان کیون آگیا مثلِ بلائی ناگہان افسوس

زمینِ شعر مین بہی نرگسِ بیمار ہو پیدا
جو ہو مشتاقِ دیدارِ محمد کا بیان افسوس

رہی ہر دم نگہ کیونکر آستین اس چشمِ گریان پر
کہان وہ روضۂ احمد کہان وہ آستان افسوس

کہان اب شہرِ مدینہ اور کہان خرمائی طیبہ آج
فقط اونکا تو افسانہ ہی حظِ زبان افسوس

جو برگِ کاہِ صحرائے مدینہ یاد آتا ہے
تو بن جاتا ہی پر صورتِ کوہِ گران افسوس

ہزارون کو تو گلزارِ بقیعِ آرامِ جان ملجائے
ہماری خاک ریگِ سینہ مین ہو رائیگان افسوس

ہوا ظرفِ غزل تنگ ای فقیر افسوس باقی ہی
بیان ممکن نہین بس ظرفِ دل مین کہہ نہان افسوس

تختِ شاہی ہوے گویا اور شاہانہ لباس … ہو اگر خاکِ مدینہ اور فقیرانہ لباس

حلۂ جنت سی ہی عاشق بہر اتنا خوش نہو … پائی جو اوترا ہوا اک وہ کریمانہ لباس

عاشقِ شمعِ رسالت ترکِ زینت کرتی ہین … کب یادہ پرسی کچھہ کہتا ہی پروانہ لباس

مثلِ زن محوِ حریرِ محدثہ کیا جانین گے … کیا گلیم سنتِ احمد ہے مردانہ لباس

تا عماتِ خلد سی پوچھی کوئی اس مز کو … دل فگن ہے جو صحابہ کا فقیرانہ لباس

کاہیکو گھبرائینگے عریانیٔ محشر سے ہم … دیکھکر ذاتِ محمد کا شفیعانہ لباس

جب ہے عشقِ مصطفے ہے دلمین نورانی ہی دل … پھر مہان کیون نہ بدلی صاحبِ خانہ لباس

ہوئی علم و حکمتِ سنت سے جو قالب لحیم … اوسپہ زیبا ہی علیمانہ حکیمانہ لباس

عاشقِ دنیا لباسِ دین سے عاری کیون نہو ہین … دین کا خود رکھتی نہین یہ زالِ عریانہ لباس

اپنی یارون کو بنالیتی ہی شیطانِ لعین … مکر کا پہنی ہوئی ہی وہ یہ شیطانہ لباس

کب لباسِ مینوی سی خوش ہی شیدائے رسول … جسم پر ثابت کہان کہتا ہی دیوانہ لباس

کسطرح میرے سخن سے ہوئین خوش اہلِ ہوا … ہر بدن پر کسطرح ٹہیک آئی بیگانہ لباس

اوس مرِ شاہِ رسل پر کاش افتادہ رہون … خاک وہانکی ہو مرے تن پر گدایانہ لباس

ہو فقیر اوس در یا اللہ مہمانِ بقیع … جب کفن ہو اس مسافر کا غریبانہ لباس

چل مدینی مین لباسِ صوف کہہ تو ای فقیر … چھوڑ ملکِ ہند اور یہہ اعجمیانہ لباس

ردیفِ شین معجمہ

ہی بجا اس شان سے باہم جلالِ عرش و فرش … ہی نصیبِ زیرِ پا و نورِ جمالِ عرش و فرش

استواءِ حق وہان ہی یہان نزولِ مصطفےٰ
اول و آخر ہی کیا فضل و کمالِ عرش و فرش

کسطرح خاکِ مدینہ مین ملی یہ سیر خاک
اے دلِ مشتاق کیونکر ہو وصالِ عرش و فرش

حاملِ عشقِ خدا و مصطفےٰ انسان ہوا
پھر ماہی و ملک سے احتمالِ عرش و فرش

فرشِ راہِ مصطفےٰ ہوکر مقیمِ خلد ہین
خاکسارانِ محبت مین مثالِ عرش و فرش
(زیر زمین ۱۲ — حملۂ عرش ۱۲)

مہرِ دیدارِ قدم تابان دلِ حاجت مین تہا
کیون نہو معراج مین مکشوف حالِ عرش و فرش

جو ہین مدفونِ مدینہ عرش کے سایہ مین ہین
(خدا ۱۲ — رسول اللہ ۱۲)
سائبانِ رحمت اونکو ہین ظلالِ عرش و فرش

جن پہ صلی اللہ ہی وردِ دو عالم کیا عجب
رحمت و نصرت ہوئی مثقال ثقالِ عرش و فرش
(برابر ۱۲ — وزن ۱۲)

شاملِ امت ہین یون وہ رحمۃ للعالمین
جسطرح وسعت مین باہم اشتمالِ عرش و فرش

بارِ عزت ہی وہان بارِ رسالت ہے یہان
پیش امرِ حق ہی کیا کچھہ امتثالِ عرش و فرش
(فرمان بردارے ۱۲)

یہان مدینی مین وہان جنت مین حاضر ہے فقیر
قربِ احمد مین ہے یادِ ذوالجلال عرش و فرش

ہوا یہ دل مدینہ دیکھکر یون بیخبر بیہوش
کہ جیسے ہوئے عاشق شکلِ جانان دیکھکر بیہوش

رسول اللہ کے مرقد پہ ہین جن و بشر بیہوش
وہ کیا منظر ہی جسپر ہین سبھی اہلِ نظر بیہوش

صدا ہے آہ و نالہ حد سی گذری ہائے گستاخی
مدینی ہین ہوئے ہم اسقدر وقتِ سفر بیہوش

نہ آیا پھر وہ ہوش اتبک وہان جسدم سنی دوری
سنا کر ذکرِ رخصت کردیا وقتِ سحر بیہوش

فراقِ مصطفےٰ مین زندگی ہے بیمزا ایسے
کہ ہو مین بے سکون بے صبر بیدل بیجگر بیہوش

غضب ہوکر رہی محروم جو حج و زیارت سی
شرابِ قہرِ حق سے ہوگئی وہ بدگہر بیہوش

کلام اللہ کے اللہ اکبر کیا ہے ہیبت ہے
کہ ہوتی تہی نزولِ وحی مین خیر البشر بیہوش

شبِ معراج مین تہی وہ تجلی ذاتِ احمد پر
ہوئی جسکے رمق سی جانِ موسیٰ طور پر بیہوش

عبث طولِ اَمل نے کر دیا یہان ہمکو دیوانہ
عبث عمری کو کہتا ہی سروِ بے ثمر بیہوش

وہی ہشیار ہین وہ تابعِ احمد وہی ہین بس
کہ جو خوفِ خدا سے رہتی ہین آٹھون پہر بیہوش

جنہین ضعفِ دماغِ الفتِ دنیا وہان ہی ہے
اونہین کرتی ہی خوشبوئی مدینہ بیشتر بیہوش

یہ حالت ہے وہان آپ یہان ہان کہان ہو ہین
سرورِ وصلِ احمد سی ہوا ہین سقدر بیہوش

فقیر اپنی سخن سے ہوتی ہین بیہوش اہلِ عشق
یہ حب سے مجبور کہتا ہی نبی کا اثر بیہوش ؛

صلواتِ نبوی سی ہو انسان خاموش
نہ ہی نعتِ محمد سی مسلمان خاموش

یا خدا عشقِ محمد مین رہون سوختہ دل
اور ہو نہ کبھی یہ آتشِ سوزان خاموش

ذاکرِ روئی محمد سے مرا دل ہر دم
کیون تلاوت سے ہو یہ حافظِ قرآن خاموش

کیا گلِ روضۂ انور کی تجلی ہی مہیب
صورتِ بلبلِ تصویر ہتی سب وہان خاموش

یاد آتا ہی جو ہنگامِ زیارت کا سکوت
آہ سی رہ نہین سکتا دلِ نالان خاموش

خود وہی اہلِ وہن کو ہی وہانِ ورنج
جو وہین ذکرِ محمد سی رہا یہان خاموش

ذکرِ سنت سے ہین محروم بہت مردہ صفات
شہر کے شہر مین جیون شہرِ خموشان خاموش

کہلے ابوابِ جنان ہین وہ کہلی منہ اونکی
نہین تذکیر سے جو صاحبِ ایمان خاموش

ہی وہان اذنِ تکلم تو محمد کے لیے
سبکو رکہی گے جہان ہیبتِ رحمان خاموش

عاشقونکی لیے ہے شورِ تکلمتو اون پر
گرچہ لبہائی شاکی کی نظر وہان خاموش

تو بہی گوہرِ دیوار نہی ہوش تو کر
دل سی کہتا ہون کہ ہو اس نگہبان خاموش

جو کہ دیکھا ہی نبی ہین کہی دیتی ہین
گو کہ ہین بولنی سی دیدہ گریان خاموش

مورد رحمتِ حق کب وہ زبان و دل ہین
جو تحیات سے ہین ظاہر و پنہان خاموش

ہمکو محشر مین ہنسائی وہ خدا اوسکی طفیل
تہا دعا سی کبہی جو لب خندان خاموش

یا خدا پہر وہین معروض ہو تسلیم فقیر
رہ نجائی کہین ہوکر یہہین بیجان خاموش

ردیفِ صاد مہملہ غزل خاص بذکرِ سورۂ اخلاص

محمد پر ہوا جبدم نزولِ سورۂ اخلاص
ہوا صد رحمتِ عالم نزولِ سورۂ اخلاص

حیاتِ جاودانی اہلِ ایمانکی لیی یہ ہے
حقِ کفار مین ہے سم نزولِ سورۂ اخلاص

یہ وہ سلطانِ توحیدِ خدا آیا کہ رکہتا ہی
حصونِ دین کو مستحکم نزولِ سورۂ اخلاص

علوِ جنت الفردوس کے جانب مقرر ہے
ظہور رفعتِ آدم نزولِ سورۂ اخلاص

یہ کسکی ذکر پر لذت پی عاشق ہین زبان اور دل
زبانسی دلمین ہے پیہم نزولِ سورۂ اخلاص

سراسر ذکر اللہ الصمد ہے قل ہو اللہ مین
نہو کیون شامنین مہتم نزولِ سورۂ اخلاص

جو دل تک ہات جاسکتا نہین ہم لگانیکو
تو زخمِ دل کا ہی مرہم نزولِ سورۂ اخلاص

غذائی روحِ عالم کیون نہو قلبِ محمد پر
ہوا تہا روح سی منضم نزولِ سورۂ اخلاص

مسِ کفر و ضلالت بنگیا خالص زرِ توحید
یہ وہ اکسیر ہے اعظم نزولِ سورۂ اخلاص

یہ وہ دریای وحدت کوزۂ الفاظ مین آیا
کہ رشکِ قلزم و صد یم نزولِ سورۂ اخلاص

کہان ہم وہ دل ہمارا ہے کہ قرآن ہو محفوظ
غنیمت جانتی ہین ہم نزولِ سورۂ اخلاص

یہ وہ توحیدِ خالص ہے کہ یہ تاثیر اسکی ہے
کہ ہی خود مخلصِ عالم نزولِ سورۂ اخلاص

فقیر اپنے لیے ہو کیون نہ اخلاصِ عمل حاصل
جو لب سے دلمین ہو ہردم نزولِ سورۂ اخلاص

ابنیہا

اب میرے دلسی وٹھہ گئی سیر جہانکی حرص
باقی ہی بس رسول کے پاک آستان کی حرص

افسوس حج بیت و زیارت کی واسطے
کیا کچھہ ضعیف ہو گئے یہان ہر جوان کی حرص

دیکھو ہر اک ضعیف کے ہر حرص ہے جوان ؛
لیکن ضعیف ہے تو فقط ہی وہان کی حرص

کیا کچھہ حریص مغفرت امت آپ ہین
اللہ ری وسعت وفا رحیم جہان کی حرص

پاس ادب ہے ہم تو وہان کچھہ نہ رو سکے
لبریز دلمین رہ گئی آہ و فغان کی حرص

شوق مدینہ یون ہے دل ناتوان کو تائی
گویا ہمیشہ جینی کو ہی نیم جان کی حرص

کس کے سبب یہ ذکر مدینہ نبی کا ہے
جاتی نہین زبانسی کبھی جن بیان کی حرص

بی نام و بی نشان ہے شہر نبی مین وہ
ہو جسکو دو جہانمین نام و نشان کی حرص ؛

اسمین حریص بخشش امت کا ذکر ہے
ہر گوش دلکو یون ہے مری داستان کی حرص

دل خلق کی گھبرا ہی گیا وہ مدینہ مین
اون عاشقونکو کیا رہی زلف بتان کی حرص

جو مہوش آفتاب مدینہ مین رہ چکے
اون نازکون سے دور گئی سائبان کی حرص

وہان دیکھکر وہان صراحی مین آب پاک
کب ہے زبان کو سکن جوئے وہان کی حرص

دشت مدینہ سی دل وحشی کو عشق ہے
حرص مکان ہے اسکو تو محض اوس مکان کی حرص

مشتاق وصل کس کے ہے یارب جو دمبدم
رفتار مین زیادہ ہی عمر روان کی حرص

دیکھا فقیر جب سے مدینہ رسول کا
دلمین نہین سکونت ہندوستان کی حرص

ملا جو خاک مین ہو کر براہ مصطفے خالص
ہوئی وہ خاک وسکی اوسکے حق مین کیمیا خالص

زر مغشوش دل وہ خود بخود ہو جائیگا خالص
ملا حج و زیارت مین جو باصدق و صفا خالص

ملی سیم و زر خالص کے گھر جنت مین اونکو
مدینی کی محبت مین جو یہان بنکر گیا خالص

بہت ایسے ہین جو اترائے ہین حج و زیارت پر
بنائی ہم مُرائی کو ریاسی کبریا خالص

جو شی مقبول درگاہِ خدا ہو کام کی وہ ہے
عبادت چاہیے انسان کو بہرِ خدا خالص

بنایا دلکو اپنا سا مصفے وہانکی پانی نے
پیا آبِ مدینہ اور ہمارا دل ہوا خالص

مدینے مین رہا دل صاف ایسا ہی یہ کہدرہے
بنائی دلکو خالص کیا ہے وہ دوا خالص

علاجِ دل ہوا تھا اوس شفاخانہ مین ایسا کچھ
مدینے مین ہمارا ہر عمل ستہا خالص

نماز ایسی ہی تھی خالص صوم خالص ذکر خالص تہا
صلوۃِ مصطفے خالص دعا خالص ثنا خالص

ترقی کیون نہوئی وس سے ایمان کے حلاوت کو
خوخرمائی مدینہ ہے رہین میری غذا خالص

سراپا کیون نہ زنبورِ عسل کی سعی ہو مشکور
کرشمہ مسجدِ محبوب موم اسکا بنا خالص

حیاتِ جاودانی ہی جلیبت مصطفے کا عشق
غذائی روح ہی وہ انگبین مصطفی خالص

فقیر آج ایک عالم اسکے خوشبو سے معطر ہے
یہ عطرِ نعتِ احمد مجتبی ایسا کچھ بنا خالص

ردیف ضاد معجمہ

جلوہ گر ہونگے جب ختمِ رُسل بر سرِ حوض
آپکے دست نگر ہونگے کُل بر سرِ حوض

کیا ہی رحمت ہے محمد پہ عطائے کوثر
ہو یگی راحتِ نسوان و رجل بر سرِ حوض

غرقِ دریای معاصی جو رہا تو ایدل
سب حقیقت ترے وہان جا یگی کھل بر سرِ حوض

جو شقی ہین مئ بدعت سے جہانمین بدمست
اہلِ حرمان ہین وہی شاربِ مُل بر سرِ حوض

آبِ کوثر مین ملا ہو یگا کیا خوب گلاب
جلوۂ عارضِ صد غیرتِ گُل بر سرِ حوض

اہلِ دریائے خطا ہی تو پہنچ سکتے ہین
جا یئن توبہ کا اگر باندہ کے پل بر سرِ حوض

گردنین انکی ہین اور غل ہین گو مبتد عین
تشنہ کامی سی محاتی ہین غل بر سر حوض

اہل خلق نبوی ہونگے سیراب ہان
پیاسی ہونگی بد اخلاق و غل بر سر حوض

کیون ہنو سوختۂ عشق محمد کے لیے
منزل رحمت رحمان نزل بر سر حوض

آب کوثر کا مزا کسقدر افزون ہوگا
آپ ساقی ہین وہ سلطان رسل بر سر حوض
صلے اللہ علیہ وسلم

مین بہی اک تپ زدہ عشق محمد ہون فقیر
کاش بلوائین وہ ہادی سبل بر سر حوض

دل ہی جو عشق مصطفی کا مریض
مستحق ہے وہ ہر شفا کا مریض

آب طیبہ ہی درد دل کا علاج
نہی شارب اس دوا کا مریض

ہو مدینہ مین جا کے خاک نشین
مرض کبر و اعتدا کا مریض

تندرستون پی ناز کرتا ہے
اپنی مقبولی دعا کا مریض

ہی طفیل رسول رحمت کل
مستحق رحمت خدا کا مریض

ایسا دار الشفا مدینہ ہے
کہ شفا پائے ہر بلا کا مریض

مین رہون کاش زائر خالص
نکرے کبر یا ریا کا مریض

چاہیی دل کو سندسی پرہیز
جو یہہ ہے شہر مصطفے کا مریض

وہان کے خرما کو ڈہونڈتا ہی دل
پہر ہے مشتاق اس غذا کا مریض

کحل خاک مدینہ کیون نکے ملے
دیدہ ہی گریہ و بکا کا مریض

کیون نہوئی فقیر دل کا غنی
ہے یہہ سلطان انبیا کا مریض

یون تو معمول ہی مخلوق مین مرغوب ہے فیض
پر وہ فیض اور ہی جو ہے مری محبوب ہے فیض

رونق رونق ہی ہی مدینہ نظر آیا آخر	دید یوسف کا ہوا گریۂ یعقوب سے فیض
دل مجذوب مدینہ کا اثر دیکھیں تو	وہ جو کہتی ہیں بہت ہوتا ہے مجذوب سے فیض
یون ہی درد محمد دل پر صبر مین کاش	جیسے تہا دود کو یارب تن ایوب سے فیض
قلب عشاق نبی کی ہی جہانمین تاثیر	کیون نہو ہوتا ہے فیاض کے منسوب سے فیض
غیرت شمس و قمر ساری جہانمین دیکہو	نور ایمان کا ہی اوس رخ محجوب سے فیض
مری غم نے کیے مشتاق مدینہ اکثر	ایک عالم کو ہوا اس دل مکروب سے فیض
زائر شکل مدینہ ہوئی دنیا سی غنے	کیون نہو نفس کو اوس شہر خوش اسلوب سے فیض
دیکہا ایسی ہوئے اہل امان فردوس	تہا صحابہ کو یہ اوس صورت مرغوب سے فیض
نقش سنت کے لگے ضرب تو دل ہو فیاض	ضارب سکہ جو ہوا وسکو ہی مضروب سے فیض
مری اشعار کہان اور کہان اہل نظر	کیونکی ہوا اہل ہنر کے لیے معیوب سے فیض
طالب رسم محمد ہین وہ حظ عظیم	کسی طالب کو کہان کیسی مطلوب سے فیض

ای فقیر اسمین ثنا خوان محمد ہے تو
ساری عالم مین نہو کیون ترے مکتوب سے فیض

ہی یہی اب تو علاج دل مدینی کی عوض	نقش طیبہ دلمین ہے حاصل مدینی کی عوض
ای دل بیتاب تجکو پہر مدینی کی ہوا	جا دکہا دون کونسی منزل مدینی کی عوض
ای غنی ملک عجم مین کسلیے بیٹہا ہے تو	دل لگا یا کس سے ای غافل مدینی کی عوض
نقد عقل و دین کو دیکر عیش دنیا کے مکان	مول لیتی ہی نہین عاقل مدینی کی عوض
عاشقونکو گو نظر آجائی دنیا مین تو یہہ	ہونگی کب حور پر مائل مدینی کی عوض
یہان مدینی کی طلب مین گئے جو ناتوان	جا ہوئی وہ خلد مین نازل مدینی کی عوض

ہنرپر

ہند پر ظلمت ہے پر کینہ ہی اسی کسطرح
خوش رہی کوئی دلِ بی غل مدینی کی عوض

قابلِ شہر مدینہ مین نہین یارب تو وہان
کوہ و صحرا مجکو جا مین اہلِ مدینی کی عوض

ای فقیر افسوس ہے مجکو کہ تو پہرا کی یہان
ہو گیا کیون ہند سی شاغل مدینی کی عوض

ردیفِ طای مہملہ

خدایا ہون مدینی مین کہین مین ناتوان ساقط [افتادہ]
یہ تن وہان خاک پہ ساقط ہو اور تن سے روان ساقط [جاری]

نہو حبِ محمد جسکو ہو تن سے وہ جان ساقط
جو ہو بی ذکرِ احمد ہو دہن سے وہ زبان ساقط

نہو جس دل مین دردِ مصطفے کسکام کا دل ہے
بجا ہی ہوا گر پہلو سی وہ دل سنگسان ساقط

جو سر سودا زدہ انکا نہو کسکام کا سر ہے
مقبل جسم ہے یار بے وہ بارِ گران ساقط [خوابگاہ]

جو آنکھین ہوئین بے دیدارِ طیبہ کور بہتر ہین
رہی بی نورِ طیبہ نورِ چشمِ خونفشان ساقط

نظر اب کچھ نہین آتا مدینہ دیکھکر ہمکو
مدینی نی نظر سی کر دیا سارا جہان ساقط

جو اہلِ قصر بی حجر و زیارت ہین تنعم مین
وہ بامِ خوشدلی سی ہوینگی سارے وہان ساقط

صبا پیغام لیجا نہین کیا دم لیکے چلتی ہے
یہان اب کوئی دم مین ہے یہ نبضِ نیم جان ساقط

خدایا زندگی میری بنا حمد و صلوۃ ایسی
کہ ہوئی مجسی ہی بالکل اشتہائی آب و نان ساقط

طفیلِ مصطفے یہ پردہ پوشی ہی گناہونسی
وگرنہ ہو چکا ہوتا جہان پر آسمان ساقط

تری توحید و سنت کے بیان سے ای فقیر اب تو
نظر سی ہوینگے دیوان اہلِ شرک ہان ساقط

نورِ طیبہ کو ہی میری دلِ بیتاب سے ربط
یہ غلط ہے کہ نہین ہمکو سیماب سے ربط

تہا اوسی مسجد و محراب محمد مین آ جسم پ
آج اس دل کو ہی جس مسجد و محراب سے ربط

چین کرتی ہین جو ہین اہل گلیم سنت پ
اہل کمخواب کے انکہون کو ہی کمخواب سے ربط

اونکی قسمت مین کہان ہی آب حیات طیبہ
جن بخیلو نکو اغنیاء ہند کی زہراب سے ربط

ماہی بی آب مدینہ ہی وہ دل ایسا مردہ
جیسی رکہتی ہی اجل ماہی بی آب سے ربط

دل وحشی سے مرا گرد مدینہ ہردم
ہوا اس آب روان کو اوسی گرداب سے ربط

باب جنت مین گئی باب مدینہ والے
واہ کیا کچہہ ہی یہ اس باب کو اوس باب سے ربط

دم نکلجائی مگر آہ نہ نکلے گستاخ
ہم غلامون کو وہان چاہیے آداب سے ربط

عشق سلطان مین تخلص ترا اچہا ہی فقیر
تجکو اچہا ہی نہتا فخر کے القاب سے ربط

ہی مدینہ طیبہ وہ منزل عیش و نشاط
جسمین سلطان و گدا ہین شامل عیش و نشاط

کلفت راہ مدینہ کی وہ لذت پا چکی
کیون رہی عشاق کا دل مائل عیش و نشاط

موت آجائی مدینی مین اگر اکدن مجہی
ہو وہی اللہ اپنا حاصل عیش و نشاط

دلکو شوق وصل مین بحر سفینہ چین تہا
یاد آتا ہی نہتا وہان ساحل عیش و نشاط

دلمین نقش روضہ احمد ہی یہ کچہہ سرور
ناقہ دلبر ہی گویا محمل عیش و نشاط

جسکو آئی خاکساری ہی یہی کی پسند
کب وہ ہوتا ہی یہان پہر قابل عیش و نشاط

کچہہ نہین یاد اونکو اپنی سر دہو جانیکا وقت
گرم رکہتی ہین جو ہر دم محفل عیش و نشاط

قدر فردوس مدینہ اوس منافق کو کہان
مل گیا یہان جسکو درک شغل عیش و نشاط

جائین کیونکر اوسطرف کو اغنیا محروم خیر
چہوڑتی ہی کب قدم اونکی گل عیش و نشاط

کیونکی آئی اونکو وہانکی وہ درازی کا مزا
جو یہان رہتی ہین ہر دم خوشدل عیش و نشاط

وہ یہودی یا کہ نصرانی مرے بی جو بیت
بستر خاک مدینہ کی دعا کرتا ہوں میں
اہل زر جو مر گئی مشتغل عیش و نشاط
اور کیا ہو مین زیادہ سائل عیش و نشاط

جو گلیم فقر مین لذت سے ہے محو ای فقیر
اس سی بیخبر ہین شاغل عیش و نشاط

ردیف ظای معجمہ

نہوئی تشنہ زبان آب سرد سے محظوظ
جو دل ہی اپنا مدینی کی گرد سی محظوظ

ہمیشہ دشت مدینہ ہو اور دل وحشی
تو ہو مین ایسی بیابان نورد سی محظوظ

وہان نہ دیکھین گے وہ شمس مہر کے تشکل
رہی مدینہ مین جو حر و برد سی محظوظ

وہ سرخرو ہین قیامت مین جیسے یہان عاشق
غم رسول مین ہین رنگ زرد سی محظوظ

جو اغنیا نہین جاتی وہان ہے کس طرح
الٰہی ہو مین مدینی کی درد سی محظوظ

وہ برج سبز وہ مینار پہر دکھا یارب
رہون مدینہ مین اون زوج و فرد سی محظوظ

ہر اک ستون سے لپٹ کر ہوا دل اتنا خوش
کہ جیسے ہلکی کسی نیکمرد سے محظوظ

نہوئی مرجع مخلوق ہو کی ہند مین شاد
جو ہی ہجوم مدینہ مین طرد سی محظوظ

تری سخن سی جو خوش ہین فقیر عاشق لوگ
نہین وہ شربت قند اور قند سی محظوظ

یا چکا یارب وہان ہین جا کی پہر آنکا خط
دل اگر لکھون کیے جا ہو تو یہ ہی دیکھیا
کیا نگاہ چشم عاشق ہو رسا اور نور تک
اتنو دکھلا دی ہین مہ و رہ کے جا نکا خط
جا لیو بنسی جہانک کر وہان محو دہ جا نکا
شمع سی بس جل کی مرجانا ہی پروانی کا خط

میں وہ مجنون ہون عزیز و کچھہ وا اونسی نہین — غیر صحرای مدینہ ایسی دیوانی کا حظ

شرب زمزم اکل خرما سی مدینہ طیبہ — واہ کیا کہنا ہی وہان پینی کا اوس کہانی کا حظ

کیون نہون گوش صحابہ عطردان جنکو رہا — اوس وہان مشکبو کی بات سن جانی کا حظ

دل ہمارا کیون نہو غیرت سے مثل شانہ چاک — سوچ کر زلف رسول اللہ سی شانی کا حظ

کیون ہوا آباد اب میرا دل ویران کہ مین — دیکھہ آیا خوب وہانکی شہر ویرانی کا حظ

کیا ہی ہم محفوظ تھی قرب مدینہ مین کہ تہا — دیکھنی کا بیچ سبز اور اوسکی وہ کہلانی کا حظ

کسقدر وہ خاک ہی سیراب رحمت دمبدم — ہو گیا آب مدینہ جسکے پیانی کا حظ

خرمن دنیا و ما فیہا سی کیا حاصل فقیر
تجکو گر حاصل مدینی سی ہوا کِ دانی کا حظ

اگر دعا مین نہو خوف کا رجا کا لحاظ — تو کیا اثر کو ہو انسان کی دعا کا لحاظ

خدا کی گہر مین رہا خانہ خدا کا لحاظ — رہا مدینہ مین سلطان انبیا کا لحاظ

مگر ہوا ہی دم ہجر نالہ کش یہہ دل — کہان ہی عاشق بیتاب کو حیا کا لحاظ

چل اب مدینی کو ایجان خود ہوا ہو کر — یہ انتظار مین کب تک تجہی صبا کا لحاظ

الہی حب مدینہ ہو اسطرح دل کو — کہ جیسی رہتا ہی بیمار کو شفا کا لحاظ

جو وصف حور جنان سے یہ قامت الطف — ہوا ہی عکس نگین چشم مصطفی کا لحاظ

الہی رہبر رحمت کو راہ طیبہ مین — یہہ حکم ہو کہ رہی اس شکستہ پا کا لحاظ

یہ آنکہہ کیونکی نہ اون جالیونسی شرمائے — بجا ہی رکہی گنہگار پارسا کا لحاظ

نظر سی کیون نہ بنائین وہ خاک کو اکسیر — نصیب جنکو ہوا سید الوری کا لحاظ

لحاظ مال سی جو بی لحاظ وہان نکلی — نہو گا نار کو کچہہ ایسی اغنیا کا لحاظ

لگا کی خاک مدینہ کو سیر چشم رہے | عبث ہی چشم ہوس کو کیمیا کا لحاظ
لگائی انکھہ جب انسان نے زوال دنیا سے | کب اسکو ہوئیگا حوران با صفا کا لحاظ

فقیر دلمین نہ آنی دی حب دنیا کو
خدا سے ڈر کہین رکھہ خانۂ خدا کا لحاظ

ردیف عین مہملہ

کس ضیا سے ضیا ہی مسجد احمد کی شمع | غیرت شمس الضحے ہی مسجد احمد کی شمع
رات دن مسجد نما ہی مسجد احمد کی شمع | ہادی نور ہدی ہی مسجد احمد کی شمع
مسجد احمد مین کیا ہے حاجت شمع و چراغ | روضۂ خیر الوری ہی مسجد احمد کی شمع
گہر مین ہے بیماری تاریکی دل کا علاج | جو تبرک لی گیا ہی مسجد احمد کی شمع
جمع ہین روح و ملک جن و بشر پروانہ وار | کیونکہ نور مصطفی ہے مسجد احمد کے شمع
ہی قیام لیل و صوم نہار اوسکو نصیب | گویا مرد پارسا ہے مسجد احمد کی شمع
رشک نہار عسل مین نکہہا ہی شمع وہان | کیونکہ موم اکر بنا ہی مسجد احمد کی شمع
کیون ہو نظارۂ ساق حسینان سی نفور | جو کر عاشق دیکہتا ہی مسجد احمد کی شمع
اللہ اللہ کسقدر نحل عسل ہی خوش نصیب | موم اسکا بن رہا ہی مسجد احمد کی شمع
محو حیرت کسکی ہے کس سے قرین ہے رات بہر | کس تجلی پر فدا ہی مسجد احمد کی شمع

کاش گل ہنگر گرو ہمین سوختہ دل ای فقیر
وہان جہان رونق فزا ہی مسجد احمد کی شمع

قیامت مین یا رب طفیل شفیع | مرادات ہو اور ذیل شفیع

ہمیشہ تھی مصروفِ خیر و صلاح / پئی عاصیان یوم و لیل شفیع
مساکین پاتی تھی ہی بی ثمن / وہ القای میزان و کیل شفیع
جو آئینگی آدم سی تا روزِ حشر / قیامت مین ہونگی خیلِ شفیع
یہ زوّار کی حق مین امید ہے / کہ نیلِ شفاعت ہو نیلِ شفیع
رہی مہرِ محشر ہمین امر سہل / مقابل ہو گر ایک سہیلِ شفیع

گروہ رسول اللہ ۱۲ — باعث حصول — ستارہ ۱۲

فقیر اسپہ مایل ہے رضوانِ حق
اگر عاصیون پر ہی میلِ شفیع

یاد ہی جب صبحدم وہان تھی ندای الوداع / تازہ ہین اب تک وہ دلریز زخمہای الوداع
جوش زن کیا کچھ تھی آہ و نالہای الوداع / جب اُٹھاتا تھا معلم وہان دعای الوداع
پھر وہین جا کر وداعِ جان ہو مدفن بقیع / پھر نہ سنوائی مجھی ہو لی صدای الوداع
کیا سرورِ وصل پا دائی حریصِ وصل کو / ہو گیا جو دم کے دم مین مبتلای الوداع
یون ہو میرا آستانِ وصل پر ثابت قیام / مجھسے ہو جائی وداع و انتہای الوداع
اسقدر رونا آیا ہوئیگا مجھکو کبہی / جو دمِ رخصت اٹھا جوشِ بکای الوداع
کاش بنکر عاشقِ بیخود نہ اوٹھون در سی مین / گو اوٹھائی الفراق او غل مچای الوداع
کچھ جواب ابسکا نہین جز آہِ دل و اشکِ چشم / مجھسے پوچھی کوئی جو کچھ ماجرای الوداع
کیا ہی حسرت ہے کہ ہو جائی وداعِ جان یہین / کچھ نہ تھا جز زباقی ماسوای الوداع
ہو نصیب ہمین وہان جا کر دمِ تنہا تو پھر / آستانی سی اوٹھا کر کیون سنائی الوداع
مسجدِ احمد مین سر سجدے ادا کرنا اسے / دب گیا افسوس کیون ہے زیرِ پای الوداع
یا تو مین تھا اور درِ احمد کا یہ جا غنیمت / اب ہی مین ہون اور وہان اثرِ دہای الوداع

از مدت وصل ۱۲

دل فقیر خستہ دل کا بہت بیمار ہی
پہر خدایا وصلِ طیبہ ہو دوائی الوداع

ذکرِ بقعۂ رفیع جنۃ البقیع اعنی مقبرہ مدینۂ منورہ

ہو کیوں نہ رشکِ باغِ جنان جنۃ البقیع | کس کس کو کر رہی ہی نہان جنۃ البقیع
عثمان جیسی صاحبِ نورین اوسمین ہین (رضی اللہ) | کیونکر نہوئی نورفشان جنۃ البقیع
زوجاتِ مصطفے ہین بناتِ نبی ہین وہان | ہی خیمہ گاہِ عصمتیان جنۃ البقیع
اوسمین ہجوم اون شہدائے اُحد کا ہے | جنکے سبب ہے جلوہ کنان جنۃ البقیع
خوابیدہ وہان ہین اور بہی اصحابِ بیشمار | ہی وہ مقربون کا مکان جنۃ البقیع
یہ سرو لالہ و سمن مصطفے ہین وہان | ہی باغِ بی سموم و خزان جنۃ البقیع
ہین اوسمین ہو ئی مظفر حسین ہے | یارب ہوا و نکو راحتِ جان جنۃ البقیع
آرام گاہ جنکی ہی فردوسِ کبریا | ہی وہ مسافرونکا مکان جنۃ البقیع
دروازۂ بہشت کہلا ہی جہا منین وہ | جسکا ہی نام اور نشان جنۃ البقیع
جی چاہتا ہی مرنیکو وہان اسلیے کہ ہی | آرام گاہِ روح و روان جنۃ البقیع
گہبرائی جائی ہولِ جہنم سی جسکا دل | ہی اوسکے دافعِ خفقان جنۃ البقیع
ہمسایۂ رسولِ خدا وہ ہوئی تو پہر | ہو کیوں نہ جائی امن و امان جنۃ البقیع
زیرِ زمین وہ رفعتِ فردوس کے ہی آہ | ہی نردبانِ اوجِ جنان جنۃ البقیع
جنت زبانِ حال سی کہتی ہی اسکی شان | خالی ہو منین کچہہ اور ہی ان جنۃ البقیع

اندیشہ ہی کہ دیکہیں جسے روز آئی موت

تو ہو کہاں فقیر کہاں جنت البقیع ؞

ردیف غین معجمہ

جہاں جمالِ بشیر و نذیر پاۓ فروغ
کب اوس جہان مین مہرِ منیر پائی فروغ

جو بی نصیب ہین اثر ہین اونسی عالیشان
کہ بیخبر یہ بھلیونکہ خبیر پاۓ فروغ

جہان رسول ہو مرجع ضمیرِ غایب کا
کب اوس ضمیر سے روشن ضمیر پائی فروغ

ہجومِ اہلِ صلوۃ اسلیے ہے یا غفار
کہ آخرت مین یہ جمِ غفیر پائی فروغ (غایب کیا ۱۲)

جو دودِ شمعِ مزارِ نبی سی آۓ شمیم (درود بر روضۂ منورہ ۱۲)
کب اوسکی سامنی عطر و عبیر پائی فروغ

بجہائین نورِ نبوت کو کسطرح کفار
کہ جو بقدرتِ ربِ قدیر پائی فروغ

ہمیشہ خوان محمد سے ہتی عجب کیا ہے
کہ مہر و مہ بہی یہ نانِ شعیر پائی فروغ

اگرچہ ظلمتِ شب ہو نہ بہولی راہ کبہی
رخِ نبی سی نگاہِ بصیر پاۓ فروغ (جوین کا ۱۲)

سفید بال ہوئی اب تو نورِ عشقِ رسول
الٰہی دلمین بوقتِ اخیر پائی فروغ (یعنے جبل در سفر مدینہ ۱۲)

مری عدو جو مری کلکِ مدح سی تو نکیون
عدو کی خونسی یہ پیکانِ تیر پائی فروغ (نوک قلم مدح رسول اللہ صلعم ۱۲)

ہمیشہ افصحِ عالم کا مدح خوان ہے یہ
تو آج کیون نہ کلامِ فقیر پاۓ فروغ

جیسی دنیا سی ہوا کرتی ہین عاقل فارغ
ایسی عقبیٰ سی ہوا کرتی ہین جاہل فارغ

یا خدا پہر بہی وہان غمسی جو ہو دل فارغ
پہر نہو ہمسے مدینی کی وہ منزل فارغ

دل رہی عشقِ محمد مین الٰہی بی چین (مدینہ میں ۱۲)
نہوا اس ورد سی اک لحظہ یہ شاغل فارغ (خالی ۱۲)

تہنیت ہتی لبِ خندانِ سحر پہ گویا ؛
صبحدم ہنسے وہان جب ہوۓ محمل فارغ

اغنیا حج و زیارت سے جو فارغ رہی یہان
قہر حق سی ہنین وہان وہ متساہل فارغ

چاہیی حمد و صلوة اپنا وظیفہ ہر دم
اس سے کیون ہوئی زبان ورد مائل فارغ

ہوگیا پہر ہمین کیون ہند مین انا آسان
ہم عرب مین ہوئے ہتی اس سی مشکل فارغ

ہنین برزخ مین بہی مختار سے صدیق جدا
کسطرح شی کی معیت سی رہے ظل فارغ

مدح احمد سی تو اکدم نہو خاموش فقیر
کر نہین فوق سی گوش دل محفل فارغ

کیا ہوئی شہر محمد کے وہ مہمانی دریغ
وہانکی مہمانی کی ہمنی قدر کیا جانی دریغ

چہٹ گیا ہمسے مدینہ شہر ایمانی دریغ
کہینچ لائی پہر ادہر پہر اغوای نفسانی دریغ

اب زیارت سے کہان وہ راحت جانی دریغ
اب وہانکا سا کہان آرام جسمانی دریغ

یا تو انکہین ہتین وہان ور جا بیونمین پاؤن
یاد ہی انکہین ہین اور دن رات حیرانی دریغ

کاسۂ چشم اپنا ہر دم کیون نہو پر آب اشک
ہمسے فرقت نے مدینی کا کیا پانی دریغ

ہی اسی غم سی وطن مین مجکو تنہائی پسند
کیون نہین میرا وطن وہ شہر لاثانی دریغ

بی زیارت جو ہین جینی پہ مرتی ہین غنی
کسقدر ہی انکو حب عالم فانی دریغ

درہم و دینار کو رکہکر دریغ اس راہ سی
کیا مسلمان ہین ہی وہ جنسی مسلمانی دریغ

جو فقط دانا ہی کار عیش دنیا مین سفیہ
اونکی دانائی یہ بن جائیگی نادانی دریغ

ہو گئی کتنی وہان جاتی ہی مدفون بقیع
رہگئی محروم وہانسی سیر روحانی دریغ

رہ گئی ہجر مدینہ مین فقیر اپنی رفیق
آہ و زاری حزن و حیرانی پریشانی دریغ

ردیف الفا غزل نور ساشن بند کر غلاف کعبہ مشکین لباس

رونق تھی جب تمام کر زر تار کعبے کا غلاف / تھا اک ابر رحمت غفار کعبے کا غلاف
کیا ہی چمکی سی ہان کرتی تھی ہم غدر گناہ / تھا جب ان ہاتھون مین با ستار کعبے کا غلاف
غلف غفلت سے دل اونکی پہر گئی جو لگی / وہان لگا کر سینے سی دیندار کعبے کا غلاف
اونکی چشم دل سے عقبی سی غشاوہ کیونکی ہو / رکھہ چکی آنکھون پہ جو یکبار کعبے کا غلاف
کیون نہ بنجائی وہی تار نگاہ چشم دل / گر تبرک اپنا دی اک تار کعبے کا غلاف
پردہائی راز تھی انکھونکی پردے عکس مین / دیکھتی تھی جب چشم زار کعبے کا غلاف
کس مزے کی تھی وہ توبہ یا الہی جب وہان / ہات مین تھا وقت استغفار کعبے کا غلاف
دفتر ایمان ہی وہ شاہد ہی تحریر نسیج / کر رہا ہی سکو خود اظہار کعبے کا غلاف
اذن ہو جائی تو رنگ خال لے کر سبھی / دلسی رنگین حور کی رخسار کعبے کا غلاف
ہین ہزارون شک لیلے جسکے مجنون مثل قیس / وہ حسین ہے لیلے اسرار کعبے کا غلاف
مردم چشم ہدایت ہے وہ مثل نور عین / کیا سیاہی مین ہے پر انوار کعبے کا غلاف
قسمت ابریشم و مخلوج دیکھا چاہیی / بن گیا جو بنکی پود و تار کعبے کا غلاف

کسطرح ہونٹون کو اپنی چوم لون نہین اے فقیر / آئی ہین جو چوم کر سو بار کعبے کا غلاف

کون دکھلائی مجھی راہ مدینی کی طرف / مجکو پہنچائی پہر اللہ مدینی کی طرف
خوف تھا مرگ مفاجات نہو جائی کہو / جب چلی مکی سی ناگاہ مدینی کی طرف
پہر بہی پانی ہلا ضعیف اونکا یہی چاہتا ہی / خاص مشروب ہین جو جاہ مدینی کی طرف
خاکساری کو سمجھتے ہین وہ عزت اپنی / جاتی ہین پہالسی جو ذی جاہ مدینی کی طرف
طوع معبود حقیقی ہے اگر طوع رسول / تو سفر بہی ہی لی اللہ مدینی کی طرف

اب رولاتی ہی وہ یادِ لبِ خندانِ سحر — ہم جو چلتی تہی سحرگاہ مدینی کی طرف

جسمِ لاغر کو مری کاش مدینی کی ہوا — لی اوڑی مثلِ خسِ کاہ مدینی کی طرف

لیچلا نفس جدہر کو یہ غنی ساتہہ چلے — نکلے تو نکلے واہ مدینی کی طرف

دیکہی اوس در سلطان کی زیارت کو فقیر
پہر ہی جاتا ہون کبہی آہ مدینی کی طرف

نہو کیون ساکنِ شہرِ رسول اللہ کی تکلیف — کہ رہتی ہین گدا ہو کر قرینِ شاہ بی تکلیف

یہ کس آرامِ جان کا شوق ہی جسکی لیی دلکو — مدینی کی سفر مین ہو گئی ہی آہ بی تکلیف

جو بیدردِ محمد ہین وطن سے کیونکی نکلین وہ — نکلتی ہی کہان دل سی کسو کے آہ بی تکلیف

اگر خوفِ خدا ہو تو یہین دو جنتین ملجائین — وہ مکہ اور مدینہ دو زیارت گاہ بی تکلیف

سمجہتے ہی یہ عاشق خلد مین ہم بحجاب آئے — ہوئی جب دیکہکر وہ روضۂ دلخواہ بی تکلیف

رہی اس رشک سے تکلیف گر یہ میرے آنکہونکو — مدینہ دیکہہ لیتی ہین یہ مہر و ماہ بی تکلیف

زمین شعر یہان آرام گاہ روح انسان ہے — بیان ہی سہمین وصفِ شہرِ عالیجاہ بی تکلیف

الٰہی کس مزی کا عشق ہی جو خود بخود عالم — رسول اللہ پر قربان ہے بے اکراہ بی تکلیف

مدینی مین گیا تو آپہی بدل اتنی ہر جمی — ہمین تکلیف مین چہوڑا ہوا تو واہ بی تکلیف

مقامِ امن مین ہین رہنی والے سب مدینی کے — کہ ہین وجمال سی وہ سب باذن اللہ بی تکلیف

فقیر دل حزین ہے نالہ زن ہجرِ مدینہ مین
یہ دیکہا چاہیی کس دن ہو یہ آتا واہ بی تکلیف

ہین مدینی مین عجب کوچہ و بازار لطیف — اوسکی ہر جنس لطیف اوسکی خریدار لطیف

نیک و بد کی وہین صورت نظر آجاتی ہی — ایسی ہین شہرِ نبی کے در و دیوار لطیف

جب سے اوپر رخِ محبوب ہوا عکس فگن
صورت آئینہ گویا ہین وہ کہسار لطیف

دم سرد اس لیے بھرتا ہون کہ یاد آتی ہی
جو مدینے مین ہوا چلتی تھی ہر بار لطیف [مدینہ کے]

خونِ فاسد کے طرح حبِّ وطن ولسی گئی
پانی پی پی کے مدینے کا عسل وار لطیف

کیا مدینے کی شب و روز ہین اللہ اللہ
صورتِ لیلی و یوسف ہین پر انوار لطیف

ہم گنہگار تعجب سی یہ کہتے تھے وہان
ہم کثیف اور یہ دل مسجدِ مختار لطیف

جا سکی روضۂ پرنور کی اندر یکبار
اسقدر کب ہی نگاہِ دلِ بیمار لطیف [درون ۱۲]

دل کی اصلاح مین رہ عشقِ محمدؐ سی فقیر
دیکھتی ہی نظرِ قدرتِ غفار لطیف

صورتِ قبلہ نما دل ہی مدینے کی طرف
کیا ہی بیتاب ہی مائل ہی مدینے کی طرف

یا خدا ڈال دی کشتی مری دریا مین
جسکو نزدیکی ساحل ہی مدینے کی طرف

اوس غنی سے کہو دوزخ سی تساہل ہوگا
جانی سی جو متساہل ہی مدینے کی طرف

قسمتِ شمس و قمر دیکھ تو ایدل ذرات
دیکھ لینا اونہین حاصل ہی مدینے کی طرف

گویا فردوس کے منزل تھی جہان کہتے تھے
آخری آج یہ منزل ہی مدینے کی طرف

اہل تسکین وہی عاشق ہین کہ جنکا ہر دم
یا تو رفتار مین شاغل ہی مدینے کی طرف

کیونکی مائل ہوا خورشید کی جانب سایہ
دل جو مائل روشِ ظل ہی مدینے کی طرف

اغنیا کو غمِ دنیا کے سفر مین آسان
ہی تو جانا انہین مشکل ہی مدینے کی طرف

خواب مین آبلہ پا ہونی کی تعبیر فقیر
پھر یہ تیاری محمل ہے مدینے کی طرف

ردیف القاف

شہرِ نبی سی ہو کی مسافر نگاہِ شوق
کیا چیز دیکھتی رہی پھر پھر نگاہِ شوق

اون جالیو نمین کیون نہو حاضر نگاہِ شوق
ہی دلکی وسن جمال سے مخبر نگاہِ شوق

جاری ہی جو شوقِ مدینہ مین اشکِ چشم
اک روز جا رہی وہین آخر نگاہِ شوق

بہرتا ایاغِ عمر نہبرتے مگر یہے
طیبی مین ہتی جمیع وہ ساغر نگاہِ شوق

وہان جلوۂ قیامِ بشیر و نذیر سے
ہتی رویت خدا کی مبشر نگاہِ شوق

کیا وسعتِ جمالِ محمد جہا نمین ہے
ساری جہانکی جس سے ہی قاصر نگاہِ شوق

مرتی ہتی کیا بقیع کے مرقد پہ جو وہان
حسرت سے دیکہتی ہتی مقابر نگاہِ شوق

حسنِ مدینہ سی ہوئی تسخیرِ دو جہان
اوس حسن کی ہو کیونکی مسخر نگاہِ شوق

جاتی کہان تلک خدا جاتی پہ نہتی
تاب جمالِ روضہ پہ قادر نگاہِ شوق

اوس شہر مین عذابِ الیم فراق سی
پائی رقابِ دلکی مجرب نگاہِ شوق

اسود ہی یا کہ حسرتِ حسنِ رسول مین
کعبی کی ہوگئی متحجر نگاہِ شوق

شکلِ نبی کا آئینہ خانہ مدینہ ہے
رہجائی کیون نہ وہان متحیر نگاہِ شوق

منقوش اس صحیفۂ دل پر وہ کیون نہو
شکلِ مدینہ کی ہی مصور نگاہِ شوق

بن دیکہی ظلِ حسنِ قدم کی مدینہ مین
کیونکر حدوث کی ہو مبصر نگاہِ شوق

ممکن نہین فقیر کہ ہو مرتی دم تلک
شہرِ رسول دیکہتی صابر نگاہِ شوق

صبحدم دلمین لگی جب وہان سنانِ الفراق
کیا کہون مین جو کہ تہا شور و فغانِ الفراق

مادرِ صد طفلِ مردہ کی زبان مجکو ملے
ہو سکی کا ہیکو پہر بہی کچہ بیانِ الفراق

زندگی در موت ہمدم ہین یقین آیا مجہی
جب مکانِ وصل کو دیکہا مکانِ الفراق

وسعتِ فردوس قربِ مصطفی دکہلا مجہی
تنگ کر مجہپر خدایا پہر جہانِ الفراق

پھر وہان ہم ہوئین یارب رہوئین پھر ہم / یہ دل محنت زدہ اور امتحان الفراق
کیا عجب ہو نالۂ کس مثل نے نالان قلم / کچھہ رقم ہو جس سے اپنی داستان الفراق
مرتی مرتی وصل ہے ہوتا رہا گویا نصیب / وہان قریب آتا رہا جون جون زمان الفراق
پوچھی عشاق رسول اللہ کے دل سے کوئی / کیا ہی شور وصل اور کیا ہی بیان الفراق
مثل سنگ آتش ہو پیدا دفتر اشعار مین / کچھہ بھی لکھوں مین اگر سوز نہان الفراق
دی جگہہ کس کس مسافر کو مدینہ طیبہ / ہوئینگی ہم جیسے لاکھون خستہ جان الفراق

جائی یارب پھر مدینی کو فقیر ناتوان
اور ہوئی اسپہ پھر بار گران الفراق ؛

بیان کیا ہوئی شکل پاک بیت اللہ کی رونق / اڑائی ہوش دل کو جس تجلیگاہ کی رونق
نماز و نین طوافو نین عطش مین یاد ہی جو تھی / مقام و اسود اور اوس زمزم دلخواہ کی رونق
چلی وہانسی مدینی کو تو یاد آتی ہین ہر لحظہ / وہ جوش شوق افزون ہو دلم اور اوس رہ کی رونق
نظر آیا مدینہ صبحدم ہمکو تو حیرت تھی / سحر ہے یا کہ ہے بیت رسول اللہ کی رونق
اگر زوار کے اجسام کل آنکھیں ہے بنجاتی / سما سکتی ہے کب اوس درگاہ عالیجاہ کی رونق
ہمیشہ دور بھاگے کیون نہ وہانسی نگاہ بد / کہ وہان افزون ہے ہر دم فضل ہی اللہ کی رونق

فقیر اپنی سخن کو کیون نہو رونق زمانہ مین
کہ رکھتی ہی تر قلب گدا مین شاہ کی رونق

ہوا ہی دل اگر شہر رسول اللہ کا مشتاق / تو یہ مومن ہی اور ہی جنت دلخواہ کا مشتاق
رسول حق کے صورت مین ہے یہ رحمت حق ہے / رسول اللہ کا مشتاق ہے اللہ کا مشتاق
گلیم اور بستر خاک مدینہ پر رہے قانع ؛ / کوئی دنیا مین ہے جو اپنی عزو جاہ کا مشتاق

وہ کیا دیکھا مدینے مین خدا آیا جسکے دور سے
فدائے گریہ آنکھین رہتی ہین دل آہ کا مشتاق

مدینہ ہو گیا تھا جسکے باعث ایکدن دیکھ
الٰہی پھر ہو سامان دل ہی پھر اوس راہ کا مشتاق

کیونکر ڈوب کر مر جائے چاہ غم مین وہ عاشق
کہ جو رہتا ہی ہر دم ہائے آب چاہ کا مشتاق

یہ دونون مرقد انور کو ہر دم دیکھہ لیتی ہین
مرا دل کیون نہو اوس شکل مہر و ماہ کا مشتاق

جہانکی عاشق و معشوق اوس صنعے کے عاشق ہین
دل ہر دم ہر روز ان ہے اوس تجلیگاہ کا مشتاق

جو عاشق ہین خدا کی وہ محمد کی بھی عاشق ہین
ہی مشتاق مدینہ جو ہی بیت اللہ کا مشتاق

فرشتی کاش لیجائین اوس ممدوح کو مکے
نہین ہے حج نبی مین ہین کسو کے واہ کا مشتاق

گدا اوس در کے شاہان جہان ہین خاک پر لاکھون
تو کس گنتی مین ہے تو اے فقیر اوس شاہ کا مشتاق

ردیف الکاف

الٰہی پھر وہی شہر مدینہ ہو نزدیک
عیوب دل کا مری آئینہ ہو نزدیک

نگاہ دل کے لیے روزن بہشت ہی
جو تیر عشق محمد سے سینہ ہو نزدیک

بجا ہی دور سی عرض سلام کا آداب
غلام کیونکی وہان بی قرینہ ہو نزدیک

الٰہی پھر یہ مرا بحر شوق جوش مین ہے
کنار بحر وہین پھر سفینہ ہو نزدیک

جو نازکان جہان کو گلیم وہان ملجای
کب اونکی جسم سی بر پشمینہ ہو نزدیک

رہین وہان جو سلاطین خلق خاک نشین
تو کاہیکو غم ملک خزینہ ہو نزدیک

اگر مدینہ مین مل جای مجکو جای سکون
فقیر دل سی مرے تب سکینہ ہو نزدیک

نور دل ہی خیال مرقد پاک — واہ نور جمال مرقد پاک
خواب غفلت نا نی دی ہرگز — دلکو شوق وصال مرقد پاک
نور ایمان کی شکل ہر دم ہے — دلمین میری مثال مرقد پاک
دیکھنا اوس زمین کی قسمت کو — جس سی ہی اشتمال مرقد پاک
رہتی اصحاب کہف کیونکی رقود — سنتی گر قیل و قال مرقد پاک
کس تجلی کا محو حیرت ہی — کس سی ہی اشتغال مرقد پاک
ہی خوشی عید سی زیادہ ہمین — جبکہ دیکھا ہلال مرقد پاک
رات دن ہی محل رحمت حق — رحمت حق ہی حال مرقد پاک

در سلطان پی اے فقیر رہون
ہے خدا سی سوال مرقد پاک

کیا ہی آرام جان ہے مرقد پاک — جان جانکا مکان ہی مرقد پاک
کیا مجھی نیند آئی راتون کو — مین کہان ہون کہان ہی مرقد پاک
ہی زمین منزل ملایک و روح — جب سی سیر عیان ہی مرقد پاک
اوسمین ہے روح بلبل صلوات — آج رشک جنان ہی مرقد پاک
اوسمین ہین خاص مرسل قدوس — مرجع قدسیان ہی مرقد پاک
وہان ہی خواب عدم حیات ابد — مصطفے کا جہان ہی مرقد پاک
رہ گئی جالیونمین پہنسکر دل — کسقدر دلستان ہی مرقد پاک
رشک ہے ہمکو یون کہ ہر لحظہ — منتظر آسمان ہی مرقد پاک

خاک اوس شہر مین ہو چلکی فقیر

جبین

جسمین فردوس سا ہے مرقدِ پاک

کچھ بھی دیکھا نہ ہائے قدرِ پاک — پھر بھی مولا دکھائی مرقدِ پاک
اشک جاری ہی ہین ہان ہر دم — کیا کہون ہاجری مرقدِ پاک
پھر لبِ دل سی چوم لون جو کہین — مجکو ملجای پای مرقدِ پاک
دلِ عاشق کو چین کیونکر ہو — دلمین کیونکر سمائی مرقدِ پاک
رمزِ چشمِ شباک سی پھر بھی — کاش مجکو بلائی مرقدِ پاک
آنکھین فرعونِ کفر کی پھوڑی — رخِ بیضا ضیائی مرقدِ پاک
رشکِ خورِ شمعِ مسجد آپ ہی ہی — قصرِ مہر انجلائی مرقدِ پاک
زرِ مقلوب قلبِ خالص ہو — جو ملی کیمیائی مرقدِ پاک

ای فقیر اپنی دردِ دل کا علاج
کچھ نہین جز دوائی مرقدِ پاک

قطعہ

ڈالدی خاکِ مدینہ سرِ آسیہ مین خاک — وہ شرف رکھتی ہی اکسیرِ تاثیر مین خاک
خاک ہو جاؤن مدینی مین تو عزت ہے مری — سب سے ناچیز ہے گو ذلت و تحقیر مین خاک
خاک کے پتلے کو یہان قصر کی حاجت کیا ہی — کیون لگے رہتی ہی اس خاک کے تدبیر مین خاک
جا حرم کو کہین جنت مین بنا گھر اپنا — ای غنی ڈالدی اس کثرتِ تعمیر مین خاک
سگِ دنیا ہین جو دینار و درم کے بندی — ہوئینگے جل کے مری آتشِ تقریر مین خاک
اور جو ہوئینگی دیندار وہ سنکر یہ سخن — ڈال جائینگے ابھی عزت و توقیر مین خاک
خاکدانِ ہند کا جب آنکھ کو آیا ہی پسند — تو ملی جای شکر کس قدحِ شیر مین خاک
ہو تو ان آنکھون مین ہو خاکِ مدینہ کر وہان — غیرتِ کحل ہی افزونیٔ تنویرِ بصر مین خاک

ابر رحمت ہین رسول عربی جنکی طفیل — ہمسر آب وضو ہوگئی تطہیر مین خاک
خاکساروں نے لیا نقش مدینہ دلمین — کیا ہی کام آئی یہان خستگی تحریر مین خاک
شاد کب ہونگے بی حب ابوبکر حسین — شیعہ ہوتی ہین عبث ماتم شبیر مین خاک
خاک ہو جل کے مدینے مین یہان کیا ہوگا — امی مہوس اگر آجائیگی تسخیر مین خاک

دلکو مرنیکے تمنا ہی مدینے مین فقیر
دیکھیے ہے ہی وہانکی مری تقدیر مین خاک

احمد کے سبب سے وہ سبھی جا ہی تبرک — واللہ مدینہ ہے سراپا ہی تبرک
ایمانکی حلاوت اوسی آجاہی مقرر — خرمای مدینہ جسی ہات آئی تبرک
دارین مین تکلیف نہو بال برابر — اک موی مبارک جسی ملجای تبرک
وہ آب دہن زندۂ ایمان بنائی — ہر مردہ دل کفر جو کچھہ پای تبرک
کیا اکل سی ہی شرب مین رحمت حق سے — وہ زمزم نورانی و خرمای تبرک
آثار محمد کا تتوج ہی ہر اک جا ہی — ہے شہر مدینہ یم و دریای تبرک
ہو خاک مدینہ تو وہ انکھونمین لگائین — خوبان جہان اوسکی ہین شیدای تبرک
اوس گوہر دیوار سی پوچھے کوئی یہ بات — کیسے ہین جو ہین دیدۂ بینای تبرک
عریان رہو نمین خاک مدینہ مین کہ اومین — آلودگی خاک ہی آلای تبرک
ہر ذرہ سی حیرت ہے مدینے مین یہ مجکو — ہین اور مجھے یہ نعمت عظمای تبرک

دم بہر کو فقیر اپنی یہ انکھین اونہین دیدون
جو پوچھتی ہین مجھسی کہ کیا لای تبرک

جبکہ تقدیر سے آیا وہ پہنچنا نزدیک — ہوگیا اکدن آخر کو مدینا نزدیک
ازیارت کا یعنی حسن ہمینی امین زیارت مقدر تھی ۱۲

پہر گئی دیکہتی ہی دلمین وہ آہ و زاری — کہ ہوا جو تمہین شوق ہوئی ہی سینا نزدیک

زیر دیوار مدینہ رہون ایکاش کہین — ہو نصیب اپنی کوئی دن کا یہ جینا نزدیک

او الابصار یہ ہوتی جو در احمد پہ — ہوتی جالی کی طرح دیدۂ بینا نزدیک

ہوئی جنت کو نکیون رشک اوس کسوت پہ — جس سی ہو جسم محمد کا پسینا نزدیک

زمزم و آب مدینہ جو ہی حیف ہے حیف — کہ پہر اوسکی دل صافی سی ہو کینہ نزدیک

اوس سفینی سی ہی ہم دور ہین افسوس اتبو — لی گیا تہا ہمین اکدن جو سفینہ نزدیک

جالیان ہین نظر شوق کا رستا گویا — داخلی کے لیی ہی کعبہ کا زینا نزدیک

فرقت روضہ محبوب مین دل ہی بیچین — کیون نہین ہمسی وہ تابوت سکینہ نزدیک

اوٹہی کیون مفلس عقبی کوئی مدفون بقیع — کر رہا جس سے صحابہ کا دفینہ نزدیک

مین فقیر اور وہ سلطان جہان کیا نسبت

کیونکی ہو درگہ عالی سی کمینہ نزدیک

کیونکہ نہ کہین ارض و سماوات مبارک — اوس جای کو جس سے ہے قرین ذات مبارک

ایدل وہ مدینی کی زیارات مبارک — وہ عرض سلام اور تحیات مبارک

ایمان کی حلاوت تہے وہان خوان نعم پہ — مہمانون کو ہوئی وہ مدارات مبارک

اوس خیر دو عالم کی مساکن مین شب و روز — جسکو رہی مصروفی خیرات مبارک

کچہہ خیر مدینی مین ہی رکہ نہوئی تہی — خالی گئی افسوس وہ ساعات مبارک

ہر جای وہان مجمع خیر و برکت ہے — یاد آتی ہین ہر دم وہ مقامات مبارک

آواز صلوۃ اور نظر گوہر دیوار — پہر سمع و بصر کو ہو وہ ذرات مبارک

وہ چند جزا ایک کے ہے رحمت حق سی — کیا ذات محمد پہ ہے صلوات مبارک

تہر عمل خلد حدیث نبوی ہی
کیا جامع عرفان و حکم ہر کلمہ ہے
ایمانکی حلاوت کلمات ونکی ہین اللہ
خود خیر مین اور شر سی بری اہل حادیث

ای نطق بشیر تجکو یہ لذات مبارک
کیا بات ہے اوس منہ کی ہی ہر بات مبارک
یہ ذوق ہوا ای اہل سعادات مبارک
شوق سخن خیر بریات مبارک

تم ذاکر سنت ہو ثناخوان نبی ہو
ہو کیون نہ فقیر ایکی اوقات مبارک

ہیبت مصطفی سی تہی جسم کے مو الگ الگ
روضہ پہ دیدہ ہاے زار شاہ کی مدینون ہی
جوش سرور وہ چلمین صبر و قرار کیون نجا مین
زمزمہ صلوۃ وہان ہے کوئی نغمہ بہشت
مجکو ستون سے ہی ہان ندہ دیا نکیون مین
ہو منہ نکو جو ستا ہو نہین آپ بہ نیز کی لبی
حب محمد اسقدر کافی ہوئی کہ ہو گئی
زخم دل و جگر ہو وہان جا لیوینہین تو جو ہو مین
ایک دو انکہہ سی تہی سیری مدینے کیلیے
نور مدینہ گر نہو جلوہ فروز دل مدام
مین ہون مصطفی کی ساتہ ہوں مین الہی جگہ ہوئی
خاک مدینہ جسبان جسم ہے تہی لگی ہوئی
نکہت گلشن رسول چہوڑ دماغ گل ہی یان

ہوش و خرد وہان ہے مثل حباب و الگ الگ
گویا لگی نماز مین کرکے وضو الگ الگ
ایک بیک آگیا نظر تہا جو کبہو الگ الگ
آتی ہی ہر گلو سی ہان صوت گلو الگ الگ
ہیبت یاد ہانسی ہانی صوت گو الگ الگ
جب ہے ہوئے مین منہ سی جا مسو الگ الگ
سو جگہ دل سی مثل کف خویش و نکو الگ الگ
تار نگاہ شوق کی بہر رفو الگ الگ
دیدہ در مین ہی سی ہوا تا بلو الگ الگ
کب ہو شکستہ تنگ سے خ رشتی و الگ الگ
ام و ولد جدا جدا زوجہ و شو الگ الگ
کہتی تہی ہم صبا سے یون مجکو بچہو الگ الگ
پر چمن نے کہی ہی سب وہ بو الگ الگ

لیکئے سب زبان دل آہ و فغان بہر موی	ہوگئی جب سینہ سی تصلیہ گو الگ الگ

ہم بھی سمجھتی ہین فقیر دل ہی ترا مدینہ مین
اہل وطن سے اس لیے رہتا ہی تو الگ الگ

ردیف اللام این دو غزل در عشق خدای عزوجل

چیست درمان از برای درد دل — غیر یادت ای دوای درد دل
کی مریض حب دنیا را برند — بر در دار الشفای درد دل
گر بود دنیا و ما فیہا مرا — جملہ گردانم فدای درد دل
کوہ بنگافد چو بکشائیم گاہ — پردہ از رازہای درد دل
درد دل خواہیم از تو ہم ز تو — طوق ضبط بود ہای درد دل
از غم دنیا شوم تا آشنا — کن جدا ئم آشنای درد دل
من مس عصیم سراپا در جہان — کاش یابم کیمیای درد دل
گر حیات جاودانت آرزوست — نوش کن آب بقای درد دل
آہ زین خود رفتگان بی‌بہا (ای نفس) — بر نمیخیزد صدای درد دل
لنگ پای آرزوہا کی رسد — تا دیار جانفزای درد دل ؛
تاج کیخسرو در آرد زیر پا — ہر کہ ماند زیر پای درد دل
ای عصا بخشندہ موسی بدہ — ناضعیفان را عصای درد دل
دردمندیہای ایمانی کجا — شد چو قسوتہا بجای درد دل
آب سازد زہرہ مار سقر — زہر نیش اژدہای درد دل

یا غنی جز تو فقیر خستہ جان
با کہ گوید ماجرائی درد دل

بشنو از مسکین دعائی درد دل — درد دل دہ یا خدائی درد دل
ہم دہی تو استقاست ما بجا — ہم تو سازی مبتلائی درد دل
تا تو پرسی گاہ از بیماریم — من نخواہم شفائی درد دل
در جناب تو چہ نعمت ما کمیست — دہ بمسکینان صلائی درد دل
بہر دیدہاش بینا مے کند — چشم دل را توتیائی درد دل
سینۂ تاریک نورانی شود — گر رسد در وی ضیائی درد دل
در تمنائی لقایت جان من — ہست محبوبم لقائی درد دل
چیست در دنیا و ما فیہا لذید — ذوق جان را ماسوای درد دل
رشک ناجی در نعیم جنت است — جان عاشق در بلائی درد دل
کعبۂ مقصود را خواہے رسید — باش قربان در منائی درد دل
راحت روح است بہر جاودان [اشے نفس ۱۲] — گر وزد بر دل ہوائی درد دل
تا بدرگاہ طبیب روح کاش — رہ نماید رہنمائی درد دل ؂

ای فقیر این رشک قصر جنت است
ساکنی گر در سرائی درد دل

ذکر حضرت روح الامین جبرئیل علیہ صلوات من اللہ الجلیل

ہر دم ہیں ذات محبت کی منقاد جبرئیل [خاص ۱۲] — تب کر رہی ہیں سدرہ [المنتہی ۱۲] کو آباد جبرئیل

اکرام

اکرامِ حق سے کیون نہ ہین شادِ جبرئیل | محبوبِ کبریا کے ہین اوستادِ جبرئیل
ذی قوۃ و امین و مطاع و مکین ہین وہ | ہین وصفِ فرمودہ سے آزادِ جبرئیل
کیون مرشدِ خواص و عوامِ جہان ہوئے نہین | لاتے ہین ذاتِ پاک کا ارشادِ جبرئیل
ذکرِ خدا و وصفِ محمد کے ساتھ ساتھ | آتی ہین میرے دلکو بہت یادِ جبرئیل
ہین خود حقیر انکے مُحقّر جہان مین | رکھتی ہین عز و شانِ خدادادِ جبرئیل

جنت مین یا الٰہی دکھانا فقیر کو
جب ہو مین وہان تسبیح و تحمادِ جبرئیل

یاد آتی ہین مدینے کی وہ ایامِ وصال | دم سے دم مین کیا ہوا افسوس ایامِ وصال
کیون نہ مرجائین الم سے عاشقانِ برجِ سبز | قعرِ ہجران مین گرائی جنکو وہ بامِ وصال
ممتزج ہے جسمین وہ کافور خوشبوئے رسول | کاش ملجائی مدینے کا کوئی جامِ وصال
ہر زلیخا وش کو ہر مجنون وش کو ہی ہان | یوسف و لیلیٰ صفت ہر صبح و ہر شامِ وصال
شوقِ احمد مین ہون بیچین بے آرام مین | ہو مرا یارب مدینے مین احرامِ وصال
یا خدا پھر ہو نصیب ان جالیون سے جھانکنا | اور پہچوڑی صیدِ نظارہ کو پہر دامِ وصال
ہند پر ذلت مین آکر کیا ہوا ہون مین ذلیل | پہر عطا فرمائی ذو الاکرام انعامِ وصال
گر شبِ وصلِ مدینہ مشکبو کا آئے ذکر | کیا عجب ہنجائے زلفِ حور ہے ایامِ وصال
اعتنائی منہمک مین وقفِ الہامِ فجور | اونکی گوشِ دلمین کب ہوتا ہے الہامِ وصال
وصلِ عینا پر فنا مین جو کہ دنیا مین تھے | موت ہے اونکے لیے بیشک وہ ہمنامِ وصال

شہر پیغمبر مین ہوئی یا خدا اوسدن فقیر
موت کا پیغام جب لائے پیغامِ وصال

خاکِ مدینہ ہی وہ عجب کیمیائی دل
لاکہون نفاق و کفر سی مومن بنائی دل

مسجد کی خاک مین ہین کیون تجلی ہی دل
نقشِ حصیر جسکا ہی زنجیرِ پائی دل

مکشوف ہین وہ روزنِ در کسکے نور سی
کرتی ہین اک نظر مین جو کشف الغطا دل

جاری ہین اشکِ چشمِ فراقِ مدینہ مین
کیا پوچہتا ہی اور کوئی ماجرا دل

دل جسکا قلب و ضا لو سی جا بسے لگے
پہر کیونکی وہ یہان کسی بستی لگائی دل

نا آشنائی دل ہوے اون جالیون مین وہ
جنکے نگاہِ ناز ہی خود آشنائی دل

جب پوچہتی ہین ہمکو کب آئی مدینہ سی
کیونکر نہ رو مین وہ سی پہر کیون نا ہی دل

آرام پا چکا جو مدینی مین ایکبار
پہر کسطرح جہان مین آرام پائی دل

جو سیم و زر کے غم مین نہین جا او سطرف
سینی مین انکی دل نہین پہر جیتے دل

جب ہے نماز مسجدِ احمد مین سے ادا
رقت مین ہے کچہہ مدد ہی آن وہ ادا دل

ہو تو گدای روضہ سلطان انبیا
ہی ای فقیر وہانکی فقیری غنای دل

اک دل ہی اور ہزار ہجوم ہوای دل
کیا سخت امتحان ہی ہمیر بلای دل

ہو جای گر یہان عمل سنت خدا کے دل
کب در ہی سی جو سما مین سمائے دل

تو دل سی پوچہہ تجہسی خدا خوش ہے یا نہین
حاصل رضائے حق ہے اگر ہی رضائے دل

جان و فضہ چہ غذا ہو کہی اس مین جان جان
قربان دل گہر یہ کہی سمائی دل

دیکہین تو گر غنچہ باز وہان دیکہکر شباک
اہل نگاہ ناز سی پہر لگائی دل

پہر کیا ہی آفتاب قیامت کا دغدغہ
عشق نبی کی داغ اگر کہائی جا دل

وہان کاش ہو قبول مساکین عشق سے
پہر نا گہہ نہین کہتی سوائی دل

دامانِ مصطفیٰ کو نہ چھوڑی گناہگار / پہنچے وہان تلک جو نہ پارسا کا دل
ہوتا ہی سوزِ عشق محمدی دل مین جسکے (روشن ہو) / جو دل جلائی اوسکی لگی ہی جلائی دل
یارب یہ آب و گل مری پہر بیقرار ہین / پہر ہوئین اب تک نہ دوائی دل

کیا حال ہی فقیر ترا کسکے عشق مین
یا اشک چشم زار مین نالہائے دل ہی

جلوۂ تحریکِ حق ہین حرکاتِ رسول / صورتِ تسکین خاص ہین سکناتِ رسول
کیا ہی حلاوت کی شی ہین کلماتِ رسول / دلکی مرض کی دوا ہی دم نجاتِ رسول
ایک کی وہ چند ہین بہت عاصی گو ہی (یعنے احادیث) / کب مٹتا ہی ہوئین پہر حسناتِ رسول (روز میلاد مبارک)
اور کلام ایک ہے جیسے زبان پہ ناہی / بس ہے کلام خدا اور کلماتِ رسول
دیدۂ اصحاب خوب دیتی ہکو بعدِ دفن / آج کو کیا کہتی ہو بعد وفاتِ رسول
اپنی عمل کے لیے کاش ہو پیش نظر / صوم و صلوۃ رسول حج و زکاتِ رسول
پہر بہی دکھا یا خدا قبلۂ احمر مجھے / پہر وہ منائی رسول پہر عرفاتِ رسول
جاکی مدینے مین پہر والسنی آموں ہی / ورد زبان آٹ دن ہو صلواتِ رسول
میوۂ فردوس یہان بس ہی نجانی کی / نخل شریعت کے ہین جو ثمراتِ رسول
وسعتِ جنت مین کاش جا کہین ہم کہان / ہمکو مبارک ہون آج یہ برکاتِ رسول

خوب ہے دیوان ترا کیونکہ فقیر ہمین ہے
خوبی ذاتِ رسول وصف صفاتِ رسول ہی

ہوگئی پہر مفارقت اہی مدینۂ رسول / کیون نہ ہو ہکو سلامت اہی مدینۂ رسول
اب بہی توبہ کرتی ہم اپنی رسولِ محترم / مانگتی حق سی ہی مغفرت اہی مدینۂ رسول

آج خستہ جان کہاں وہ قصہ و آستان کہاں
کیا ہوا کنج عافیت ہائی مدینہ رسول

آج کہاں رخ گہر دیدۂ دل ہے خیرہ تر
آج کہاں معاینت ہائی مدینہ رسول

ہو کی جدا نگاہ شوق دیکھیے ہے تحت و فوق
کیوں نہ رہے مشاہدت ہائی مدینہ رسول

پھر بھی ہو کاش متصل چشم چراغ اہل دل
معدن نور معرفت ہائی مدینہ رسول

خاک جہاں ہے عیش پر شاہی تخت جمشید پر
دیکھیے تیری سکینت ہائی مدینہ رسول

جیسے بہت فقیر وہاں رہتی ہیں تجھ سے شان ان
میں بھی ہوں اک گدا صفت ہائی مدینہ رسول

تو ہی مقام طیبات میں ہوں اسیر سیئات
مجھسے کہاں مناسبت ہائی مدینہ رسول

وہاں سے نکلتی ہی مر گویا کہ جان نکل گئے
کیوں نہ ہے مداخلت ہائی مدینہ رسول

دیکھیے پھر بھی ہو نصیب مجکو زیارت حبیب
پھر بھی ہو اتنی مقاربت ہائی مدینہ رسول

عرض سلام صبح و شام کرتی تہی ہم بہ ہانہ جام
کیوں نہ رہی مواظبت ہائی مدینہ رسول

میں تو بہت سے کم رہا گویا کہ ایکدم رہا
کیوں نہ رہی ملازمت ہائی مدینہ رسول

مجکو وہاں سے لائی کیوں چھوڑ کے وہاں ناگہاں
سکی یہ سیر ہے معذرت ہائی مدینہ رسول

مجکو وطن میں نکلے دیتی ہیں کیوں سیاہ رکی
چاہیے لفظ تعزیت ہائی مدینہ رسول

پھر وہی آہ ملک ہند حال تباہ ملک ہند
پھر وہی شغل معصیت ہائی مدینہ رسول

پھر وہی ہند کا دیار اور فقیر دل فگار
پھر وہی کوچہ بنت ہائی مدینہ رسول

یک بیک آہ کیا ہوا ہائی مدینہ رسول
وصل تھا یا کہ خواب تھا ہائی مدینہ رسول

دل سے جو پوچھتا ہوں میں رنج و ملال کا سبب
آتی ہی بس یہ ہے صدا ہائی مدینہ رسول

زندگی ہو تو ہو وہاں موت بھی ہو تو ہو وہاں
وہاں کی فنا بھی ہی بقا ہائی مدینہ رسول

اور تو میرے داستانہاے دیرینگی کیا تجھے
کہنا بس اتنی ای صبا ہای مدینہ رسول

دیکھتی ہی یہ چشم دل راہ جہان مدینہ مین
دیکھئے نور مصطفے ہای مدینہ رسول

ہجر مدینہ اور ہم جیتی ہین مر کہان کی ہے
جیتی سی آتی ہی حیا ہای مدینہ رسول

جبکہ وہانسی ہم چلی پہر گئے ہی دیکھتی ہے
دیکھتی ہی کہ چہپ گیا ہای مدینہ رسول

روز وداع کیا کہون ایسا ہے دکہہ اٹہا دل
سانس کے ساتھ لب تہا ہای مدینہ رسول

کسکو سناتی حال غم چلکے مدینہ سی ہم
جس نے سنا یہی سنا ہای مدینہ رسول

پوچھا اگر رفیق نے حال رفیق روز ہجر
جس نے کہا یہی کہا ہای مدینہ رسول

ہند مین کیونکی خوش رہی یہ فقیر خستہ دل
تجھسے تو اوسکا دل لگا ہای مدینہ رسول

ہات نا ہی کب تلک جائی مدینہ رسول
ڈھونڈھی تو کیون نہ بیقرار پائے مدینہ رسول

خواب مین بہیر یا خدا آئی مدینہ رسول
اور لب دل سی چوم لون پای مدینہ رسول

ہوکی مدینہ سی جدا رہ گئی بیقرار دل
کہتی ہی رہ گئی کہ ہای ہای مدینہ رسول

دیکھہ چکی ہین جو اوسی کعبہ اونکی دلکو چلے
جنکا خیال سامنے لائی مدینہ رسول

روز مدینہ عارض ہوش معرفت ہے اور
زلف ہے اوسکی لیل مشک سائی مدینہ رسول

دیکھی جو اوسکو اہل دل ہائے کب اوسکو یہ چاہ
صاحب دل کو اسقدر بہائی مدینہ رسول

محض خطا و شر ہے آج جب وطن کے دلکو رائے
محض صواب خیر ہے رای مدینہ رسول

ہند مین مرنجائیو نمین کہتی ہی کہتی یا خدا
ہای مدینہ رسول ہای مدینہ رسول

عاشق صادق ای فقیر تو ہی تو چل ابہی ادہر
کیا کہین ہان ترے لیے آئی مدینہ رسول

جنکی وہ باغ مین بسی بوئی مدینہ رسول	اونکو ہی جنت نعیم کوئی مدینہ رسول
کونسی وہ ن کہین گئے یون کرکے وداع مجکو یار	حفظ خدا مین جائی تو سوئی مدینہ رسول
دلکو ہوئی زرو کمال ہی ہی دمبدم سوال	مجکو دکھائی ذوالجلال روئے مدینہ رسول
سو خجلان معصیت ہو گئے ہین وس سے لیست تدر	آتی ہی کس بہشت سے جوئی مدینہ رسول

ہوش و خرد بجا ہین کیون سوئے مدینہ اے فقیر
آئی اگر مدینہ سی بوئی مدینہ رسول

کوئی بتا دی ہی کدہر راہ مدینہ رسول	دیکھہ لو مومنین وہ روضۂ شاہ مدینہ رسول
صورت نکہ سر بسر آنکے رہنی سی ہوا	ساری جہان سی بیشتر جاہ مدینہ رسول
نور سی جسکی نکلی یہ ماہ فلک ہوا نمود	دیکھی کیسا کچھہ ہے وہ ماہ مدینہ رسول
لاکھون ہیانکی مردہ دل ہو گئی زندہ دل وہان	آب بقا کی بحر مین چاہ مدینہ رسول
نکلون وطن سے مین جبے یون نکلی ہی لبی جسطرح	آہ مدینہ رسول آہ مدینہ رسول
طیبہ کا دانہ دانہ ہی خرمن نور معرفت	قدر مین کوہ طور ہی کاہ مدینہ رسول

دیکھی کیا ہو میرا حال مجسی لپٹ گئے جب رفیق
دیکھہ **فقیر** روضۂ شاہ مدینہ رسول

دی مجہی سقدر خدا شوق مدینہ رسول	ہوئی غم وطن کے جا شوق مدینہ رسول
جادۂ راہ طیبہ کے ہوئین لکیر تقدیر	گر ہو نصیب اغنیا شوق مدینہ رسول
کون ہے ایسا وہ شقی جسکو ہوا نہین یہ شوق	اور کسی نہو ئیگا شوق مدینہ رسول
کعبی کا شوق دلکو ہی محض خدا کی واسطے	صرف ہے بہر مصطفے شوق مدینہ رسول
حاجت سنت رفیق اوسکو ہو کیسی کبھی	جسکا رفیق بن گیا شوق مدینہ رسول

آتا ہی دوری سی نظر شہر نبی تو کسقدر	ہوتا ہی باعث بکا شوق مدینہ رسول

رب مجھی ساکن عرب کا تن ہائی ای فقیر
رہنا بھلائی ہند کا شوق مدینہ رسول

ردیف المیم

خداوندا طفیل روح حسان ابو القاسم رضی اللہ عنہ
رہوں میں عمر بھر مدح و ثنا خوان ابو القاسم

گرامی ہیں جو مہمان خاکساران ابو القاسم
مجال بو الہوس کیا یوں ہو مہمان ابو القاسم

خدا ہی وتر اور وصف حبیب لوتر کا مصداق
محمد نام اور کنیت دو لفظان ابو القاسم

رہیگی شمع ایمان روشن اوس کاشانۂ دل میں
نصیبوں میں ہی جسکی حفظ دامان ابو القاسم

ہمیں دارین میں رنج و الم سی رستگاری ہو
اگر مل جائی یہان ملجائی زندان ابو القاسم

ذری جنبش نہو ئی کفۂ شان محمد کو
اگر بن جائی عالم سنگ میزان ابو القاسم

الہی بہر روح پر فتوح سید الکونین
الہی بہر عز و جاہ شایان ابو القاسم

طفیلِ حضرتِ جبریل مرسل جو شبانہ روز
خدا کی پاس سی لاتی تھے قرآن ابوالقاسم

طفیلِ رتبۂ صدیقؓ و بہرِ شانِ فاروقیؓ
امینِ سلطنت ہین جو وزیرانِ ابوالقاسم

طفیلِ جامعِ قرآن و بابِ علمِ خیر الخلق
کہ جان و مال سی تہی جو کہ قربانِ ابوالقاسم

طفیلِ جملہ اصحابِ رسول اللہ یا اللہ
طفیلِ اہلبیتِ پاک و ذیشانِ ابوالقاسم

مجہے عشقِ رسول اللہ اتنا کچہہ عنایت ہو
کہ مجہپر رشک لیجائین محبانِ ابوالقاسم

بلائی جان ہو مجہپر امر منہئے رسول اللہ
سرورِ دل ہو میرا طوعِ فرمانِ ابوالقاسم

الٰہی یون مدینہ زندگی تک ہو وطن میرا
کہ مجکو پہر ہنوئے داغِ ہجرانِ ابوالقاسم

وہین رہ رہ کی مرجاؤن بقیعِ پاک مدفن ہو
رہون وہان خاک ہین بہی زیرِ ایوانِ ابوالقاسم

قبولِ عرضِ حاجت سی ہنو دارین مین محروم فقیرِ خستہ یا اللہ رحمانِ ابوالقاسم	

الٰہی دل ہو اور شوقِ وصالِ سرورِ عالم	ہمیشہ چشم ہو گی زار و نالِ سرورِ عالم

اگر

اگر ہے عفو حق مصروف حال سرور عالم
تو یہ امت ہے بدل اشتمال سرور عالم

ہمیشہ ہمسے تھا جو نکی راحت کے لیے کیا کچھ
رہا اللہ سے عرض و سوال سرور عالم

جبال ہند پر برگ شجر ہیں سب کف افسوس
کہ ہم بھی کاش ہوتے پایمال سرور عالم

عجب کیا قصر جنت ہے مثال ہو ہیں جسم انکی
مدینے میں جو ہیں کوہ و جبال سرور عالم

جو ہو پاپوش انکی ہنگ پا ہو تاج کیخسرو
میسر جنکو ہے صف نعال سرور عالم

دل کونین کی اقلیم پر جسکی حکومت ہے
وہ ظل اللہ ہے نور جمال سرور عالم

کسے کامل سے پوچھا چاہیئے اس رمز کو کیا کچھ
خدا کی بعد ہیں فضل و کمال سرور عالم

جلال کبریا کا سایہ کہتے ہیں اولوالابصار
جو ہیں دارین میں جاہ و جلال سرور عالم

نہ رہتی ہیں عدو محروم نعمت دوست کیا رہتے
یہ تھا اللہ ری جود و نوال سرور عالم

ہمیشہ منظر رحمان دل ہیں ایسے بندونکی
کہ نور افشاں ہوا جنمیں خیال سرور عالم

الٰہی دین و دنیا میں بشکل عرض لازم ہو
مری جوہر میں طوع و امتثال سرور عالم

فقیر خستہ دل سے تو ہو راضی یا الٰہی اور
وہ شاہ عالم و اصحاب و آل سرور عالم

جنکا مدینہ ہے مقام اونپہ درود اور سلام
اونپہ درود اور سلام اونپہ درود اور سلام

کیا ہی مزی کا ہی وہ نام محمد اونپہ درود اور سلام
میری طرف سے ہو مدام اونپہ درود اور سلام

روضۂ مصطفے پہ کاش میری یہاں ہے عرض ہو
لیل و نہار و صبح و شام اونپہ درود اور سلام

ہے یہی دل کی آرزو عمر ہے میری جسقدر
کہتے رہے کہتے ہو تمام اونپہ درود اور سلام

اول و آخرِ سخن کم ہے درود اگرچہ ہو
چاہیے ہوئی ہر کلام اونپہ درود اور سلام

کیا ہی بخیل ہین وہ جو پڑھتے نہین درود کو
لے جو کوئی نبی کا نام اونپہ درود اور سلام

کام کے بات ہی تو یہ کچھ نہ کسو سی کام ہو
بھیجنے لگے ہو اپنا کام اونپہ درود اور سلام

خالقِ کل سے لیکے تا حور و فرشتہ انس و جن
کہتی ہین ساری خاص و عام اونپہ درود اور سلام

سینہ بھی غم سی چھن گیا دیکھیی کب نصیب ہو
روضہ کی جالیونکو تھام اونپہ درود اور سلام

حالتِ ہوش ہین درود ہوش بھی لینی دے
بلکہ بحالتِ منام (خواب ہے) اونپہ درود اور سلام

ایک مری سلام کیا عرض ہین اوس جناب مین
کہتی ہین سب علی الدوام اونپہ درود اور سلام

ساکنِ برجِ سبز پہ بھیجتی ہین درود سب
کہتی ہین حور فی الخیام اونپہ درود اور سلام

کیا ہو کہ مین بھی جا ملون ومنین جبرائیل وہان

کہتی ہین کرکے اژدحام اونپہ درود اور سلام

باد صبا جو جائی تو روضۂ مصطفے کے پاس

میرا بہی عرض کر پیام اونپہ درود اور سلام

کہکے درود اور سلام یہہ ہی تو کہہ توای حقیر

جو ہین صحابۂ کرام اونپہ درود اور سلام

جان فدای سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت حق نازل ہے ہمپر جیتی ہین ہم اسکی طفیلے

ورد زبان جو رکہتی ہین ہم صلی اللہ علیہ وسلم

ذات محمدی ہی قرین ایان رحمت رب عجیبی

نام محمد سے ہے ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم

جو ہین مکرم اونسی وہ اکرم جو ہین معظم اونسی وہ اعظم

خیر دو عالم فخر آدم صلے اللہ علیہ وسلم

وہ ہین اہل خواص صادق دیکہہ چکی آیات کبری

سر ما اوحی کی محرم صلے اللہ علیہ وسلم

جب آئی اللہ کے رحمت دور ہوئے دلسی ہر زحمت

کیونکی ہوئی دافع ہمدم غم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک درود او سیر دس رحمت کیا انعام الہی ہی یہ

ورد زبان ہوجاہی ہردم صلی اللہ علیہ وسلم

رنج والم کے لاکھون شکر بجاتی ہین سر نگا کر
کیا ہی بنا ہے حصن محکم صلی اللہ علیہ وسلم

دل تک بات نہین جا سکتا زخم گنا ہونکی ہین ونہین
اون زخمونکا یہ ہے مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

روی مقدس پہ خط زیبا معنی قرآنکی صورت ہے
چہرہ ہے قرآن مترجم صلے اللہ علیہ وسلم

کیونکی نہو تعظیم محمد کیونکے نہو تکریم محمد
سبکے وہ اتقی سب سے وہ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

صدہا سال آفی سے پہلی لگئی یہان احمد کے بشارت
ہین وہ مبشر ابن مریم صلے اللہ علیہ وسلم
یعنے عیسے

تابع احمد ہی جوانسان وہ ہی سلامت دو نو جہانین
راہ نما ہی طریق اسلم صلے اللہ علیہ وسلم

ساری شجر موسم کے ہین پر نخل درود ایسا ہے ہمیشہ
مثمر رہتا ہے ہر موسم صلے اللہ علیہ وسلم
یعنے ثمردار ہے

	صلے اللہ علیہ وسلم شغل فقیر اپنا کافی ہے ورد ہے افخم حرز ہے اعظم صلے اللہ علیہ وسلم	

گلاب باشی فوارہ قلم برتب زدہ گان غم دروزد کر مدح آب زمزم

نہوئی کسطرح یہان غیرت آب بقا زمزم	

حیات

حیاتِ جاودانی کا سبب وہان ہوئیگا زمزم

بنا دی یا خدا ایسا مری دل کے غذا زمزم
کہ اکل و شرب مین میرے رہے باقی مزا زمزم ؛

رسول اللہ فرماتی ہین حاصل ہے وہی مطلب
کہ پینے جس تمنا کے لئے یہان پی لیا زمزم

الٰہی شکر ہے وہان حسبِ ارشادِ رسول اللہ
شکم مین ہمنی کو ہمین تان تان اپنی بہرا زمزم

نا یا یاد ہمکو اور پانی رہ گئی گلے مین
ہمین تو گرم ہی اور سرد بہی وہ منہ لگا زمزم

اوڑائی اسکا پینا کیون نہ دل سے پیاس محشر مین
کہ عالم مین پرِ جبریل سے جاری ہوا زمزم

طفیلِ اُمِّ اسمعیل (ہاجرہؓ) و اسمعیل (علیہ السلام) عالی شان
جہا نمین تشنہ کامانِ محبت کو ملا زمزم

تبرک تہا ہمیشہ بارک اللہ اب بہی افزون
تبرک بن گیا بیشک طفیلِ مصطفےٰ زمزم

کیونکر تشنہ لب ہو دل ہمارا اوسکے رغبت مین
پیا کرتے تہے کس رغبت سے محبوبِ خدا زمزم

ہمیشہ یاد آتی ہے مجھے وہ پیاس روزے کی
(یعنے رمضان کے رمضان مین)
صراحی مین وہ ٹھنڈا سامنے رکہا ہوا زمزم

عجب ہے زمزمہ اہلِ زیارت کا حرم مین تہا
(یعنی گروہ حجاج ۱۲)
مہیا روزہ دارونکی لیے تہا جابجا زمزم

وہ خرما لقمہ حلوا تہی کیا خوب اپنی افطاری
اور اوپر وہ مزی لی لی کی پینا خوش مزا زمزم

ذرا زمزم کے قسمت دیکہنا معراج کی شبکو
رسول اللہ کا دل دہونی کو لایا گیا زمزم

نمونہ سلسبیلِ خلد کا عالم مین گویا ہے
سبیلون پر حرم مین جابجا رکہا ہوا زمزم

ہمیشہ زمزمہ پیرائے بزمِ خلد ہوینگے
جنہونے مجمعِ حجاج مین جاکر پیا زمزم

مشرف ذکر سے کیونکر ہوا آہن بہی قرآن مین
(یعنی وانزلنا الحدید الآیۃ ۱۲)
اُسیکے زمزمے سے ہی یہ عالم مین سا زمزم
(یعنی آہن کے ۱۲)

ہوئی جو سنگدل یہان پانی پانی وسکی پینی سی
بڑہائی کیون نہ اونکی حق مین تاثیرِ دعا زمزم

مسکّن مثلِ کوثر ہے بیابانِ قیامت مین؛
حرم مین تشنگانِ حجِ بیت اللہ کا زمزم

ہوا یہ رحمۃٌ للعالمین کا جب سی مستعمل
(صلعم ۱۲)
ہوا اکسیر کے صورت تپِ دل کی دوا زمزم؛

بہت کم دیکہتا ہون اجودلین حبِ دنیا کو

ہوا ہے کس لیے بیماری دل کی شفا زمزم
پیالہ ہے فقیر تشنہ لب کا یہ دعا کی ہاتھ
خدایا پھر پلا زمزم پلا زمزم پلا زمزم

ردیف النون غزل فارسی

بودم بہجر دوست قرین با گریستن
اکنون شد از سرور لقا ہا گریستن

یارب بعشق یوسف ما در نصیب ما
ماند مدام مثل زلیخا گریستن

چشم و دلم بشوق محمد معاونند
زان ہر زمان مرست مہیا گریستن

تسکین بگریہای و چشم نبودہ کاش
چشمے شوم ہمہ تنی و اگریستن

بر روضۂ رسول چہ لذت فزای ماست
در روزہا و در دل شبہا گریستن

چشم شباک مرقد انور چرا نشد
زین حسرتم سزاست چو دریا گریستن

بس نالہا بسینۂ خود کردہ ام اسیر
زیبد مرا بکوہ و بصحرا گریستن

بر عاصیان چو باغ جنان گل کند چہ دور
از درد بر ضریح معلا گریستن

کردم چو ضبط جوش بجا از پی ادب
گردیدہ در گلو گرہ اسا گریستن

چشم من و بعشق محمد سرشک بار
مجنون و در بعشق لیلا گریستن

باشی فقیر عاشق احمد بجملہ حال
خندیدنت نصیب بود با گریستن

رہی ہر دم نگاہ شوق یوں اوس سے غزن دریں
کہ جیسی رشتۂ ہر موج ماہی قصر گوہر میں

ہوا دوران سرون ہجرِ دورِ برج اخضر مین
کہ برجا ماندہ مثلِ برج ہون اور سر ہے چکر مین

حمیدہ پیشِ حق ہین فی مدارج قربِ داور مین
یہ رمز اولین محراب مین ثانی ہے منبر مین
مسجد نبوی ۱۲

عجب کیا دیکھہ لون جب خواب مین روی محمد کو
مرا سونا وہ مثلِ زر تلے میزانِ محشر مین
یعنے خفتن ۱۲

بشکلِ ہمزۂ وصل اپنی ہوش و عقل ساقط تہی
ہم اوس ما قبل سے جب متصل تہے شہر انور مین
یعنے رسول اللہ ۱۲

جو عشقِ صاحبِ کوثر مین گریان ہین عجب کیا ہے
اون انکہون کا ہی عاشق ہوئی قطر قطرہ کوثر مین

ہمیشہ رنگ چاندی کا سیہ رہتا ہی غیرت سے
کہ جرم اسکا نہین مصروف کیون اوس حلقۂ در مین
ذات ۱۲ روضۂ منورہ

وہ کیسا دلربائی دلربایان حسنِ احمد ہے
جہان رہتا نہین ہرگز کسو دلبر کا دل بر مین
معشوق ۱۲

نہوئی کسطرح چوٹی احد کی رشکِ زلفِ حور
کہ وہ مدینہ منورہ ۱۲
کبہی ہی بار بار اوس سایۂ زلف معطر مین

بنا خالِ رخِ شب آفتاب کفرِ ہر کافر
چمک تہی بدر مین ایسی ہلالِ تیغِ سرور مین
جنگ بدر ۱۲

کفِ دستِ رسول اللہ کے دور مین نگین ہے

نمایاں اس لیے رہتی ہے زردی چہرۂ زر میں
کچھ اسمیں شک نہیں قرآن ہے وہ چہرہ پرنور
عیاں ہیں صاد و نون او سن چشم و ابروئے پیمبر میں
تحقق لیلۃ الاسراء لام زلف کہتا ہے
یہ ہو مومنین لام تاکید آ کیے زلف معنبر میں
ہو کیوں سنگدل عشقِ رسول اللہ میں پانی
کہ جسکے سوز سے جا ہی آنسو چشمِ اخگر میں

فقیر اپنے سخن سے چٹکیاں لیتا ہے دلمیں تو
ترا ہر شعر ناخن زن ہے قلبِ ہر سخنور میں

جو حیرت آئی کہ ہو کیونکر آسمان زمین
تو دیکھو روضۂ پیغمبر آسمان پہ زمین
فلک ہے ناظرِ انوار مومنین اسطورہ
کہ جیسی دیکھتی ہے اختر آسمان زمین
ہجومِ عرضِ صلوۃ نبی سی لیل و نہار
اوچھالتی ہے عجب جوہر آسمان پہ زمین
زمینِ شعر مضامینِ مدحِ عالی سے
اوٹھا رہی ہے یہ گویا سر آسمان پہ زمین
بقیعِ پاک کے مدفون اگر بہشت میں ہیں
تو ہے مدینہ میں وہ منبر آسمان پہ زمین
مدینہ آپ ہی ہے فردوس یا وہ رفعت ہے
بنائی بیٹھی ہے اپنا گھر آسمان پہ زمین
کہاں ہے پھر فلکِ پیر چومتا سرِ برج
ہنوتی مسجدِ احمد گر آسمان پہ زمین
عذاب دی تو کیوں بہان روضۂ وہ ہر دم
دعا کی بھیجتے ہے لشکر آسمان پہ زمین
ریاضِ خلد سے روضہ وہ بالیقین ہے تو پھر
زمین بہت ہے تا بسر آسمان پہ زمین
مدینہ پر ہے جو ہر دم نگاہِ رحمتِ خاص
تو کس نظر کی ہوئی منظر آسمان پہ زمین

پھیر کے خاک ہی مین جائی کیونکی فقیر
مجال کیا کہ رہی چل کر آسمان زمین

جو آشنا بحار غم مصطفی کی ہین / کب آشنا یہان وہ کسی آشنا کی ہین
ملفوظ اونکے راہنما دوسرے ہین / کیا معتبر رسول رسول خدا کی ہین
ہوکر جدا مدینہ سی یہان کس لیے جیے / شرمندہ جیتے ہین ہم تو بہت انسی ہوکے ہین
ای حضرت مدینہ ہوئی تیرہ چشم دل / کیون مجھسی آپ چھپ گئے جلوہ دکھا کے ہین
جائی مدینہ تک مری آہ کسطرح / ٹوٹی ہوئی جو پانو ہی انکا رسا کے ہین
ہین زلف دود شمع مدینہ کی خود اسیر / رکھتی یہان اسیر جو زلف دوتا کے ہین
مشکل حدیث رحمت عالم کو کیا کہون / گویا کہ آپ بول رہی مسکرا کے ہین
نعت رسول مین ہی مری دیوان کی ورق / امراض دل کے واسطی نسخی شفاکی ہین

تو بھی مدینہ تک جو رسا ہوگیا فقیر
رہتی تری نصیب مین کس نارسا کے ہین

نجھ سے بھی مدح ہی کر سکی شمار زبان / تو منہ مین چھپ گئے یون ہوگئی شرمسار زبان
رہیگی نعت مین جامہ کے خامکا زبان / بنائی دوسی یہ گو اپنی دو ہزار زبان
حدیث عشق محمد کا ضبط مشکل ہے / یہان ہی غیر ثقہ اور بیقرار زبان
مجھے مدینہ کا پانی جو یاد آتا ہی / تو پھیرتا ہو مین ہونٹون پہ بار بار زبان
جو پوچھتا ہی مدینی کا حال مجھسی کوئی / جواب دینی کو بنتی ہی چشم زار زبان
وہ شکل گوہر دیوار جب سے دیکھی ہے / ہمیشہ دُرِ ثنا کرتی ہی نثار زبان
عجب ہے نام محمد مری کا نام ہی آہ / کہ جسکو لیتی ہی لذت سے بار بار زبان

جو دلپہ گذرتی ہین اب تب حیرت ہی — کہ کسی باتمین کرین اوسکو آشکار زبان
نہو سکی عربی و عجم مین جو ملفوظ — تو نفس فرق پہ کیا ہی اختیار زبان
وہ خود حبیب ہین بات اونکی ہی محبوب — تمہیون حدیث محمد سی ہی پیار زبان

فقیر اونکی طفیلی تری زبان ہی فصیح
کہ جنکی ہی عربی سب کی افتخار زبان

بس یہی ہی یا اللہ کسکی بو مدینی مین — بو ہی خلد آتی ہی چار سو مدینی مین
بیحساب جنت مین جا چکی تہی ہم گویا — دیکھتی تہی جب ہم لگی آرزو مدینی مین
رب سی ڈرنیوالونکو جنتین ہین دو مین — جو کبھو ہین ملتی ہین اور کبھو مدینی مین
آج گفتگو باقی رہگئی زبان پر ہائی — کرتی تہی کبہی باہم گفتگو مدینی مین
زرد روتہی ہیبت سی کیا ہی محو حیرت تہی — جبکہ ہم ہوئی حاضر روبرو مدینی مین
رشک تہا زبان کو یہ مین زبان بغیر انکی — بی زبان جب ہی کہا سب جو مدینی مین
نغمہ جنان گویا سن چکی ہین ہم تو — ہی وہ ساز خوش آہنگ ہر گلو مدینی مین
کیا عجب گنہ ہونگا اوسنی ہو قلم مرفوع — پہرتی ہین جو مجنون وار کو بکو مدینی مین
عمر رفتہ آتی ہی گویا اوسکی پینی سی — کس جگہہ سی آتا ہی آب جو مدینی مین
مسکن محمد ہی جائی روح و قرآن ہی — منع ہی ہمین بہر پانی وضو مدینی مین
وصل مین ہوا جب وہان صبح کا گریبان چاک — تب ہوا دل صد چاک کو رفو مدینی مین
ڈہونڈتی تہی یہان جسکو اوسکو جب وہان پایا — کرتی تہی ہمین اپنی جستجو مدینی مین
گویا خازن جنت فادخلو سناتا تہا — جب کہا مزورنی ادخلو مدینی مین
مدفن بقیع ایدل خلد عالیہ ہی وہ — کسکا جسم خاکی اور وہ علو مدینی مین

جان و جسم و دل کو تب آئے فقیر ہو تسکین
دلمین ہو مدینہ اور ہوئی تو مدینے مین

واللہ کچھہ ایسا تھا دل شاد مدینے مین
ہر رنج و الم سی تھی آزاد مدینے مین

یہان چین نہین دیتی دم بھر ہمین جو شغل
بھولی سی ناتی تھی وہ یاد مدینے مین

آبادی جنت کا سب کے لیے سامان ہو
ہو خاک مری یارب برباد مدینے مین

رگہای فلاطون سے نکلے وہین خون کفر
اک خار ہو گر اوسکا فصاد مدینے مین

ہر شمع وہانکی ہے ابدال صفت گویا
مسجد کے ستون مثل اوتاد مدینے مین

جو مد نظر تھا وہ دکھلا ہی دیا مجکو
کیا لگیئے مولی کے امداد مدینے مین

مکے کے زمین کو بھی کیا حزن ہوا ہوگا
جب آپ ہوئی ہونگی آباد مدینے مین

یہ نقد حیات اپنا ہو صرف وہان ایکاش
رہ رہ کی محمد کا منقاد مدینے مین

دل دونون جہانکی ہین مرغان اسیر اوسکے
ہین جالیان وہ دام صیاد مدینے مین

شیرین پہ وہ کیون مرتا گر چشمۂ شیرین ہے
پانی کہین پی لیتا فرہاد مدینے مین

ہر قامت زیبا سی آزاد کیا دل کو
کیا نخل ہین صد رشک شمشاد مدینے مین

کیونکر نہو مغز جان ادق کی طرح بیخود
صد غیرت عذرا تھی ہر باد مدینے مین

مین مسجد احمد مین افتادہ رہون اکثر
ہر دم رہون مولی کا سجاد مدینے مین

گھر میرا مدینہ ہو اور کچھہ نہو روز و شب
جز صل علی احمد اوراد مدینے مین

کیا لطف دعا کا تھا جب پیش رسول اللہ ؐ
ہوتے حق سے فقیر اپنے فریاد مدینے مین

ہم اپنی سینہ مین شکل مدینہ دیکھ لیتے ہین
تو سینی ہین دوائے درد سینہ دیکھ لیتے ہین

جو ہو سنگ مدینہ دیکھتی رہجاتیں سب معشوق
یہ صورت دیکھتی کو انگینہ دیکھہ لیتی ہین

وہ نور اللہ ہی اہل مدینہ کی فراست مین
دل اہل صفا و اہل کینہ دیکھہ لیتی ہین

کنار عافیت پر ہوتی ہین گویا جبہی عشاق
روان دریا مین جب اپنا سفینہ دیکھہ لیتی ہین

نگاہ شوق کیونکر جا سکی اوس پاک مسند تک
کہ آخر سب غلام اپنا قرینہ دیکھہ لیتی ہین

حسینونکو مدینی کی زمین ہے فرش استبرق
وہ گوہر اطلس و بر پشمینہ دیکھہ لیتی ہین

یہ کسکا درد ہے دل مین فقیر خستہ دل کہدو
جو ہردم ہات رکہکر آپ سینہ دیکھہ لیتی ہین

اب وہ کہان ہے ہائی ہی تہا جو اثر مدینہ مین
کیا ہی علاج دل رہا دیدہ تر مدینہ مین

دور گئی نگاہ دل دیکھے اوسکی شکل کو
محو جمال کسکے ہے چشم گہر مدینہ مین

دل تہا وہ بیقرار دید بس نچلا کسطرح
پہلو سی آگے خود بخود دیدہ سر مدینہ مین

گویا کہ باندہتا رہا مشکین ہمارے وہان کوئی
باندہ رہی ہی جب کہ ہم رخت سفر مدینہ مین

ق
کہتے ہتی ہم بہشت مین آگئی کیونکی بی اجل
جیتی پہنچ گئے ہتی جب وقت سحر مدینہ مین

منزل قبر کیا ہوئی حشر کا دن کہان گیا
خلد مین آئی سجیا بایہ یدہر مدینہ مین

دلکی خبر سنو کہ وہان گذری جو دلپہ ہمدمو
کچھہ نرہی تہی دلکو بس اپنے خبر مدینہ مین

عمر گذر رہی ہائی جیسی گذرنی تک کبہی
دیکھی پہر ہے ہوئیگا اپنا گذر مدینہ مین

مد نظر تہے جو کہ شی جب نظر آگئے وہان
دیدہ دل نے کردیا قصر نظر مدینہ مین

صورت اصلی اپنی آپ سامنی اپنی آگئے
خاک مدینہ جب ہوئی کحل بصر مدینہ مین

محو جمال مصطفے رہتی اوسیمین حشر تک
کاشکے ہوتی ہم حجر یا کہ شجر مدینہ مین

ق
گویا حیات جاودان عمر روان ہوئی ہان
موت ہے ہمکو کچھہ نتہا خوف و خطر مدینہ مین

یعنی بلای نزع سی اور عذاب قبر سے
مشکل جمار ہین کہ جو بچتی ہین ویسے ہی تیز

کیون نہین پہر زمین نجے ہم مر گئے گر مدینہ مین
محض حریص خواب خور صورت خر مدینہ مین

شوق حیات جاودان عشق ار انگ جانان
ہی تو فقیر جا کی تو خاک بہ سر مدینہ مین

رخ ہجران تو ہم ہر روز و ہر شب دیکھ لیتے ہین
فنا پہر بہی مدینہ دیکھیے کب دیکھ لیتے ہین
عجم والی عرب کے شکل کو جب دیکھ لیتی ہین
عرب کیا دیکھتے ہین قدرت رب دیکھ لیتی ہین
تزلزل ہین زمین شعر اہل بدعت آتی ہی
جو فکر شعر مین یہان جنبش لب دیکھ لیتی ہین
کہ آنکہ ... در کار دین است ۱۲
جو حب مال مین یہان بی خلش ہین اغنیا ہنسو
کوئی دم مین سقر کے مار و عقرب دیکھ لیتی ہین
حجاب وی مطلوب ای انکو ہی انکی ریا کاری
زیارت مین ہی جو دنیا کا مطلب دیکھ لیتی ہین
کوئی ساجد ہی گستاخ اور کوئی طائف معاذ اللہ
جب اوس روضی کو بعضی رند مشرب دیکھ لیتی ہین
طواف روضہ اور سجدی سی کب خوش ہین رسول اللہ
خوش اوس سے ہین جو دین مین مہذب دیکھ لیتی ہین
نگاہ چشم کو کب رات بہر دیکہی مدینی کو

امین حرمین جو طالع اغنیا ہی بعبث سے کسی کو وہ کام جو سب دو طلب ہین ۔ فرعون کسی کی قصہ ... یہان ... نا شناختہ ہین ۱۲

تو کس حسرت سی ہم یہان چشم کوکب دیکھہ لیتی ہین

عجب ہے اضطراب شوق تہا جب ہم سفر لوہی
کوئی دم مین مدینہ دیکھنا اب دیکھہ لیتی ہین

مبارک مژدہ دیدار ہی کیف اہل ایمان کو
تجلی مدینہ جو مقرب دیکھہ لیتی ہین

وہ کم ہین جو ہین مجنون چشم لیلائی مدینہ پر
مدینہ دیکھنے کو تو وہان سب دیکھہ لیتی ہین

دل شیدائی طیبہ پر ہین طفل اشک یون جسطور
کسو دیوانہ کو اطفال مکتب دیکھہ لیتی ہین

نہین پہر دیکھتے دیوان شعر کیہ کسو کا وہ
ترا دیوان فقیر اب جو مرتب دیکھہ لیتی ہین

رحمت مخلوق کی مداح جو محفل نہین
بالیقین اللہ کی رحمت وہان نازل نہین

جسکے دلمین حب محبوب خدا حاصل نہین
تم یقین جانو کہ سنگ وخشت ہے وہ دل نہین

اونسی جنکو انس ہے انسان وہی انسان ہے
جو کہ دیوانہ نہین اونکا تو وہ عاقل نہین

کیا وہ جانین گے محمد کی محبت کا مزا
جنکی دلمین غل ہے وہ جانین گے جنمین غل نہین

عرش کے سایہ مین چین اونکی لیے کیونکر نہو
جنکے دلسی وہ عکس قامت بی ظل نہین

اونپہ قربان ہون کہ جو آرام مین تکلیف مین
قبر مین اور حشر مین اُن سے وہ غافل نہین

کب وہ دن ہوگا کہین گے قافلے والے آگہ چل
بیچمین باقی مدینے کی کوئی منزل نہین

مدح احمد لا تناہی ہی تو اوسکی فکر مین
بحر شعر اپنا ہی جسکا کہین ساحل نہین

جو ہین نقصان عمل مین بنسبت سنت یہان
ناقص الایمان ہین ایمان مین کامل نہین

مغفرت مین دیر ہوئیگی تو گہبرا جائینگے
اغنیا جو اوس طرف جانی کو مستعجل نہین

اہل حسن و عشق ہین سب عاشق حسن رسول
وہان کوئی عاشق کسو معشوق پر مایل نہین (جلدی کرنیوالا ۱۲)

تشنہ کام شوق دل ساغر مدینی کا ہی
پر ہیولی قلب کا افسوس اس قابل نہین (غیر رسول ۱۲)

کسکا دل ہے جو نہین قربان ہر دی رسول
کون اوس مشکل بسم اللہ کا بسمل نہین (مادہ ۱۲)

کیون ہو سحر حلال اپنا سخن مشہور آج
شاعر احمد ہو مین کچھہ ساحر بابل نہین

(نام شہر مشہور ۱۲)

ناتوان ہو مین سفر مشکل ہے مجکو ای فقیر
پر خدا آسان کری مشکل تو کچھہ مشکل نہین

ہے یہی دلکی آرزو شہر نبی مین جا رہون
پہر تو نا ئون جو کبہو شہر نبی مین جا رہون

کہتا ہے مجسے دل مرا تو ہے اگر شکستہ پا
مین ہی جو چل سکی نتو شہر نبی مین جا رہون

راہ مدینہ کیلیے پوچھو مین اپنے غیر سے
سونگہتی سونگہتی اونکی بو شہر نبی مین جا رہون

روضۂ پاک کی طلب ہے تو رہو مین با ادب
چاہیے چل کے باوضو شہر نبی مین جا رہون

دامن دل ہے چاک چاک تار نظر ہوا ور شاک
تب ہے مرے دل کا ہو رفو شہر نبی مین جا رہون

کہتی ہے خاک تشنہ کام سیر رہون تیرے مدام

ہمسایہ

مین ہی جو نکلی اک سبو شہر نبے مین جا رہون
ہند مین ہین جو گبر پاس رہتی ہین منتشر حواس
دیکھون نہ صورت عدو شہر نبے مین جا رہون
بہولا ہوا کہین کو مین ڈہونڈلون اوس مین کو مین
پہرتی ہی پہرتی سو بسو شہر نبے مین جا رہون
خاک نشین رہون وہان فرش رہین رہون وہان
بیت نبی کے روبرو شہر نبے مین جا رہون
ڈہونڈا کہین نپائو مین ڈہونڈتا ایسا جائو مین
کرتی ہی کرتی جستجو شہر نبے مین جا رہون

سن تو قصیر دل حزین جلکی سے چل ہی دے کہین
کرتا ہے کس سے گفتگو شہر نبے مین جا رہون

چیزی از ذکر محفل میلاد مخترعۂ اہل فساد

جمع ہین عقبی سے غافل محفل میلاد مین
کیون نہون دنیا ہی حاصل محفل میلاد مین

بدعتی ہین جمع جاہل محفل میلاد مین
قائلین قول باطل محفل میلاد مین

بہر حصہ رکہکے رومال آنکہہ پر کیا نرم دل
بنگئے رندو کے محفل محفل میلاد مین

کیا ہی بہتان ہے رسول اللہ پر جو کہتی ہین
ہین رسول اللہ شامل محفل میلاد مین

السنی پوچہو تو کہا السنی یہ یقین حاصل ہوا
سرور عالم ہین داخل محفل میلاد مین

ہان جواب اسکا فقط یہ ہے کہ ہوتا ہے
جو تصور باندہ لی دل محفل میلاد مین

اس تصور سی کسو احمق کو بہکانا چلو
آتی کب ہین یہ مجھے عاقل محفل میلاد مین

ختم تعظیم رسول اللہ گویا کر چلے
کچھہ گھڑی ہو ہو کی جاہل محفل میلاد مین

بہر تعظیم اُنہی ہی راہ سنت کا قیام
کب ہے تعظیم حاصل محفل میلاد مین

دیتی ہین بدعت کو رونق تابع نفس و ہوا
ٹرہ کی بدعت کے فضائل محفل میلاد مین

شعر خوانی ہی وہان یا نوحہ سازی ہی وہان
نور حق کیونکر ہو نازل محفل میلاد مین

مارتی ہین کیا ہی شیرینی کی حصون کے سکار
ہو کے شامل ضیف بسمل محفل میلاد مین

ہی زنانی مین کہین محفل تو پردے کی طرف
سب ہین نظارہ کی شاغل محفل میلاد مین

مرد مائل عورتون پر ہین کچھہ اسمین شک نہین
عورتین مردون پہ مائل محفل میلاد مین

لطف اگر ہوتا تو مین بھی کچھہ لیتا ای فقیر
کیونکی ہوتا وہ مقابل محفل میلاد مین

تارک سنت ہین شاغل محفل میلاد مین
جمع ہین بدعت کے مائل محفل میلاد مین

تو یہ کیا بکتا ہی جاہل محفل میلاد مین
خود بدولت خود ہین شامل محفل میلاد مین

گویا تیری یہ کاذب کو ای کذاب یہ
آپکی رویت ہے حاصل محفل میلاد مین

مجمع فساق مین وہ روح پاک آتی ہو کیون
یہ بھی ہی اک زعم باطل محفل میلاد مین

تو نی دیکھی ہین ملائک سر او پر کی کہین
ہو گئی شاغل جو منزل محفل میلاد مین

جا ہی حیرت کیا ہی گر ہوئی فرشتونکا ہجوم
لکھنے کو اقوال باطل محفل میلاد مین

کیونکہ رہتی ہین فرشتی نیک و بد کی ساتھہ ساتھ
کیا خصوصیت ہے حاصل محفل میلاد مین

ہمکو ثابت ہو چکا بس تمہارا دین ہے محض
جو تصور باندھ لی دل محفل میلاد مین

کیون نہ اہل بدعت خشک ہین کہ ہر بار انکو نازن
نقشہ تر جاتی ہی دل محفل میلاد مین

تاجی

ناچتی تھی عرس مین جو نغمۂ قوال پر	بیٹھی ہین وہ پیر کامل محفل میلاد مین
دیکھتی تھی جو اسی صورت کو محو رنڈیون مین ہوتا ناچ	ہی وہی محفل کے مخفل محفل میلاد مین
عمر بھر جو بی نماز آتی ہین مسجد تک	دیکھلو ان سبکو داخل محفل میلاد مین
بادشاہ دین عمر فاروق اعظم ہوتی آج	ڈالدیتی اک ذرا خلل محفل میلاد مین
قتل شیطان اہل بدعت ہو گیا ہی نوک دم	دیکھتی جب وہ انکو قائل محفل میلاد مین

ہی اگر اسمین یہی تحقیر سنت اے فقیر
کسطرح رحمت ہو نازل محفل میلاد مین

ردیف الواو

بنایا ہے نے رکھکر دست پاک اپنی دل و جان کو
خدا کو مصطفے کو روح کو سنت کو قرآن کو

محمد کی سبب ہے ظاہر و باطن سے اپنی ربط
صفا کو نور کو اسلام کو طاعت کو ایمان کو

عجب کیا اہل ایمان جو یہان مبغوض رکھتی ہین
گناہون کو ریا کو شرک کو بدعت کو شیطان کو

گروہ خاصان حق عقبی مین خوش ہو جائین جب دیکھین
شفاعت کو لقا کو عیش کو جنت کو رضوان کو

نمونہ صورت احمد کا ہی عبرت سی جو دیکھی
یتیمون کو قمر کو شمس کو کعبی کو قرآن کو

فزون ساعت بساعت دل کی بیتابی تھی جب دیکھا
مدینے کو احد کو باب کو مسجد کو ایوان کو

وہ کیا دن تھی خدایا دیکھتی تھین ہاتھ دن آنکھین
رخ روضہ کو جالی کو گہر کو شمع کو شان کو

رسول حق پہ ہے بی مرحوبی تسلیم بیتابی
شجر کو سنگ کو حور و ملک کو جن کو انسان کو

الٰہی جمع کر دی پہر مدینے مین عنایت سے
بیابان کو قبا کو نخل کو اس ماپی کو بان کو

الٰہی پہر سنا دی پہر دکہادے خاص مسجد مین
اجابت کو ندا کو روضہ کو منبر کو ارکان کو

مدینے مین حرم مین رزق جنت ہم سمجھتے تھے
سفر جل کو تمر کو آب کو زمزم کو رمان کو

غنیمت کیون نجانا ہمنے مکے مین مدینے مین
دعا کو التجا کو آہ کو زاری کو قربان کو

قصیر پر خطا سے یا غنی رکھ محو حمد و نعت
زبان کو دل کو ان آنکھون کو ہاتھون کو قلمدان کو

الٰہی ایسا تو محبوب نذر کسو کو نہو
ہزار غم ہون تو اپنی نہین جو غم جو یہان
ہزارون ہین سفر معصیت مین یہان دن رات

کہ ہو مدینہ قریب اور خبر کسو کو نہو
غم زیارت خیر البشر کسو کو نہو
ستم ہے یاد آوے پہر کا سفر کسو کو نہو

جو گذری مجھپہ مدینی مین صبح روز وداع ‌ ق ‌ نصیب ایسا تو وقت سحر کسو کو نہو

وطن مین آنا مبارک تو مجھکو کہتی ہین ‌ غضب ہے حیف مری جان پر کسو کو نہو

کر تو مدینی سی کیون آگیا یہان افسوس ‌ نصیب دور سے تو آنا ادہر کسو کو نہو

امان طیبہ مین ایمان سے رہ گئے جو لوگ ‌ تو کیا عجب کہ عذاب سقر کسو کو نہو

رہین جو راہ محمد کے بحر و بر مین یہان ‌ تو آخرت کے سفر مین خطر کسو کو نہو

فقیر مینے جب آثار مصطفی دیکھے
تو پہر سخن سے مری کیون اثر کسو کو نہو

جان مضطر کو قرار اب پہر زیارت ہو تو ہو ‌ بس سکون اس ہی کی سکونت ہو تو ہو

غافلو ہائے جنت بی مصیبت کسطرح ‌ چل بہی دو راہ مدینہ مین مشقت ہو تو ہو

ای پاکار عمل تیرے یہان نیت بخیر ‌ کر نماز مسجد احمد کی نیت ہو تو ہو

دلکو ہونا چاہیی ہوائے سنت کا غلام ‌ اسکی رقیت مین اس عاصی کو قوت ہو تو ہو

اہل رخصت کو کہان رخصت ہوائے نفس سے ‌ عازم طیبہ کوئی اہل عزیمت ہو تو ہو

بی مدینہ اب کہان دلمین سکینہ ہای ہای ‌ درد و غم رنج و الم حسرت پے حسرت ہو تو ہو

کو طیبہ آئینہ ہین عیب باطن کے لیے ‌ او ہمین تاریکی ہمارا عکس صورت ہو تو ہو

جو مزا جام و صراحی سے مدینی مین لیا ‌ بوسہای حور عین مین ایسی لذت ہو تو ہو

آفتاب حشر مین ظل لواء الحمد تک ‌ رہنما اپنا محمد کی محبت ہو تو ہو

وحشت مجنون کا صحرائے مدینہ ہے علاج ‌ ہان پہر اوسکو کوچہ لیلی سی نفرت ہو تو ہو

کیا ہی دو وقت شمیم روضہ مشکبو ہے واہ واہ ‌ زلف حور عین مین ایسی ہے نکہت ہو تو ہو

کاش مین عریان بیابان مدینہ مین ہون ‌ جسم پر خاک مدینہ جای کسوت ہو تو ہو

پہر مدینے کا سفر آسان تجکو ای فقیر
دمبدم اللہ کی رحمت یہ رحمت ہو تو ہو

اوسکو فراغ ہو جو دل مشتغل مدینہ ہو — ہو وہی رستگار جو پابگل مدینہ ہو
آب ہوائی ہند سے دل ہے مریض یا خدا — پہر ہی نصیب ہووے معتدل مدینہ ہو
جامین جان کیون نہ آئی دل سی ملال کیون نجائے — منزل خستہ جان اگر قرب دل مدینہ ہو
پاک ہو غل سے تب یہ دل شکل ضمیر متصل — ہندسی ہو کی منفصل متصل مدینہ ہو (یعنے روضۂ منورہ)
غنچۂ باغ خلدسان ہوئیگا خندہ زن وہان — یہان جو سموم غم سے دل مضمحل مدینہ ہو
خاک بقیع کر مجھے اپنی کرم سی یا خدا — میرا بھی حصہ کچھ اگر مشتمل مدینہ ہو

کون نکالتا ہی پہر تجکو وہان سے اے فقیر
تو بھی وہان جو اک گدای مبتذل مدینہ ہو

گفتم بحضوری کعبہ کان باشد جای جابہ

شکر حق ہی کہ وہی در سی لایا ہمکو — اور یہ اپنا حرم پاک دکہایا ہمکو
ہمسی حجاج کو سنوائی صدای لبیک — اوسنی یہان نعرۂ لبیک سنایا ہمکو
راتدن رہتی تہی جس نور کی آنکہونکو تلاش — ابتو مولی نی وہی نور دکہایا ہمکو
دہوپ مین اپنی گناہونکی جلی تہی ہم لوگ — شکر ہی ابتو ملا کعبہ کا سایا ہمکو
ہوئی امید کہ وہان کسوت جنت ملجائے — ہات یہان دامن کعبہ اگر آیا ہمکو
ہم گنہگار چلے آئی ہین تیری در پر — پاک کر ابتو گناہون سے خدایا ہمکو
سجدۂ شکر ہی واجب ہے کہ نزدیک مقام — اپنی ہی سجدہ مین مولی نی جہکایا ہمکو

وہان بہنائیگا وہی جسنی یہان تہو مین — دامن کعبہ دیا اور رولایا ہمکو
کیا عجب وہ ہمین صحابِ یمین مین لیجاے — جسنے یہان رکن یمانی سی لگایا ہمکو
الید اللہ یہ مُنہ اور یمین ہو ملے — یعنے یہ بوسہ اسود کی عطایا ہمکو
تشنۂ شوق ہتی ہم شکرِ خدا لاکہون بار — پانی اس چشمۂ زمزم سے پلایا ہمکو
یا خدا اب ہمین دنیا کی محبت ہو حرام — یہان جو احرام مین عشاق بنایا ہمکو

شکر کر شکر فقیر اپنے نصیب اچہے ہتے
ڈہونڈتی ہتی جسی مدت سے وہ پایا ہمکو

الٰہی زندگی ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ ہو — مقامِ موت بہی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
الٰہی عشق ترکِ تاز ہندوستان سے نفرت — محلِ عاشقی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
یہی ہی آرزو دلکی مرا مقصد یہی یا اللہ — الٰہی ہو تو کبہی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
الٰہی یہان ہی کچہہ میرے سینے مین جو حکمت ہے — تو وقت آخری ہو تو محمد کا مدینہ ہو
بجہی گی ہند مین کا ہیکو اب یہ میرے دلکی پیاس — علاجِ تشنگی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
جو دل ہی مین عجم کے دوست اپنے جی ڈہونڈہتے ہین — برای دوستے ہو تو محمد کا مدینہ ہو

یہان اب جی نہین لگتا فقیر اپنا تو بس واللہ
یہ جی مین ہی کہ جی ہو تو محمد کا مدینہ ہو

دوستو لائی مدینی سی عبث تُم مجکو — خاک مین ہوتی دیا ہوتا وہین گُم مجکو
سحرِ وصل بہتی وہان مجہپہ خدا کی رحمت — یاد ہی صبح مدینہ کا تبسم مجکو
سامنی روضۂ انور کے جو بہتی حالت دل — کچہہ نہ پوچہو کہ نہین تاب تکلم مجکو
دیکہتا ہون کہ مدینی کو یہی دیکہتی ہین — نظر آجاتی ہین جب دیدۂ انجم مجکو

صدمۂ ہجرِ مدینہ سے فزون ایک تھا
پھر وہین کیون نہین جاتا ہون حظ و سی ہو
ہون وہ بیمار مجھے آب وطن سے ہے ضرر
نہ اوٹھائی کوئی پھر غیرِ قمِ اسرافیل ؎
چشمۂ بازوئی جبریل کے دیکھی وہ شان
ہند کے راحت و آرام عذابِ جان ہین ؎
یاد آتی ہی خوش روانی غلمانِ جنان
اشک سان خاکِ مدینہ مین ملا ہوتا مین
خوابمین دیکھکے آتی ہے مدینے سے حیا
یاد آتا تھا وہان وقتِ شفاعت کا ہجوم
اس لیے اونکو محمد پہ فدا کرتا ہون ؎
ڈالدون قالبِ اشعار مین روحِ عرفان

گرچہ آئی تھی حوادث کی تصادم مجھکو
کیون نہین حال پہ اپنے ہی ترحم مجھکو
راس ہے خاکِ مدینہ کا تیمم مجھکو
سنگریزی ہین مدینے کے وہ قاقم مجھکو
ایک قطرہ نظر آتا ہے یہ قلزم مجھکو
کرب و تکلیفِ مدینہ ہین تنعم مجھکو
سنکے اطفالِ مدینہ کا ترنم مجھکو
کاش وہان اونکھو نہ پہ ہوتا یہ تحکم مجھکو
یعنی یہان نہ دہ پھر آتا ہے تندم مجھکو
دیکھکر اہلِ زیارت کا تراکم مجھکو
کہ تہ دل سے ہین محبوب و ام مجھکو
روحِ حسّان سے ہو کاش تعلم مجھکو

تا ربدعت کو بہت سرد دکھاتا ہی فقیر
آبِ شمشیرِ قلم کا یہ تلاطم مجھکو ؎

ذکرِ آدابِ سفرِ حرمین شریفین زیارتگاہِ ثقلین

یہ لازم تجکو ہے جب اس سفر کو عزم تیرا ہو ؎
رفیقِ نیک تیری ساتھہ ہو اور مال اچھا ہو
رفیق اچھا بچا پچھڑ سے اور دکھلائی راہِ خیر ؎

جو زادِ راہ طیب ہو تو دل میں نور پیدا ہو
نہ کچھ مالِ تجارت ساتھ ہوئیگا مکدر دل
زیارت کے لیے لازم ہے دل پُر اصفا ہو
رہے اس راہ میں شیریں کلام اپنے رفیقوں سے
طعام اتنا ہو جس سے کچھ تو صرفِ راہِ عقبیٰ ہو
جدال و فسق اور بیہودہ بات اس میں نہو ہرگز
ضرورت کی بات ہو بس اور ہر دم ذکرِ مولیٰ ہو
نہو کچھ زینتِ محمل نہو زیبِ عماری کچھ
سواری ہو اگر بے زین بھی تو تجکو زیبا ہو
تو مسکینوں کی صورت ہو کہ چل اس راہ میں اطہر
پراگندہ ہوں موئے سر تو خاک آلودہ چہرا ہو
جو ہر دم چین ہی کے فکر میں ہوگی سفر میں بھی
عجب کیا نام وہاں بھی چین والوں میں تمہارا ہو
ہوئی عاشق ہو کیا باقی رہی پھر چین کی حاجت
کہیں چین ایسی بی چینوں کو بی مطلوب کیا ہو
کبھی تو چاہیے تجکو سواری سی اوترنا بھی
کہ اوسکا بوجھ ہلکا ہو تجھے تخفیفِ اعضا ہو
نہ کچھ اوسپر بہت سا بوجھ رہ تو نرم دل اوسپر
کہ تجھ بی مالکِ کب کا دل بھی خوش بہت سا ہو

نہو غمگین صرفِ مال سے تو اور کُلفت سے
جو تیرا مال لُٹ جائی تو تجکو مثلِ یغما ہو
سمجھہ سبکو قبولِ حج کے آثار ای مسافر تو
اسی صورت سی جا قربانِ بیتِ ربِّ اعلی ہو
حرم کے جانی والو نکو سفر ہے آخرت کا سا
نمونہ اوس سفر کا ہی سمجھہ دیکھو اگر چاہو
چلے جب اپنی گھر سی جان اوسکو نزع کی حالت
جدا ایک ایک تجسی جبکہ اہل و خویش تیرا ہو
وطن سے دور ہونی کو سمجھہ دنیا سے چل دینا
سمجھہ چلتا جنازہ جب سواری پر تو چلتا ہو
لپیٹا جائی تیرا جسم جب احرام مین اوس جا
کفن مین مثلِ مردہ ہون یو تونی اوسکو سمجھا ہو
وطن سے چلکے جبدم تجکو میقاتِ حرم آجائے
کھڑا محشر مین گویا چھوڑکر تو دارِ دنیا ہو
کہین آوازِ شیر اور رہزنونکی ہول سی گویا
سوالِ گور کا تونی تصور دلمین باندھا ہو
درندی ہی سفر مین جب کہین تجکو نظر آجائین
لحد کے مار و گژدم کا خیال اوسوقت آتا ہو
جدا رہ جائی تو جسوقت ہر خویش و اقارب سے

(حاشیہ: راہ مین — باعتبار ثواب آخرت — مصائب — میقات احرام — راہ مین)

وہ ساعت یاد کر جب قبر ہو اور تو ہی تنہا ہو

سنے لبیک کو تب یاد کر وہ دن کہ قبر و سے
صدا لبیک کے ہو جبکہ ہنگامہ ندا کا ہو

وہی ہی حج مبرور اے فقیر اس بات کو سن رکہہ
کہ تو ہوئی مناسک میں خوفِ حق تعالیٰ ہو

ردیف الہا جیزی در شوقِ بارگاہ عالیجاہ بیت اللہ

دلِ کونین کی تسخیر ہے اللہ اللہ
بیت ربی میں وہ تاثیر ہی اللہ اللہ

دیدہ دل میں ہتی وہاں حدِ بصر تک انوار
رخِ کعبہ کی وہ تنویر ہے اللہ اللہ

دیکہی جو شمعِ حرم ہوئی فغانِ بلبل
کیا یہاں قسمتِ گلگیر ہے اللہ اللہ

عود در شک دلِ سوزان ہے حرم میں کہ وہان
وہ ہی اور آتشِ تجمیر ہے اللہ اللہ

کیا غمِ عشقِ مدینہ ہے جوان بخت کہ وہاں
پیر ہر یک بت پی پیر ہے اللہ اللہ

ای غنی تارکِ حج اگیا وہ وقتِ اخیر
کیا ابہی چلنی میں تاخیر ہے اللہ اللہ

اغنیا کو ہی یہ پشمینہ یہاں گرمی عیش
پر سفر کے لیے تشہیر ہی اللہ اللہ

خانہ آرائی ہے مقصودِ غنی اس لیے بس
گہر میں کعبی کی ہی تصویر ہے اللہ اللہ

ای غنی عمر کے قلت سی مزارات میں ہے
جسمیں یہ کثرتِ تعمیر ہے اللہ اللہ

دمبدم خوفِ خدا چاہتی اور ذکرِ خدا
یون مکرر یہ تحذیر ہے اللہ اللہ

نطق وہ ہی کہ فقط ذکرِ خدا ہو منطوق
دل ہے وہ جسمیں یہ تحریر ہی اللہ اللہ

اذکر اللہ بقلب و بلسان اے انسان
جان و دل کے لیے تطہیر ہے اللہ اللہ

پھر فقیر اپنا سفر کاش ادہر ہو کہ جہاں
شورِ لبیک ہے تکبیر ہے اللہ اللہ

وہ دن کب ہوئیگا ہو ینگے ہم مہمانِ بیت اللہ
کبھی ہم آپ کو دیکھین گے کاہی شانِ بیت اللہ

جو دیکھون اک نظر ہے چہرۂ تابانِ بیت اللہ
اگر بات آئین سو جانین کرون قربانِ بیت اللہ

مہارِ ناقۂ لیلے نصیبِ قیس کیونکر ہو
بنا دی کسطرح کوئی سبھے دربانِ بیت اللہ

تمنائی جہانسی کیون ہات اپنی وہان اوٹھا تو نہین
جو ہات آجائی مجھکو گوشۂ دامانِ بیت اللہ

مجھے دنیا کی ہشیاری نہو پھر دیکھکر اوسکو
رہو مین یا الٰہی شاملِ مستانِ بیت اللہ

یہی ارمان دلمین ہین یہی فریادِ دل ہے بس
کہ ہوئی نعرۂ لبیک اور میدانِ بیت اللہ

سکونت وہانکی دم بہر باعثِ تسکین خاطر ہے
عجب قسمت ہی لوگ ونکے جو کہ ہین سکانِ بیت اللہ

نصیب وہن زمزمِ اطہر سے حمدان غسل مجھکو ہو
جیسے اوتری تو اوترے پہ حرمانِ بیت اللہ

تمنا ہے کہ میرا سیر ہو اور سو دا ہے کعبہ

تمنا

تمنا ہے مرے آنکھین ہون اور حیران بیت اللہ

بنادی میری ظلمتگاہ دل کو جلوہ گاہ نور
دکھادی یا الٰہی شکل نور افشان بیت اللہ

ہمیشہ جنکا بازیگاہ ہے میدان کعبہ ہے
تو پیران طریقت کیون نہون طفلان بیت اللہ

خطائین عمر بھر کی دور ہو جائین تو ممکن ہے
نظر آجای جسکو دور سے عمران بیت اللہ

عجب کیا خوش ہین گلزار جنت مین وہان جاکر
خلیل اللہ کے نزدیک مشتاقان بیت اللہ

رہینگے پیشوا اصحاب فیل ونکے جہنم مین
رہے جو لوگ اس دنیا مین بدخواہان بیت اللہ

فقیر اب تو حرم مین جاکی یارب پھر نہو محروم
رہے وصل ہو تو بد پھر نہو ہجران بیت اللہ

سجدۂ یزی قلم در حرم ذکر حج والعج والثج رزقنا اللہ تعالی

مریضون کو ملے یارب دوائی حج بیت اللہ
ضعیفونکو عنایت ہو عطای حج بیت اللہ

ہوئی جان دو عالم گو فدائے حج بیت اللہ
بہت ارزان رہے تو بھی بہای حج بیت اللہ

مریضِ حبِ مال و زر کی قسمت میں یہ کیونکر ہو
کہ اوسکے جسم و جان ہون اور شفائی حجِ بیت اللہ

دکہائیگا اوسی شہرِ بہشت امید ہے کہ دن
یہان ملجای جسکو رہنمائے حجِ بیت اللہ

بناون پہر تو مین بہی قصرِ سیم و زر بہشتون مین
اگر ملجائے مجکو کیمیائی حجِ بیت اللہ

قیامت مین لواء الحمد کا سایہ ہے اور وہ ہین
یہان جو رہ چکے زیرِ لوائی حجِ بیت اللہ

کہا ہو کاش میری روح نے بہی وسگہڑی لبیک
خلیل اللہ نے جب کی ندائی حجِ بیت اللہ

علیہ السلام

سیہ بخت جنکو زاد و راحلہ ہے فرض ہے اونپر
بہانے اونکی ہین گویا ادائی حجِ بیت اللہ

انکاراً

مرین گے وہ یہودی ہو کی یا ہو ہو کی نصرانی
نجائین گی غنی جو خود برائی حجِ بیت اللہ

ہزارون حجتین حق کی تمام ان اغنیا پر ہین
مگر کیا ذکر ہے جو یاد آئی حجِ بیت اللہ

کہان نظارۂ ناز و ادائی یار سے فرصت
در عیاشی اتم
کہ ان اہلِ ہواسی ہوادائی حجِ بیت اللہ

سنو اہی مال والو کیا قضا تمکو نا ئیگی

جو کرتے ہو غفلت سے قضای حج بیت اللہ
نہو صرفِ نعال اونکا کبھی پھر تاج کیخسرو
رہی جو ہو کی عاشق زیر پای حج بیت اللہ
حیاتِ جاودانی کے مزے حجاج نے لوٹے
کیا جب نوشِ جان آب بقای حج بیت اللہ
غبارِ کوی جانان سر مین اور آنکھو نمین ہو اکیاش
زبان لبیک گو ہو اور صدای حج بیت اللہ
بنون دیوانہ حق پھر ہون ہشیار کے صورت
مجھے اک کاش وہ صورت دکھای حج بیت اللہ
صراطِ تیز عرفان پر ہو مرکب روح انسان کا
جو دل ہو جای قربانِ منای حج بیت اللہ
جو عاشق ہی تو اے دل نقد جان دے آپ جا کرے
کوئی تیری لیے کیا مول لائی حج بیت اللہ
اگر بہای قلزم سے روان دریا بیا ملکی ہوئین
نہو پھر بھی بیان حرفِ ثنای حج بیت اللہ

	نظر آتا ہے پھر بھی ہند مین تو اے فقیر افسوس تجھے مدت سے ہے شوق لقای حج بیت اللہ	

ہر لحظہ جسکا دل ہے رسول خدا کی ساتھ شرمندہ عاصیونکی لیے وہ شفیع ہین	گویا وہ متصل ہے رسول خدا کی ساتھ عصیان سے منفعل ہے رسول خدا کی ساتھ

جنت کے شغل عیش مین کیونکر نہوئی وہ | جو دلسی مشتغل ہے رسول خدا کے ساتھ

بجائیگا وہ نار مین غل اوس لعین کا بس | جس دلمین کچھ بھی غل ہے رسول خدا کی ساتھ

گویا نبی کا سایہ ابو بکر ہے کہ آپ | ہر جای مثل ظل ہے رسول خدا کے ساتھ

اترائی آسمان پی کیونکر نہ یہ زمین | ہر دم جو متصل ہے رسول خدا کی ساتھ

خاک مدینہ ہونیکی امید ہے فقیر
گر عشق آب و گل ہے رسول خدا کے ساتھ

خوشا وقتی کہ ہو میرا سفر سوئی رسول اللہ | اور ان آنکھوں سے دیکھوں شہر دلجوئی رسول اللہ

عجب کیا بال بال اوسکا بچے نار جہنم سے | کہ جس مومن کو ہاتھ آجائے گیسوئی رسول اللہ

جو ایذا اہل شرکی تہی دعائے خیر کے باعث | تو کس رحمت سے ایسی نرم تہی خوئی رسول اللہ

یہان ہی جنت الفردوس مین ہے اور وہان بہی ہے | ہوا ایمان سے جو ساکن کوئی رسول اللہ

ہہ تیغ آگئے سلطان کفار اور اہل شرک | دکھایا حق نے کیا کچھ زور بازوئی رسول اللہ

سموم کفر سے گلزار ایمان اونکا ہے محفوظ | روان جنکے زمین دل مین ہے جوئی رسول اللہ

عجب کیا حور جنت کو تمنائی مدینہ ہو | گئی ہے جو نگی وہان تک ہے تو خوشبوئی رسول اللہ

الہی اونکو پہنچا منزل مقصود کو جلدی | لگی ہے جنکے دل کو یہان تک تگ و پوئی رسول اللہ

فقیر خستہ دل ہی یا خدا لاکہون درود اونپر
اور او نیز جو کہ ہین مدفون پہلوئی رسول اللہ

ابو بکر و عمر

غزل فارسی

چنانم کن تو یا غفار مشتاق رسول اللہ | کہ باشم خفتہ و بیدار مشتاق رسول اللہ

بخاک افتادہ مانند زیر دیوار مدینہ کاش ‏ — ‏ بسان سایہ دیوار مشتاق رسول اللہ

تصدق کرد جان و مال و عز و جاہ را صدیق ‏ — ‏ چنان بود آن رفیق غار مشتاق رسول اللہ

بلاد عامرہ شد از عمر معمور دین حق ‏ — ‏ کہ بود آن قاتل کفار مشتاق رسول اللہ

بود ظل حیای مصطفی در وصف او صادق ‏ — ‏ چو عثمان شد حیا کردار مشتاق رسول اللہ

بہ تیغ آورم رفاضی را یارب بگردانم ‏ — ‏ بشکل حیدر کرار مشتاق رسول اللہ

عدوی احمد است آنکو عدوی یار او باشد ‏ — ‏ کہ با اصحاب باشد یار مشتاق رسول اللہ

اگر سنگ و شجر در گریہ آید کے عجب باشد ‏ — ‏ چو سازد حال دل اظہار مشتاق رسول اللہ

خدایا کن تو از خاک مدینہ سرمہ چشمم ‏ — ‏ کہ بینم بچشم زار مشتاق رسول اللہ

نہ بیند خویش را در خویشتن گاہی اگر بیند ‏ — ‏ مزار مصطفی یکبار مشتاق رسول اللہ

اگر کوہ احد قصر جنان گردد چہ دور است این ‏ — ‏ کہ ہست آن غیرت کہسار مشتاق رسول اللہ

بفردوس وصالش جا شود یارب کہ ہجران را ‏ — ‏ ہمی داند عذاب نار مشتاق رسول اللہ

بدانستم کہ ہستی ای **فقیر** دل حزین عاشق
کہ میخواند چنین اشعار مشتاق رسول اللہ

نہ رکھے جان تک ایثار مشتاق رسول اللہ ‏ — ‏ جو پائی یکنظر دیدار مشتاق رسول اللہ

عنایت ہو جواب ایک اسکو تسلیم عرض کرتا ہی ‏ — ‏ سلام اور نیز ہزاروں بار مشتاق رسول اللہ

کیونکر بیخبر ہو جائے اس دنیا سے سن سن کر ‏ — ‏ رسول اللہ کے اخبار مشتاق رسول اللہ

رواں میرا سفینہ ہو مدینے کو کہیں جلدی ‏ — ‏ کہ ہو دریائے غم سے پار مشتاق رسول اللہ

شفا ہو جائے نکلے جی سے سر درد عصیاں ہے ‏ — ‏ سوا ہے گر دل بیمار مشتاق رسول اللہ

سمجھنا چاہئے آثار رحمت اونکو جب دیکھے ‏ — ‏ رسول اللہ کے آثار مشتاق رسول اللہ

تبرکات الحمد

ہمین دیکھا یا ہی جن دیکھی مدینی کی ... کچھ اپنی زیست کے طالب ہیں مشتاق رسول اللہ
دل خانہ سی پوچھو تو رمز درد ہجران کو ... کہ اس سے کسقدر ہین بیزار مشتاق رسول اللہ
محل گفتگو باقی نہین اوسکو جہان سن لے ... رسول اللہ کی گفتار مشتاق رسول اللہ
نکال اس ملک سے یارب مدینی کیطرف مجکو ... یہان رہنی سی ہی بیزار مشتاق رسول اللہ

فقیر اونکے محبت اہل جنت کے علامت ہے ... کہان ہوتی ہین اہل نار مشتاق رسول اللہ

غزل فارسی

مقرون شدہ تا از قدمش جای مدینہ ... شد کحل بصیرت ہمہ غبرای مدینہ
این شکل بدیہی ست با نتاج شفاعت ... صغرای جہانست بکبرائے مدینہ
دلہای جہان صورت مجنون بعجب ماند ... در محمل حسن است چہ لیلای مدینہ
این جان کہ مشہور بشیرین لقبی شد ... کی یافتہ شیرینی خرمائے مدینہ
سنگ و شجر طیبہ شدی کاش تن من ... ہر دم شدمی محو تماشائے مدینہ
ملک و ملکوت اند ہمہ صورت عشاق ... در طیبہ پی انجمن آرائے مدینہ
چشم بجہان روضہ فردوس بدیدے ... گر داشتمے دیدہ بینائے مدینہ
کے خویشتن از بیخودی دید شناسد ... آنکس کہ بگر دید شناسائے مدینہ
معمورہ احمد بود مسکن و مرقد ... عمرم ہمہ رفتہ بتمنائے مدینہ
در طیبہ چو محبوب عجب جلوہ کنان شد ... دلہای عجم ساختہ شیدائے مدینہ

مصروف بتحمید خداوند فقیرم

لشر

نہ قسمت مین نعمت عظمائی مدینہ

کیون چھپ گیا آنکھون سی مری ہائی مدینہ ۔ یارب مجھی پھر ہی نظر آجائی مدینہ
پابوس کے ارمان بہت رہ گئی دلمین ۔ تا آئین تو پھر چوم لون مین پائی مدینہ
پھر تازہ ہوئی دلمین مرے زخم کی [illegible] ۔ دیرینہ ہوئی تھی جو تمنائی مدینہ
ہر دم تھا حضوری مین [illegible] ۔ مشکل ہی مجھی ہر امروز سی فردائی مدینہ
مین بھی در و دیوار مدینہ ہون [illegible] ۔ ہر لحظہ رہون محو تماشائی مدینہ
دل وہ ہی مدینی کا جسی ہیان خفقان [illegible] ۔ سر وہ ہی یہان جسکو ہے سودائی مدینہ
بیہوش رہون مین غم دنیا سے الٰہی ۔ ہر دم ہو یہ دل اور تجلائی مدینہ
پھرتی تھی ہم اونمین کبھی خود بھر زیارت ۔ پھرتا ہی اب آنکھون مین جو صحرائی مدینہ
اس راز کو بیدار دلون سی کوئی پوچھی ۔ کیا کہتی ہی بیدار شبہائی مدینہ
کہتی ہین مدینہ جسی وہ دل ہی جہان کا ۔ اور گنبد اخضر ہے سویدائی مدینہ
پھر میری سفینی کو جو لیجائی خدایا ۔ پھر بھیجدی وہ موجۂ دریائی مدینہ
تھی اپنی نصیبون سی وہان مجکو یہ حیرت ۔ مین اور مجھے یہ نعمت عظمائی مدینہ

ہم جیسے غلامون کو فقیر اب کہین پھر سے
پہنچائی مدینی مین وہ مولائی مدینہ

ہے دل کو اضطراب مدینہ منورہ ۔ اوٹھے کہین نقاب مدینہ منورہ
عالے ہے وہ جناب مدینہ منورہ ۔ قرآن ہے کتاب مدینہ منورہ
آیات کا نزول ہے مثل مطر وہان ۔ جبرئیل ہین سحاب مدینہ منورہ
تاب آفتاب کے نہین اس رشک سے کہ یہ ۔ ہر دم ہی باریاب مدینہ منورہ

ہردم وہ بحرِ رحمتِ حق وہان ہے جوشزن
گردون ہے اک حبابِ مدینہ منورہ

دکہلا رہا ہے صورتِ دل شاہین کو صاف
وہ آئینہ ہے آبِ مدینہ منورہ

دیکہے تو اپنی شکل ہمائے عجم کہین
ہو ہمسرِ غرابِ مدینہ منورہ

رشکِ غزالِ سند شغالِ مدینہ ہین
رشکِ اسد کلابِ مدینہ منورہ

دیکہا ہے جب سے اوسکو وہ مرہم نظر مین ہے
کب بحر ہے حجابِ مدینہ منورہ

تعبیر ہے کہ طالعِ بیدار ہو ینگے
جو دیکہتا ہے خوابِ مدینہ منورہ

کیا طابہ طیبہ طیّبہ پاکیزہ آئی ہین
اسمائے مستطابِ مدینہ منورہ

محفوظ کیون نہو کہ فرشتے خدا کے وہان
ہین پاسبانِ بابِ مدینہ منورہ

چہوٹی عذابِ دوزخ دنیا سی تو فقیر
ہو جائے گر ترابِ مدینہ منورہ

پہر کاش ہون قریبِ مدینہ منورہ
ہو حظِ روحِ طیبِ مدینہ منورہ

دل کانپتی ہی مسجدِ احمد مین یاد ہے
وہ حالتِ مہیبِ مدینہ منورہ

رہتی ہی پیارے پیارے ان آنکہونکی سامنے
وہ صورتِ عجیبِ مدینہ منورہ

ہر دم ہے وصلِ خیرِ دو عالم نصیب مین
اللہ ری نصیبِ مدینہ منورہ

تحت الثرای رشک مین ہے رفعتِ عجم
ہوتی کہین قلیبِ مدینہ منورہ

کافر ہے دم مین ہوئین شفا پائے ہین اگر
ہو چارہ گر طبیبِ مدینہ منورہ

سربند کوزہائے شرابِ طہورہ مین
اعناب اور زبیبِ مدینہ منورہ

وہان کیون نہو ہماری بخت رقابتِ خلق
اللہ ہے رقیبِ مدینہ منورہ

ہے ذرہ ذرہ مہرِ شرافت تو کسکا فکر
ہو مدح مین حبیبِ مدینہ منورہ

ہر خار راہ اوسکو ہو مژگان چشم عیش — ہو جائی جو قریب مدینہ منورہ
طوبی پہ چمن طوطی جنت ہی پاکہ وہ — منبر پہ ہی خطیب مدینہ منورہ
ہو جائی پیش حق قدم صدق کا سبب — دل ہو اگر منیب مدینہ منورہ [رجوع کنندہ]

حب مدینہ دلمین طفیلی ہی اے فقیر
مقصود ہے حبیب مدینہ منورہ

مقبول حق ہے ذات مدینہ منورہ — محمود ہین صفات مدینہ منورہ
پانی ہے اس مزے کا کہ گویا ہدیتی ہین — کوثر بنا فرات مدینہ منورہ [آب شیرین]
رشک نبات مصر ہی کیا بات اوسکی ہے — خرما ہے وہ نبات مدینہ منورہ
جو رات ہو برات اجل کے مری کاش — ہو لیلۃ البرات مدینہ منورہ [شب برات]
خاک بقیع مین کہین میری بھی خاک ہو — ہے زندگی وفات مدینہ منورہ
وہ عمر جاودان ہے جو اپنے نصیب مین — لکھی گئی ممات مدینہ منورہ
ہمسایگان رحمت عالم ہین اس لیے — مغفور ہین عصات مدینہ منورہ [جمع عاصی یعنی عاصیان]
امصار ہند یاد نآئین اگر نصیب — ہو مسکن فلات مدینہ منورہ [بیابان خالی از آب و گیاہ]

جینے کا اب مزا ہے تو ہے اسمین اے فقیر
جو دن ہے ہو حیات مدینہ منورہ

یاد آتی ہین اب اوقات مدینہ طیبہ — کیا مبارک ہتین وہ ساعات مدینہ طیبہ
کان ہین مشتاق اصوات مدینہ طیبہ [یعنی آواز صلوۃ و سلام] — جان ہے شیدائی مقامات مدینہ طیبہ
سنۂ ہو اور حرف حکایات مدینہ طیبہ — دل ہو اور فہم ودراسات مدینہ طیبہ
کسکے فرش وسائبان ہو کیا تمہارے ہین نصیب — واہ واہ ارض و سماوات مدینہ طیبہ

آب حیوان ہے شیرین ہین جو مثل جان ۔ کیا کہون مین کیا ہین لذات مدینہ طیبہ

پہر خیال زلف خوبان ہوئے مثل ہر مار ۔ دیکہین یہ عاشق جو حیات مدینہ طیبہ

ہم نہ دیدی دیہی یہان ہین وہ ہین محظوظ ۔ ہمسے سب بہتر ہین جنات مدینہ طیبہ

دوستو خاک مدینہ خاکسارونکو بہی دو ۔ تم اگر لائی ہو سوغات مدینہ طیبہ

دمبدم آتا ہی سیر دلمین اور انکہو مین وہ ۔ کاش مجہسے ہو مکافات مدینہ طیبہ

خیر مکہ افضل مکہ مدینہ ہے تو پہر ۔ کس بلد مین ہے مساوات مدینہ طیبہ

ابر مدار زیارت سائبان تہا کیا کہون ۔ کس مزے کی تہی مدارات مدینہ طیبہ

انکہین روتی ہین ایسی افسوس ہین انکا شعر ۔ دیدۂ زار اور زیارات مدینہ طیبہ

رشک مقناطیس ہوا ہین شک کاہ و کہربا ۔ دل کو ہی شوق ملاقات مدینہ طیبہ

بن گئی سودای سر سوز جگر درد نہان ۔ رہتی رہتی یہہ خیالات مدینہ طیبہ

پہر جاکرتا ہون سجدہ مین کہ پہر ہوئے نصیب ۔ وہ نماز اور وہ مناجات مدینہ طیبہ

کیا ہی حال و ہیران تہے جب رخصت کیے دن پہر ہم ۔ دیکہتی تہی وہ عمارات مدینہ طیبہ

ای قصیر اپنے چراغ داغ دلکو دیکہہ تو
اور علو شان مشکات مدینہ طیبہ

عالی ہو کیون نہ بخت مدینہ منورہ ۔ ہین کون زیب تخت مدینہ منورہ

جی چاہتا ہی دیکہلون دنیا مین پہر بہشت ۔ پہر دیکہلون درخت مدینہ منورہ

ہی بہر گلرخان جہان رشک فرش گل ۔ گو ہوئی سنگ سخت مدینہ منورہ

نور محمدی سے ستارون کے شکل آج ۔ روشن ہے لخت لخت مدینہ منورہ

خواب عدم مین فتنۂ عالم ہے خوف سے ۔ بیدار ہے وہ بخت مدینہ منورہ

ممکن ہے اوسکی وسعت رحمت سے تنگ ہو
جنت مین جا بجی رخت مدینہ منورہ

والبستہ ہو فقیر ہے یارب کہین جہان
فردوس مین ہو تخت مدینہ منورہ

آنکھیں ہون اور نور مدینہ منورہ
دل ہوئی اور سرور مدینہ منورہ

ہو ختم اوس جناب مین اللہ میرے عمر
مدفن بنین قبور مدینہ منورہ

کیونکر نہ شرح صدر دل ونکو نصیب ہو
جنکو ملا صدور مدینہ منورہ

آسان ہے صوم روز قیامت انہین جو ہین
یہان اکل سحور مدینہ منورہ

نازل ہے نور لطف خدا اوسپہ رات دن
کوہ احد ہے طور مدینہ منورہ

ہین نسبت شہور عجم خیر الف شہر
ہر عام مین شہور مدینہ منورہ

حاضر رہے یہان دل وحشی تو کسطرح
اب وہ کہان حضور مدینہ منورہ

حور و قصور اونکو مبارک جو ہو چکی
یہان ساکن قصور مدینہ منورہ

یہان ہے شب سمور مین بخواب جسمی وہان
دیکھے شب تنور مدینہ منورہ

ہر شام وہانکی شامت دل کا علاج ہے
ہین نور دل بکور مدینہ منورہ

دم مین نکالی عرق فلاطون سے خون کفر
زخم سگ عقور مدینہ منورہ

انکا شش بعد مرگ مر روح کے لیے
ہو قالب طیور مدینہ منورہ

کیا خوش نصیب کوہ و بیابان وہانکی ہین
جنمین ہوا ظہور مدینہ منورہ

یارب بجار دل کے دوا پہر نصیب ہو
بوئی خوش بخور مدینہ منورہ

اک نور سرمہ کا نمین ہے رات دن وہان
دار جنان ہین دور مدینہ منورہ

خوف شکست روزہ تقوی کبہو نہو
روزی ہو گر فطور مدینہ منورہ

مومن کو پھر ہو غم نقض وضوئ دل — ملجائے گر طہور مدینہ منورہ
ہر دم ہو کاش مضطرب طیبہ سے مرے جان — اور دل ہو نا صبور مدینہ منورہ

اشعار مدح مین ہین مرے اوستاد مین فقیر
طفلان بے شعور مدینہ منورہ

دل کیون ہوا اسیر مدینہ منورہ — دلبر ہے جائی گیر مدینہ منورہ
کبار ہین صغیر مدینہ منورہ — ہین غنیا فقیر مدینہ منورہ
دلہائی و جہان ہوئے حسن جر پر نثار — وہ برج ہے ضمیر مدینہ منورہ
پھرتی ہے رہتی ہے مری آنکھونمین رات دن — وہ شکل دلپذیر مدینہ منورہ
الله رے برج سبز کہ جس مین ہمیشہ ہے — وہ نیر منیر مدینہ منورہ
کیا خاک جنت آئے تھے اور آب سلسبیل — جن سے بنا خمیر مدینہ منورہ
کیا جمع ہوتے ہین دل و دین دیکھہ دیکھہ کر — وہ مجمع کثیر مدینہ منورہ
فردوس کو نہ دیکھہ لون آنکھونسی جب تلک — کیا کہہ سکون نظیر مدینہ منورہ
صبر و قرار کے اوسی کیونکر خبر رہے — جو ہو چکا خبیر مدینہ منورہ
مجروح عشق ہے دل ہر مصر و ہر بلد — ہے کس کمان کا تیر مدینہ منورہ
شیرین ہے جان کس لیے کیا یہی پا چکے — لذات جوئی شیر مدینہ منورہ
بالیدگی رزق دو عالم کے ہی بشیر — وہ نان پر خمیر مدینہ منورہ
گندم کا سینہ شق کہین اس شک سے ہو — ہوتا ہے خود شعیر مدینہ منورہ
شایان رحم و الفت و توقیر ہین بسیر — طفل و جوان و پیر مدینہ منورہ
اب تو قیام ہند سے عار آتے ہے مجھے — دیکھا جو لطف عیر مدینہ منورہ

دیتا ہے یہ خبر کہ رہو مصطفےٰ کے ساتھ	قرآن ہے سفیرِ مدینہ منورہ
سوختنِ تاجِ قیصر و کسریٰ کہاں نصیب	اور پایۂ سریرِ مدینہ منورہ
کوثر سے ہے پلائی خدا اسکو جیسے ہم	پیتی ہے آب بیرِ مدینہ منورہ
ہوش و خرد سے دمِ رخصت اُڑ گئی	وہ صبح مستطیرِ مدینہ منورہ
کب بھولتا ہوں یاد رہیگی اخیر تک	وہ حالتِ اخیرِ مدینہ منورہ
کیا پوچھے ہے غیر سے کوئی وہاں جانیکی صلاح	ایمان ہے مشیرِ مدینہ منورہ
آزادِ طیبہ جو ہیں اسیرِ گناہ ہیں	آزاد ہیں اسیرِ مدینہ منورہ
کیوں کر نہ گل پہ بادِ صبا کا عبور ہو	پائے اگر عبیرِ مدینہ منورہ
نازل ہوا لاکھ بار درود اوس پہ جو کہ ہیں	سلطان اور وزیرِ مدینہ منورہ

ہے لطفِ زیست اب تو فقیر اسپہ منحصر
وہاں میں ہوں اور حصیرِ مدینہ منورہ

ملک ہائے دل ہیں جاگیرِ مدینہ طیبہ	اللہ اللہ شانِ تسخیرِ مدینہ طیبہ
دل میں ہر دم ہے وہ تنویرِ مدینہ طیبہ	پھرتی ہے آنکھوں میں تصویرِ مدینہ طیبہ
اب ہمارے دودِ دل میں کیوں نہ خوشبوئے عشق	اسمیں ہے خوشبوئی تجمیرِ مدینہ طیبہ
کیا جماعت کیا نماز اور کیا صلوٰۃ اور کیا سلام	کیا اذان اور کیا ہے تکبیرِ مدینہ طیبہ
اس غلامِ ہند سی یارب یہی ہو نصیب	رکھے مجھے تو پابزنجیرِ مدینہ طیبہ
آنکھیں کھلجاتیں ہیں جو ہاں ناقہ جا دیکھکر	فتح بابِ دل ہے تحریرِ مدینہ طیبہ
ہیم بستہ پر رہا ہی روضۂ و مسجد نہیں	فیضِ روحی کو ہے تشہیرِ مدینہ طیبہ
مثلِ آہن کیوں نہ ہوں مجذوب لاکھیں دل کہ ہے	رشکِ مقناطیس تاثیرِ مدینہ طیبہ

یہ مذاقِ عشق خیر الطیبین ہے اس لیے — ہی زبان کو ذوقِ تقریرِ مدینہ طیبہ
ساعتِ اولیٰ سے آخر ی خیر ہے پھر کیوں نہو — ہر دم افزون شانِ توقیرِ مدینہ طیبہ

یا غنی پھر ہے فقیرِ ناتواں کی آرزو
پھر ہے ہو رحمت سے تیسیرِ مدینہ طیبہ

تھا دلمیں جو کہ داغِ مدینہ منورہ — نکلا وہی سُراغِ مدینہ منورہ
یارب ملائی خاک میں تشنہ لب کی خاک — ملکر بنے ایاغِ مدینہ منورہ
بیتاب عشق ہو میں کہ لوٹنی کی جا ہی — ایکاش ہو چراغِ مدینہ منورہ
جلنا ہی تھا اگر مری دل کے نصیب میں — بنتا یہ اک چراغِ مدینہ منورہ
انسان تو کیا ہی صاحبِ سدرہ بھی ہیں مدام — مشتاقِ سیرِ باغِ مدینہ منورہ
رشکِ شہان ہیں خاک نشینانِ طیبہ آج — رشکِ ہما ہے زاغِ مدینہ منورہ
معمورہ عجم ہیں نثار اوس پہ ایسی ہیں — وہ کوہ و باغ و راغِ مدینہ منورہ
جنت کی جو سبھی حور ہیں وہ عاصیوں کی شکل — ہیں جو کہ بید ماغِ مدینہ منورہ

فارغ سفر سی ہو تو چکا لیکن اے فقیر
کب دلکو ہے فراغِ مدینہ منورہ

جس دل کو ہے مذاقِ مدینہ منورہ — ہو کیوں نہ اشتیاقِ مدینہ منورہ
قسمت میں اوسکی صاحبِ خلقِ عظیم میں — اللہ رے خلاقِ مدینہ منورہ
ہو خاک میرے خاکِ مدینہ سی متفق — کیونکر ہو اتفاقِ مدینہ منورہ
پھر بھی اگر نصیب میں ہے وصل تو کبھو — یارب نہو فراقِ مدینہ منورہ
یارب مرا تو ہند میں اک دم نہ دل لگے — دی مجکو وہ مذاقِ مدینہ منورہ

ہم جنمین تہی کبہی ہی اب ات من بہان	آنکہون مین ہین رُتقاق مدینہ منورہ
پر داغ دل مین لالہ رخو نکی کہ ہوئین کاش	گلدستہ ہائی طاق (کوچہا) مدینہ منورہ
اہلِ بقیع کو ہو کیون حُسن مُتّفق	حاصل ہے ارتفاق (آرام کردن) مدینہ منورہ
ہوئی صفائی ظاہر و باطن اگر نصیب	ہو خلوت و رِواق (اندرون خانہ) مدینہ منورہ
وہ کیون منورہ ہو ہر دم ہے وہان طلوع	وہ ماہ ہے محاق مدینہ (سقف خانہ) منورہ

ہو ای فقیر جبکہ الٰہی ہنگام سیاق (یعنے وقت مرگ)
ای کاش ہو مساقِ مدینہ منورہ

جان ہے غمناکِ مدینہ	دل ہے صد چاکِ مدینہ
وہ ہین فی الدرک جو محال	ہین بی ادراکِ مدینہ
بن جائیگی حشر مین کوثر	چشمِ نمناکِ مدینہ
حفظِ عصیان سے ہین ہو	گر ہو مسواکِ مدینہ
انشاء اللہ تعالے	ہم ہوینگے خاکِ مدینہ
ہے اہلِ خلد کی صورت	ہر خوش پوشاکِ مدینہ
ایکاش مری میت کو	ملجائے مغاکِ مدینہ
لیتی ہی شادی مین دل	وہ چشمِ شاکِ (گرد) مدینہ
رشکِ فرشِ استبرق	خاک و خاشاکِ مدینہ
قلنا للطیبۃ فی الوصل	او قدِ جنّاکِ مدینہ
أم فی رؤیا نا ھٰذا	الآن نراکِ مدینہ
ارسالِ طن ہو پہر کاش	یون ہو امساکِ مدینہ

درمانِ فقیر مسموم زہرِ گناہان
بس ہے تریاکِ مدینہ

ہے مجکو اشتہاکِ مدینہ منورہ — ہو جاؤن کاش خاکِ مدینہ منورہ
دیکھے تو ہے سریرِ سلاطین اپنا سنہ — ہو ہمسر مغاکِ مدینہ منورہ
بنجائی شاخِ میوۂ جنت جو ہو نصیب — مسواک یہان اراکِ مدینہ منورہ
منفک نہین ہے سے تو عاشق کے دلسی ہے — کیونکر ہو انفکاکِ مدینہ منورہ
ضرب المثل ہے ذکر مین اور اشتیاق مین — کعبی سے اشتراکِ مدینہ منورہ
کیونکر مدینہ مالکِ نور اسقدر ہو — وہ نور ہے ہلاکِ مدینہ منورہ
بنجائی غازۂ رخِ خوبان اگر کہین — ہات آئی خاکِ پاکِ مدینہ منورہ
معمورۂ عجم سے حزین ہون کہ یار ہے — صحرائے فرخناکِ مدینہ منورہ

ہے عمرِ جاودان جو نصیبون مین اے فقیر
ہے مرگِ بے ہلاکِ مدینہ منورہ

ایسا ہو اب وصالِ مدینہ منورہ — ہو جاؤن پائمالِ مدینہ منورہ
اکدن یہ کہتی ہے کہ ہم آئی مدینہ مین — آتا ہے اب خیالِ مدینہ منورہ
ہے مسکنِ جمیل وہ عالم شبانہ روز — اللہ ری جمالِ مدینہ منورہ
پھر خدا سوالِ حرم ہے خدا سے اور — پھر ہے سوالِ مدینہ منورہ
دیکھ الون کیونکی پہونچنی والونکو اپنی آنکھ — مین کیا کہون مثالِ مدینہ منورہ
بیہوش ہو کے گرتے ہین ذال انکے نور سے — کیا طور ہین جبالِ مدینہ منورہ
فردوس مین ہے عاشقِ طیبہ کو کیا عجب — گر ہو گئی احتمالِ مدینہ منورہ

دیکھی تو اپنا منہ در گوشِ پریرخان — ہو ہمسرِ سفالِ مدینہ منورہ
محسودِ چشمِ نازِ حسینانِ نازنین — ہے دیدۂ غزالِ مدینہ منورہ
رخسارۂ مدینہ تو ہے روضۂ رسول — اور ہے سبز خالِ مدینہ منورہ
ذوقی ہے امرِ ذوق مدینہ کہاں وہ لفظ — جس سے بیان ہو حالِ مدینہ منورہ
یک ہفتہ میں نہفتہ ہیں اسرار دیکھیے — کیسے ہیں ماہ و سالِ مدینہ منورہ

تا وقتِ انتقال فقیر اب تو ہند سی
بہتر ہے انتقالِ مدینہ منورہ

کیا کچھ ہے احترامِ مدینہ منورہ — سلطانِ جہاں ہیں غلامِ مدینہ منورہ
رہتا ہوں ان کو تہا کی جب تیرے سامنی — لیتا ہے کوئی نامِ مدینہ منورہ
ہر صبح صبحِ عید ہے شہرِ رسول میں — ہے رشکِ صبح شامِ مدینہ منورہ
اس غم میں نیند آئی تو کیوں آئی اب مجھے — اک خواب تھا قیامِ مدینہ منورہ
گھبرائی کیونکی گوشہ نشینی سی میرا دل — ہیں یاد ازدحامِ مدینہ منورہ
کیا رات تھے وہ ہائے کہ کہتی تھے ہمسفر — کل ہو نگا قیامِ مدینہ منورہ
گرتے تھے بامِ ہوش سے دل جگہ دور سے — پیشِ نظر تھے بامِ مدینہ منورہ
پانی سے وانکی سیر ہے دل اس سے ہو تو ہو — ہو ہے سیر خاک جامِ مدینہ منورہ

شب زندہ دار ہند سے بہتر ہے ای فقیر
ہر صاحبِ منامِ مدینہ منورہ

باغِ رضوان ہے مدینہ طیبہ — راحتِ جان ہے مدینہ طیبہ
جانِ انسان ہے مدینہ طیبہ — شہرِ جانان ہے مدینہ طیبہ

کوئی لیجائی مجھے اور چھوڑ دی — اور کہی یہان ہے مدینہ طیبہ
میری ان انکھوںسی اک لحظہ بھی کیون — ہائی پنہان ہے مدینہ طیبہ
قالب ارض و سماذی روح ہین — دیکھلو جان ہے مدینہ طیبہ
(یعنے آسمان زمین مین مدینہ مثل جان ہے ۱۲)
یوسف عرفان ہے وہان قبر رسول — مصر عرفان ہے مدینہ طیبہ
بنتی ہین عامہ ہے اتقی الناس وہان — جائی اتقان ہے مدینہ طیبہ
گر کہو فردوس دنیا مین نہین — کیون نہین ہان ہے مدینہ طیبہ
بہر ثقل و خفت ایمان خلق — کیا ہے میزان ہے مدینہ طیبہ
جابجا نازل ہوئین ہان آیتین — دار قرآن ہے مدینہ طیبہ
ہین فرشتی جسکے مرغان چمن — وہ گلستان ہے مدینہ طیبہ
شکل طیبہ مین ہدیہ خلق کو — لطف رحمان ہے مدینہ طیبہ
وہ کتاب رحمت ایسی مولیٰ دکہا — جسکا عنوان ہے مدینہ طیبہ
(یعنی ذات رسول ۱۲)
گرد ہین جن و بشر و حش و طیور — چون سلیمان ہے مدینہ طیبہ

ای فقیر اللہ کا مخلوق پر
فضل و احسان ہے مدینہ طیبہ

دل سی جدا نہین ہے مدینہ منورہ — کیا جائی دلنشین ہے مدینہ منورہ
محبوب عاشقین ہے مدینہ منورہ — مرغوب زائرین ہے مدینہ منورہ
انوار مسلمین ہے مدینہ منورہ — اور نار کافرین ہے مدینہ منورہ
ملجای مذنبین ہے مدینہ منورہ — واللہ حصن دین ہے مدینہ منورہ
کیا امن مومنین ہے مدینہ منورہ — قہر منافقین ہے مدینہ منورہ

وہ کون ہے جو آپ کا عاشق نہیں یہاں ⁂ مقبول عالمین ہے مدینہ منورہ
شیدائی حسن جسکی ہیں امصار اور بلاد ⁂ وہ دلبر حسین ہے مدینہ منورہ
اک لحظہ کب ہے دیدہ زوار سی وہ دور ⁂ گو وہ کہین کہین ہے مدینہ منورہ
نور نبی مدینہ سی تا غرب شرق ہے ⁂ خورشید بر زمین ہے مدینہ منورہ
اللہ ری زمین تری قسمت کہ تو مکان ⁂ ہے اور ترا مکین ہے مدینہ منورہ
کیا ہی یقین ہیں اہل ہیں جو بہشت گئے ⁂ اور اسپہ بالیقین ہے مدینہ منورہ
اہل مذاق کو یہ عجم سر بسر ہے عیش ⁂ اور مثل انگبین ہے مدینہ منورہ
تدویر ارض کیجے جو خاتم کی شکل فرض ⁂ اوسکی لیے نگین ہے مدینہ منورہ
رحمت قرین ہے اونکی کہ نعم القرین ہین وہ ⁂ جن سی بہت قرین ہے مدینہ منورہ

ہندوستان مین یاس ہے راحت سے ای فقیر
چل راحت حزین ہے مدینہ منورہ

عالی ہو کیوں نہ جاہ مدینہ منورہ ⁂ محبوب حق ہین شاہ مدینہ منورہ
دجال کے مجال کہان جاسکی وہان ⁂ وہان ہین ملک سپاہ مدینہ منورہ
دائم منورہ صفت طیبہ کیون نہو ⁂ ہے بے کسوف ماہ مدینہ منورہ
بالید گی حسن ہے ہر دم تو کیا عجب ⁂ گردون بنی کلاہ مدینہ منورہ
آہن صفت ہے عاشق کو مدینہ دل ⁂ اور کہربا ہے کاہ مدینہ منورہ
یارب عذاب و فتنہ دارین سے مجھے ⁂ حاصل رہے پناہ مدینہ منورہ
اوڑ جائی کیون نہ نیند کہ یاد آتے ہین مجھے ⁂ لذات انتباہ مدینہ منورہ
پوچھا جو دلسی باعث منور جہان کا پھر ⁂ نکلے صدا کہ آہ مدینہ منورہ

پھر گریبانِ ہند کو چھوڑ ای **فقیر** تو
پھر تو ہو اور راہِ مدینہ منورہ

ماہ رو ہین عاشقِ ماہِ مدینہ طیبہ … سنبلین ہو طالبِ کاہِ مدینہ طیبہ

با ادب استادہ ہی ہیبت سے وہان سرو قد … زرد ہین گل رو بدرگاہِ مدینہ طیبہ

عاشقِ چاہِ زنخدان کب ہین عاشق مزاج … دیکھہ پائین وہ اگر چاہِ مدینہ طیبہ

سایۂ حسن قدم حسن محمد ہے کہ یہان … ہر حسین ہے عاشقِ شاہِ مدینہ طیبہ

حسن جنت کو ان آنکھون سے نہ دیکھون جب تلک … کیا کہون امثال و اشباہِ مدینہ طیبہ

باب سے یوسف زلیخا ہو گئی گویا جو وہان … مین بھی ہون دربانِ درگاہِ مدینہ طیبہ

جان ہوا ہو جائے اکدن کاش رہ کر وہان … دل ہوا ہے کہ ہوا خواہِ مدینہ طیبہ

وقفِ آہ و نالہ ہین جن ہو تو سو ہر عشقباز … وہ ہین وقفِ نالہ و آہِ مدینہ طیبہ

سورۂ قرآن و انوارِ حق و جبریل ہے … اللہ اللہ عزت و جاہِ مدینہ طیبہ

ہم ضعیفون کو خدا پہنچائیگا ہے یک … کیون نہ بیٹھے ہین سرِ راہِ مدینہ طیبہ

یا بجنے سیر کے دعا پھر بھی ہے پھر بھی ہو
ہے **فقیر** اور وہ درِ شاہِ مدینہ طیبہ

دیکھا نہ کچھ بھی ہای مدینہ منورہ … اللہ پھر دکھائے مدینہ منورہ

کیونکر نہ کہے عاشقِ بیتاب و بیقرار … دل مین اگر سمائے مدینہ منورہ

دل کیون نہ کھنچا جائے ہر دم کہ یاد ہے … وہ شکلِ دلربائے مدینہ منورہ

یارب یہان کہین مرے دلکو نہی چین … جب تک نظر نہ آئے مدینہ منورہ

پھر کسکا شاد ہے وہ اس جہان مین آج … جو دل ہو آشنائے مدینہ منورہ

ہیں بے شک بوسۂ لب جو باس مزے کے ہیں
خرمائی جانفزائے مدینہ منورہ

کیا عاشقونکو راہ بتائی کوئی کہ عشق
ہے ساتھ رہنمائی مدینہ منورہ

اہل لوای حمد کا مسکن وہی تو ہے
عالی ہے وہ لوائے مدینہ منورہ

یعنی محمد رسول اللہ
مقدور صبر کیا ہے کہ وہان ہے یہ جا بکی
جس دل مین یاد آئی مدینہ منورہ

یارب وہ کہاد کیسی ہین وہ جنکے عشق مین
ہین جان و دل فدائی مدینہ منورہ

یارب ترے فقیر بہت رہتی ہین وہان
مین ہے تو ہون گدائی مدینہ منورہ

ٹہوکر لگائین افسر کسرے کو کیون نہ وہ
جو سر ہین زیر پائے مدینہ منورہ

اللہ ری وہ ان پہاڑونکی قسمت کو دیکھنا
جن مین ہوئی بنائے مدینہ منورہ

اجرائے اشک چشم ہے بس اب کچھ نہیں
اظہار ماجرائے مدینہ منورہ

اپنے حرم جدائی مین اب کہیے فقیر
کب تک مجھی رولائی مدینہ منورہ

لب ہوں مین اور ثنائے مدینہ منورہ
ہون کان اور صدائے مدینہ منورہ

آنکھیں ہون اور دید مدینہ ہو رات دن
دل ہو مئی اور ہوائے مدینہ منورہ

یہ جسم اور خاک مدینہ نصیب ہو
یہ سر ہو اور پائے مدینہ منورہ

یہ ہات ہون مین اور وہ پر نور جالیان
یہ چشم اور لقائے مدینہ منورہ

یہ پا ہو اور فضائے مدینہ مدام ہو
یہ سیر اور نخلہائے مدینہ منورہ

یارب یہ جان ہو اور مدینی کی موت ہو
فانی ہو اور فنائے مدینہ منورہ

پیشگاہ
ہو آستین ان انکھونپہ اور آستانہ ہو
ہو درد اور دوائے مدینہ منورہ

یہ تشنہ لب ہو اور وہ پانی مزی کا ہو
ہو جوع اور غذائے مدینہ منورہ

کم ظرف مجھا اور مرے یہ آزمائشین … مین اور مبتلائی مدینہ منورہ
وہ عالیہ ہے یا فلہ دیکھے تو اپنا منہ … یہ جان ہو اور فدائی مدینہ منورہ
گویا یہ جسم اور وہ جان ہین ہم مین … دل اور دل ربائے مدینہ منورہ
پھر مین ہون اور رحمت حق مجکو کھینچکر … لیجائی اور دکھائی مدینہ منورہ

یارب فقیر خستہ اور انعام تیرے یہ
مسکین کو اور عطائی مدینہ منورہ

دل ہے شیدائی مدینہ طیبہ … جان ہے جائے مدینہ طیبہ
دل ہی آتی تھی صدا رخصت کے دن … و مدم ہائے مدینہ طیبہ
نار دوزخ سرد ہوئی دیکھکر … جوشش رحمت دریائے مدینہ طیبہ
مردم صد چشم دل ہے بالفعل … یک تماشائی مدینہ طیبہ
کاش مین پھرتا رہون دیوانہ وار … سر بصحرائے مدینہ طیبہ
دیکھکر دل مین زیادہ ہوگئے … وہ تمنائے مدینہ طیبہ
سر بسجدہ ہون کہ پھر آنکھونمین ہو … نور سیمائے مدینہ طیبہ
حق شناسی اوسکا عین ہے جو کہ ہی … یہان شناسائی مدینہ طیبہ
جائین تر ہان اوسپہ بیہوش اگر … خواب مین آئے مدینہ طیبہ
رکھی وہان ہر دم غلاموں کی طرح … مجکو مولائے مدینہ طیبہ

ہے فقیر اس شان لطف کے سبب
دل زلیخائے مدینہ طیبہ

مدینے طالی مین ہمسائہ رسول اللہ … وہ کیا ہی اچھی ہین ہمسائہ رسول اللہ

الٰہی

الہی ونکو ہو محشر مین ظلِ عرش نصیب	جو ہو کی آئی ہین ہمسایۂ رسول اللہ
رہین گے مائدۂ کبریاسی عیش مین وہ	جو ہو کی پیاسی ہین ہمسایۂ رسول اللہ
وہان رہینگے وہ جیرانِ حق یہان جو لوگ	ہمیشہ رہتی ہین ہمسایۂ رسول اللہ
مبارک اونکو حیاتِ ابد بقیع مین ہو	جو مرکے ہوتی ہین ہمسایۂ رسول اللہ
لوای حمد سی ہی ظلِ رحمت اونکی لیے	جو دین والی ہین ہمسایۂ رسول اللہ
امانِ رحمتِ حق سایبان وہان ہے جو یہان	خدا سی ڈرتی ہین ہمسایۂ رسول اللہ
جلائیگی اونہین اللہ کی تجلی ٹھہر	جو بولہب ہے ہین ہمسایۂ رسول اللہ
قرین ہین عالمِ برزخ مین ہے عتیق و عمر	وہ دونون ایسی ہین ہمسایۂ رسول اللہ
کچھہ آفتابِ قیامت کا غم نہین ہمکو	کہ سر پہ رکھتی ہین ہم سایۂ رسول اللہ

فقیر تو ہی نہین ہای ورنہ وہان
ہزارون یہانکے ہین ہمسایۂ رسول اللہ

کیون لائی پہر مدینہ سے یہان بکرو فن کے ساتھ
جو لیگئے تھے وہان مجھے غمخوار بن کے ساتھ
ہجرِ ہلالِ ہیچ نے اس خستہ تن کے ساتھ
ایسا کیا جو تیشہ نے وہان کوہکن کے ساتھ
زہراب آبِ ہند کو پیتی ہین ہای ہائے
آبِ مدینہ پیتے چلے ہم جس دہن کے ساتھ
وہان قربِ اسطوانۂ وود و چراغ تھا
کیا خوش رہین یہان کہین سرو سمن کے ساتھ

میّت کو میرے ہو درِ روضہ اگر نصیب
وہان میرا منہ کوئے نہ چھپانا کفن کے ساتھ

اون جالیون سے طائرِ دل کا یہ حال تھا
ہوتا ہے حالِ صید جو ناوک فگن کے ساتھ

دیوانہ بنکے رہ گیا مین مدینہ مین
کیا باندہ کر مجھے کوئی لاتا رسن کے ساتھ

یارب وہ طوطیان مدینہ ہون اور یہ کان
ہون بیدماغ ہند مین زاغ و زغن کے ساتھ

چلتا تھا جب مدینہ کو مسکین بنکے تو
ای نفس خوش تھے ہم تری ایسی چلن کے ساتھ

ذی ہوش وہ ہین جو اولو الابصار عمر بھر
دشتِ مدینہ مین رہے دیوانہ پن کے ساتھ

جنت سمجھ گئے تھے مدینے کو ہم تو کیون
ایسا ہے حالِ دل تہا ذنابِ حزن کے ساتھ

آنکھون مین پھر رہا ہے جو وہان ہر نگاہ مین
آتا تھا جالیون سی وہ اک نور جبین کے ساتھ

گویا جنان سے دور جہنم سے ہون قریب
ہجرِ مدینہ مین ہون جو قربِ وطن کے ساتھ

دل میرا عندلیبِ گلستانِ طیبہ ہے

کیا کام

کیا کام اسے خزان و بہارِ چمن کے ساتھہ

عشقِ مدینہ مین یہ خیال آگیا فقیرؔ
کیا شوق ورنہ تہا مجھے شعر و سخن کے ساتھہ

ردیف الیای

ملی جو خاکِ مدینہ خضاب کے بدلے
تو مفت ہو گئے وہ پیری شباب کے بدلے

محال ہے لبِ کوثر ہو وصف مین گویا
پیا جو ہمنے مدینے مین آب کے بدلے

شبِ مدینہ منور ہے مثلِ بدر تو وہان
وہ کیا ہے نور فشان ماہتاب کے بدلے

یہ کیون ہوا سفرِ طیبہ سے قیامِ وطن
بلائی جان ہے سکون اضطراب کے بدلے

شبِ مدینہ کی یاد آتی ہے وہ بیداری
کہ اشک ہے مری آنکھون مین خواب کے بدلے

یہ سوزِ عشقِ محمد ہے حشر مین راحت
امان یہ داغ ہے وہان آفتاب کے بدلے

طلب ہو بحر سے گر مصطفے کو آبِ وضو
تو حاضر آبِ گہر ہوئی آب کے بدلے

یہ غارِ ثور یہ ہے تارِ عنکبوت سے رشک
کہ ہو مین تارِ نظر اوس لعاب کے بدلے

جو نالہ زن ہون صحرا مین ہون بیکسِ عشق
صدائے کوہ نہ نکلے جواب کے بدلے

یہ اونکے رنگ بدل جائینگے قیامت مین
جنہون نے حکم حدیث و کتاب کے بدلے

یہی ہے تو اب مساکین عشق سب ہے وہان
کہ ہو غبارِ مدینہ ثیاب کی بدلے

وہ بحرِ حسن جو محشر مین جوش زن ہوگا
ترنگی چشم دو عالم حباب کے بدلے

جو صرفِ راہِ محمد ہون درہم و دینار
تو ہو مین رجمِ شیاطین شہاب کے بدلے

غنی حلاوتِ دنیا مین بہر نفس مگس
مزہ مین مین ہون مگس فرماب کے بدلے

مدینہ مین یہہ کہا سب نے اپنو لیل و نہار
فقیر خستۂ و خانہ خراب کے بدلے

چھوڑون مدفنِ طیبہ حیات کے بدلے — وہان حیاتِ ابد ہے ممات کے بدلے

کہان نصیب سرِ تاجدارِ لطف خرام — رہِ مدینہ مین پائی حفات کے بدلے

ہدیہ لائی اگر لیلی الف لیل وصال — قبولِ قیس ہو وہ اکی رات کے بدلے

خدائی مژدۂ دیدار تجکو ہمنین ہان — دکھایا نورِ نبی نورِ ذات کے بدلے

اگر ہے مصرِ سخن آج اپ قلمرو مین — تو حمد و نعت ہین نیل و فرات کے بدلے

درِ نبی سی سفر کرکے بہنے ہائی نصیب — لیا عذابِ سقر کس نجات کے بدلے

الٰہی مین تو وہ قربانئے حرم ہوتا — کہ ذبح ہوتا گناہ عصات کے بدلے

دیا زبان کو محمد کے بات نے وہ مزا — مری زبان پہ قند و نبات کے بدلے

جو نکتہ سنج جہان نکتہ دانِ دین ہوئی — تو پائی نکتۂ دل ون نکات کے بدلے

گئے خوا کہ نعتِ رسولِ عالم مین — ملی ہی شاخ جنان محکوہات کے بدلے

نگین ختم سلاطین کے ہیچ باطل ہے — نقوشِ پائی شہ کائنات کے بدلے

جو مدحِ حسن نبی کے لیے اوٹہاون قلم — تو چشم حور ہو حاضر دوات کے بدلے

بیانِ نعت مین کہتی ہی مجہسی میر زبان — نباتِ مصر ہون تیری بات کے بدلے

صفاتِ نیک کہان ہین مجھے نصیب ہے کاش — صفِ نعالِ محمد صفات کے بدلے

جو دم کے ساتھ ہو سنت کا اختیار فقیر
تو پائین ہم حسنہ سیئات کے بدلے

غزل فارسی

بر

بر طیبہ زما حجاب تا کے	این جور درین نقاب تا کے
بی دلبرم اضطراب تا کے	قلب من و انقلاب تا کے
صد الف صلوۃ بر محمد	اکرام من از جواب تا کے
یارب بدر نبی رسانم	مہجوری انجناب تا کے
بے نور جمال او آہ ہے	بیتاب قرین تاب تا کے
دریا در ہوای شہر احمد	سوز دل و التہاب تا کے
بنگر بجہان جمال سنت	ای چشم بخواب خواب تا کے
خاک عتبہ کنم خدایا	بر ما نظر عتاب تا کے
ای نفس حسنین عمر بر باد	بی سنت و بی کتاب تا کے
آنرا کہ مشام روح داند	بوی عجب العجاب تا کے
از جنت روضہ اش بعیدم	حرمانم ازین ثواب تا کے
ای دیدہ تر خیال طیبہ	چون نقش کشتی بر آب تا کے
این قربت ہند و کار و بارش	این دوزخ و این عذاب تا کے
جاروب کش مدینہ شو نفس	این صورت شیخ و شباب تا کے

ای جان قصیر در مدینہ
تسکین تو فی التراب تا کے

مدینے مین جو دیکھا ہے وہ کیا گفتار مین آئی
زبان سی مرد فوقی کسطرح اظہار مین آئی
جبال طیبہ سمجھے غیرت قصر سلیمانی

اگر بلقیس ہے یکبار وہان کہسار مین آئی

مدینی مین رہین ہے غرق کس دریای رحمت مین

کہا نسی اتنے آنسو میری چشم زار مین آئے

ذرا ان جالیون مین جہانک کر دیکہین تو عشاق

کہ پہر ہے دل کسی دام نگاہ یار مین آئی

جو غار ثور پر ہو طاقت گاوزمین کو رشک

عجب کیا ہے کہ نقش مصطفے جس غار مین آئی

محبت کی ترقی مین بہت بیتاب ہو ہو کر

مدینی کے لیئے دل کیون نہ ہر دم پیار مین آئی

امان ہو دیو خورشید قیامت سے جو میرے موت

دیار مصطفے کے سایۂ دیوار مین آئے

حجرہ اہل ایمان عشق احمد ہے تو کیا حیرت

کہ وہان آپ مدینہ کا سہ ابرار مین آئے

نہ آئی خواب مین بہی نیند پہر اوس محو حیرت کو

وہ دار مصطفے جس دیدۂ بیدار مین آئے

دل محزون کو یاد آئی نکیون شہر رسول اللہ

شفا کا غم نکیونکر خاطر بیمار مین آئے

	مدینی سی چلے آئی ہنت مین ہے فقیر افسوس تو گویا چہوڑ کر جنت کو ہم پہر نار مین آئے	

ہمین

مدینہ مین ہوا ہاے یہ بدن مٹے ۔ تو کیون نہ غمسے ہو بی گور و بی کفن مٹے

کہان ہے قند و نبات عجم مین وہ لذت ۔ کہ جو مدینہ مین ہے لذت دہن مٹے

یہ سیر اٹھمین ہے لجا مین اوس عبا مین کا شر ۔ گئی ہوا ہے جو اون جالیو مین چہن مٹے

مدینہ مین تن عریان کو ہو لباس بہشت ۔ لگی ہوئی ہو اگر جاے پیرہن مٹی

درم شمار نجا بینگے وہان تو رو بینگے ۔ پڑہ گئی او نہ یہان جب ہزار من مٹی

زمین طیبہ ہے ہر گلبدن کو بستر گل ۔ نصیب کسکو ہو وہ غیرت سمن مٹے

فدا مین مشک و عبیر او سپہ جو دیتی سے ۔ ہدیہ لائی تہے ہم جانب وطن مٹی

پڑی ہین خاک مدینہ مین اک جہان کے دل ۔ تو کسقدر ہے وہ مرغوب دل فگن مٹی

غش آئی ہے تپ ہجر مدینہ سے مجکو ۔ سنگہا مین لاکی مجہے وہانسی مرو وزن مٹے

یہ کر رہا ہون نبی کی خاک چاٹ کے بات ۔ سخنورو مین ہو کیونکر مرا سخن مٹے

جو گہر بنائی تو جنت مین ای فقیر تو بس
وطن کو چہوڑ مدینی مین رہ کی بن مٹی

غزل فارسی

دل بعجم کے نظری داشتے ۔ گر ز مدینہ خبری داشتے

کاش تن من بنخیل رسول ۔ صورت جذع شجری داشتے

ذیل نبی یافتی گر دل چرا ۔ دست بدست دگری داشتے

بجنت کجا گر جبل مصطفی ۔ بر سر گورم حجری داشتے

گر نشدی رشح مدینہ برو ۔ نخل دلم کے ثمری داشتے

کاش شب وصل دیار رسول
تا بدرش یکنسیم پیک روح
کی شدی آثار مدینہ بعید
رشک شباک در آن شاہدم
طالعی کو جان من اندر فضایش

صبح قیامت سحری داشتے
کاشکے پیغامبری داشتے
آہ دلم گر اثری داشتے
چون نہ مشبک جگری داشتے
کالبد جانوری داشتے

کاش تمنای سفیرای فقیر
روز و شبم در سفری داشتے

پیوستہ ہو جو نعت نبی کی کتاب ہے
وصل ہے جسم رحمت حق جن ثناب ہے
وہ نور حسن خواب مین اعجاز گر دکھای
پیری ہی مین ہے قیام مدینہ ہو گر نصیب
وہ لب ہو نہ لب کو ترجہا منین مین
بحر سفر ہے دیدہ تر مردم اپنی پاس
یہ دل ہوا ور نبی کی وہ انگشت مروہ ہے
کب کائنات کاف لعمرک سے ہو عدل
گر ہو وصل فراق مدینہ نہین تو پھر
قربان ہے جان شیرین او ہے بحر شور پر
محروم جو کہ اوس عتبہ سی ہین غنیا
ہر روز کیون اسیکے نظر ہے مدینہ پر

کیا کم ہو شان کا غدا بر سحاب ہے
ممتاز ہین وہ ثوب نبی کس ثواب ہے
بینا اوٹھائی دیدہ اعمی کو خواب سے
ہر شب ہانکی کم نہو عود شباب ہے
تر ہو چکی یہان جو مدینی کی آب ہے
چل ای نگاہ شوق تو چشم پر آب ہے
مولی بچائی قلب اور انقلاب ہے
ممتاز آج کون ہی ایسی خطاب ہے
ہم بحر جذب ہند ہے کیا کم غداب ہے
جسنے اسی قریب کیا او خجل ہے
بیخوف کسقدر ہین خدا کے عتاب ہے
آفت ہے تاب دل پہ یہ دشک آفتاب ہے

ممکن نہین کہ شاعرِ غالی کو مدح مین … حاصل ثواب ہو سخن ناصواب سے
حاصل ہے اصطفای مضامین مصطفے … دیوان مرا بری ہی غمِ انتخاب سے

کفارۂ ذنوب ہے اسمین تواے فقیر
تحریرِ مدح کم نہین فال کتاب سے

گر سبز کشتِ دل ہو مدینی کی آب سے … محشر مین کیون پھر اسکو ہو خوفِ آفتاب سے
یہان آئی کیون جنابِ رسالت مآب سے … بدلا یہ کس ثواب کو ہمنے عذاب سے
لاکھون سلام مین ہے مرا اس زمین کا شش … ہو جائون ایکبار مشرف جواب سے
کہتی ہی گرمی شبِ ماہ فراق یہان … ٹھنڈی ہی وہانکی دہوپ شبِ ماہتاب سے
پوچھا کسینی اوس درِ مرقد کو یہان تو اسبر … آنسو ٹپک گئے مری چشمِ پر آب سے
جب تک نہو سکون مدینہ مجھے نصیب … یارب کہین سکون نہو اضطراب سے
مین جسمین دیکھتا تھا رسولِ خدا کو ہای … کیون قبلِ حشر کھل گئے آنکھہ ایسی خواب سے
ہین خوش لباسِ خاکِ مدینہ سی بے نصیب … زینت ہے اونکو ثوب سے ہمکو ثواب سے
کیون مدفنِ بقیع سے محروم رہگیا … شورِ فغان ہے اس دلِ ناکامیاب سے
یارب ہے علاقہ دل مصطفے کے ساتھ … قایم ہے لبِ خیمۂ دین اس طناب سے
بیزار ہین جو سنتِ احمد سی اشقیا … گویا جُعل ہین مرتی ہین بوے گلاب سے
راہِ مدینہ سے جو منحرف ہوگئے قدم … امید خلد ہو گئے اس ما تراب سے
بیتاب مہرِ روے محمد ہوگئے تاب … چھِن جائیگی یہ تاب جب اس آفتاب سے
فصلِ بہار و بابِ گلستان عجب ہے آج … میری کتاب نعت کے ہر فصل و باب سے

ہردم حساب عقد انامل سی لے فقیر

گر خوف ہے محاسب و زِ حساب ہے

مجکو رستا بتا دیا کس نے — اور مدینہ دکہا دیا کس نے
آبِ طیبہ پلا دیا کس نے — ذوقِ ایمان بڑہا دیا کس نے
سجدِ خاص مین عنایت ہے — سر ہمارا جہکا دیا کس نے
تشنہ لب جسکی عمر بہر تہے وہی — ہمین زمزم پلا دیا کس نے
کر دیا جسنے ہمکو یہان بیخود — تجکو عطر اے صبا دیا کس نے
ق
عشقِ محبوب کا مزا ای دل — تجکو کیا کچہہ دیا دیا کس نے (یونہی مدینہ نے دیا)
تجکو اللہ نے دیا یہ مزا — اور اوسکے سوا دیا کس نے
تربتِ پاکِ مصطفے مین ہائے — قبل محشر جگا دیا کس نے
تہی مدینی مین کسکے بو یا رب — ہوشِ دل کو اوڑا دیا کس نے
رحمتِ حق نہتے تو احمد سی — دل ہمارا لگا دیا کس نے
تہا وصال مدینہ شربتِ قند — زہرِ ہجران ملا دیا کس نے
جو تہا ہجرِ طیبہ غول تو پہر — طفلِ دل کو ڈرا دیا کس نے
جب سے اون جالیون نے آنکہو مین — دل ہمارا لیا دیا کس نے
دردِ عصیان نین سر کو وہان کا غبار — مثلِ صندل لگا دیا کس نے

مدعائی دلی فقیر تجہے
یہ بغیر از خدا دیا کس نے

بقیع پاک مین روح مدن گیے ہوتے — تو دل سی شدتِ رنج و محن گئی ہوتی
نگاہِ شوق کہان جا تے پہر خدا جالی — جو میرے آنکہہ سے جالی سے بن گئی ہوتی

جو آبِ چاہِ مدینہ بھی پیتے عاشق لوگ
تو کیوں نہ حسرتِ چاہِ ذقن کیے ہوتی

نہ ہوتا کچھ دلِ یعقوب کو غمِ یوسف
جو وہاں وہ نکہتِ گل پیرہن گئی ہوتی (حضرت یوسف کا)

یہ رشک تھا کہ ملیحہ ہے آپ محوِ جمال
نگاہِ شوق کی جالی سے چھن گئی ہوتی (خوشبوئے رسول اللہ)

یہ رہتی صحبتِ ہر گل سے بیدماغ ضرور
اگر مدینہ کو بادِ چمن گئی ہوتی (وہاں ۱۲)

فقیر کب کا مدینے میں تو بھی جا رہتا
جو تیری کسی پہ حبِ وطن گئی ہوتی (عجم کے ۱۲)

نظرِ شوق کو اللہ رسائی ہوتی (یا اللہ)
آنکھ جالی درِ احمد کے بنائی ہوتی

میں بھی گر خاکِ درِ مسجدِ احمد ہوتا
تو مری کاسکو پھر وہاں سے جدائی ہوتی

مصر پھر پاتا نہ تا جو زلیخا کو وہاں
خواب میں شکلِ مدینہ نظر آئی ہوتی

ق

کھلتے زنجیرِ درِ روضۂ انور سے ذرا
دلِ عشاق کی تب عقدہ کشائی ہوتے

قدر بھی روح کو ہوتی یہ خوشی بھی لا وسدم
جسم میں کاسکو پھر جان سمائی ہوتے

وہاں سگِ کہف ہے ابرار میں رب باحسن طور
خاکِ طیبہ میں مرے خاک ملائی ہوتے

زندگی تو مجھے پھر ہند میں لے آئی فقیر
کاش مجھ کو وہاں موت بھی آئی ہوتی

سرورِ وصل میں ہنگامِ وصلت آہ و زاری تھی
مگر کیا کچھ تھے وہ جو وقتِ رخصت آہ و زاری تھے
نظر آتا تھا جب تک وہ برجِ سبز روزِ بہجت
تو پھر پھر دیکھتی تھی اور بشدت آہ و زاری تھے
وہاں ہر سنگدل محروم تھا رونے کی لذت سے

نصیب اپنے وہ سولی کی عنایت آہ وزاری تھے

کہین گے رونی والی دیکھکر کشت شفاعت کو
سراسر اپنی حق مین ابر رحمت آہ وزاری تہی

وہان ہر مرد وزن ہر عاشق ومعشوق روتی تہے
در محبوب عالم پر بکثرت آہ وزاری تہے

وہان جب کوئی روتا تہا ہزارون کو رولاتا تہا
دکہاتی اک عجب تاثیر رقت آہ وزاری تہی

اہی اک جوش گریہ ہی کہ دوسرا اور جوش آیا
ترقی مین وہان ساعت بساعت آہ وزاری تہی

اگر وہان عمر بہر روتا ہی رہتا مین تو خوش رہتا
یہان شادی سی وہان پر ذوق ولذت آہ وزاری تہی

فقیر اپنا تو دل وہان بہر رہا تہا شور افغان سے
مگر مخفی پئے آداب حضرت آہ وزاری تہی

سفر کا غم نہ کچھہ خوف سفینہ یاد رہتا ہی
وہان جا کر تو بس مکہ مدینہ یاد رہتا ہی

ملا جب خاک طیبہ مین یہ دل وہ کیون نہ یاد آئی
کہ ہر انسان کو گنج دفینہ یاد رہتا ہی

الٰہی پہر ملے صف نعال مسجد انور
غلامون کو ترے اپنا قرینہ یاد رہتا ہی

مدینے کی

مدینہ کی گلیم فقر مین جسکو مزا آجائے
توکب پشمینۂ و ابریشمینہ یاد رہتا ہی

مدینے مین وہ ہوجاتا ہی خالص دل کہ غیرونکی
نہ الفت یاد رہتی ہے نہ کینہ یاد رہتا ہی

وہ کیا جانین کہ جو ذیقعدہ کو خالی سمجھتی ہین
ہمین تو وہ زیارت کا مہینا یاد رہتا ہی

چلا جاتا ہی دل اون جالیونمین سے کہان یارب
کہ اوسکو پھر نہین آرام سینہ یاد رہتا ہی

وہ صحرا او جبال اور سنگریزی ہین مدینے کی
کہ وہان سلطان کو کب ملک و خزینہ یاد رہتا ہی

کہین یہ جان ہمکو اس لیے شیرین ہوئی شاید
کہ ہردم اسکو خرمائے مدینہ یاد رہتا ہی

مدینے کی خوشی ہی ہند کی ظلمت مین ایسی یاد
کہ جیسے قبر مین عاصی کو جینا یاد رہتا ہی

فقیر امید ہی اکدن مدینے مین سکون ہوگا اگر یون ہی مدینہ پر سکینہ یاد رہتا ہی	انشاء اللہ المستعان

اب تو طاقت نہین جدائی کے لی او طبی باد اگر نصیب مین ہو ہو رسائی مدینہ تو اید ل	ساعت آئیگی کب رسائی کی کیا شکایت شکستہ پائی کی گر تمنا ہے پارسائی کی

ہوا جو غنچے اودھر مائل
کیا ہے سرکش نے کج ادائی کی

کیونکے ہو آشنائے بحر سفر
جسنے دنیا سے آشنائی کی

ہر مطیع رسول نے کیا خوب
نفس امارہ سے لڑائی کی

ہے سلاطین دہر کو حسرت
در محبوب پر گدائی کیجے

مفت ہے نقد جان و دل کے عوض
جنس بازار مصطفائی کی

جالیون نے پہنسا کے دل میرا
غم دنیا سے کیا رہائی کیجے

آب طیبہ نے ہر کدورت سی
داد کیا قلب کی صفائی کی

کیون نہ نکلے در محمد پر
تو نے ایجان ہو فدائی کیجے

کوئی چشم شباک روضہ سے
سیکھ لے طرز دلربائی کی

تجھکو کہکر سگ مدینہ قسیم
شرم آتی ہے خودستائی کی

ہمائے صبر یہان مذبوح تیغ بیقراری ہے
دل اپنا اور یہی مجروح تیغ بیقراری ہے

کہان ہے تیز مرکب یل نار شوق سے اپنے
کہ تیزی جسکی آب روح تیغ بیقراری ہے

الٰہی جلوہ فرما ہو کہین سلطان وصل اب تو
کہ کب سے حصن دل مفتوح تیغ بیقراری ہے

اوٹھائین کیون نہ لاش اوسکے فرشتے دوش پر اپنے
جو یہان مقتول اور مطروح تیغ بیقراری ہے

لب ہاں خوردہ ہی خون جگر کی شکر ہین یہ تیغ
فقیر اپنا جگر ممدوح تیغ بیقراری ہے

ہے مطلع تجلی مولای مصطفے
وہ آئینہ ہے قلب مصفاے مصطفے

اللہ ہے منتہای تمنای مصطفے
یون منقلب الف سے ہوئی یای مصطفے

کیا شبنم گناہ جہان ہے جو حشر مین
ہو وقت عذر جوش مین دریاے مصطفے

وہ اتنی کثیر ہے کہ ہوجاے رست بین
احول ہے دیکھی جو قد بالاے مصطفے

اوسکو جمال رخ کیون اصطفا نہو
شامل ہے اسم طور مین ہے طای مصطفے

دنیا کی عقل ہے ضرر دو جہان مجھے
میرا تو سود محض ہے سوداے مصطفے

آباد ہو جبھی دل ویران ہند بھی
ذرات مین ہون ور وہ صحراے مصطفے

یہ دل ہوا غنی کی انگشت مہر قسے
تب جا وقا ہی ہمپا اطغنای مصطفے

احول ہے ہر ذرہ پہ سکی وہی نظیر
دیکھی جو شان صورت یکتای مصطفے

یارب خبر ہو شاہ بہشت مدینہ کو
جلتا ہے نار ہند مین شیداے مصطفے

اتاج لطف خالق اکبر ہوای فقیر
صغرای دل ہو گرے کبرای مصطفے

اللہ اللہ اصطفای مصطفے
قلب قرآن ہے ثنای مصطفے

ظل رحمت خلد مین کیونکر نہو
شامل طوبے ہی طای مصطفے

ہے تماشاگاہ چشم جان و دل
واہ شہر دلکشای مصطفے

ای دماغ روح ظل ریح قدس
ہے وہ زلف عطر سای مصطفے

چشم خفاش سعاری دل کہان
اور کہان مہر ضیای مصطفے

پایۂ عرش اتو بات آجائیگا — رہنما گر بات آپنے مصطفےٰ
بلبل باغ قدم ای گوش دل — ہے حدیث خوش نوائے مصطفےٰ
ہیرا ایمان اور یہہ ہیرا امتحان — دل مرا اور مبتلائے مصطفےٰ
ہم فرشتے کسطرح بنجائین آج — خادم خلوت سرائے مصطفےٰ
آشنائے بحر دین حق ہی وہ — یہان جو دل ہی آشنائے مصطفےٰ

کاش اوڑ جائون یہان سے ای فقیر
سر مو میرا اور سوائے مصطفےٰ

نحن لا نحصی ثنائے مصطفےٰ — خود ثنا خوان ہے خدائے مصطفےٰ
صبح امید نجات عاصیان — خندۂ دندان نمائے مصطفےٰ
ہی مساکین محبت کی لیی — خوان سنت پر صلائے مصطفےٰ
ہی ندائے غیب مرد ہی ہین — آپ روپوش ندائے مصطفےٰ
رکھتی ہی مشتاق کوثر دلکو یہان — لذت دست عطائے مصطفےٰ
سو مبارک اونکو بیداری دل — خواب مین یہان جنکی آئی مصطفےٰ
کیا ہی داعی قرآن خاص حق — خلق مین قرآن لائی مصطفےٰ
کیون نہو بالائے جنات النعیم — ہی سر فردوس جائے مصطفےٰ
عاشق یوسف زلیخا کیون نہو — ہی رخ یوسف مین پائی مصطفےٰ
کیون نہ ہر دم ساجد قائم رہی — عاشق آن و ادائے مصطفےٰ

شل آہ نارسا ہون ای فقیر
دیکھی کب ہون رسائے مصطفےٰ

اول

اول خلق عالمین ہے وہی نور مصطفے
گرچہ اخیر مرسلین ہے یہ ظہور مصطفے

شاکر کردگار ہی جو ہی شکور مصطفے
اور کفور حق ہی وہ جو ہی کفور مصطفے

سیدنا جمیلنا جارنا خلیلنا
کان لنا دلیلنا کل امور مصطفے

گشت سرور جسم جان حبیب دل رخان
ہست صدور عاشقان جای صدور مصطفے

رہ گئی تہک کے سب ملک پہنچا نہ کوئی وان تلک
جب ہوئی نوکی نوفلاک جای عبور مصطفے

محو خدا ہی اسقدر دیکہا کچہہ ادہر اودہر
رہ گئی طالب نظر حور و قصور مصطفے

حسرت و غم مین روز و شب ہو نہین یہان تو جان لب
دیکہی ہو نصیب کب مجکو حضور مصطفے

روح جسد کو چہوڑ کر مجہی ہی جائے پیشتر
دور ستی مین گر نظر مسکن و دور مصطفے

دم ہی یہان نلینی دی جلد کہین ہے مجہے
سوی مدینہ کہینچ لے شوق و فور مصطفے

دل کو جبہے قرار ہو راحت جسم زار ہو
مدفن جان نثار ہو جای مرور مصطفے

تپ زدہ فراق کو اوسے شفا جو ہو تو ہو
اوسکو کہین سے لا کی وہ آب طہور مصطفے

کچہہ نہ سکے ہو خبر کوئی جیسے کہ جائے مر
دی مجہی یارب اسقدر شوق و سرور مصطفے

ہجر نبی مین خستہ دل ہے یہ **فقیر** بستہ دل
اسکو نہ کہہ شکستہ دل رب غفور مصطفے

کس دلمین عشق سے نہ لگا تیر مصطفے
وہ کون ہے کہ جو نہین نخچیر مصطفے

دیکہا نہین ہے اوسکو مگر جوش عشق مین
پہرتی ہی سیر آنکہونمین تصویر مصطفے

رحمت ہے ہمکو خرمن کفار کو ہے برق
کیا طرفہ شان رکہتی ہی تنویر مصطفے

یارب ہمیشہ قید علائق سے دور رکہہ
اور مجکو رکہہ تو پای بزنجیر مصطفے

گرتی ہی مثل سایہ زمین پر عدو کے دین
پڑتا تہا جنپہ سایۂ شمشیر مصطفے

سنگ و شجر سلام و کلام اوسنی کرتی ہین
انسان کو کیا ہو نہوینگی تاثیر مصطفی

کیا لطف ہے حدیث محمد مین کیا کہون
رہتی ہی دلمین لذت تقریر مصطفی

کیا تاب ہے کہ کوئی مفسر بیان کری
قرآن کی حدیث ہے تفسیر مصطفی

کیا کچھہ خدا ہی خوش ہے محمد سی اے فقیر
تقدیر ہے موافق تدبیر مصطفی

فرقت محبوب نے مارا مجھے
کوئی ملادیجو خدارا مجھے

مین وہ نبی کا ہون دیوانہ کا شر
شیفتہ عالم کہے سارا مجھے

تب زدہ عشق مدینہ ہون مین
کب ہے غم بلخ و بخارا مجھے

دیکھیے دریای غم ہجر کا
کب نظر آتا ہے کنارا مجھے

مین بہی رہون قافلہ مین اک غبار
اتنا ہے ملجای سہارا مجھے

تجکو بلائین گے (برقت سفر) مدینی مین ہم
خواب مین ہو جائے اشارا مجھے

گنبد اخضر سے جدا ہو مین ہای
زہر ہے کیونکر ہو گوارا مجھے

نقد دل و جان جو نبی کو ندون
دونون جہانمین ہو خسارا مجھے

جائون مدینی مین تو پہر یا خدا
ہجر نہو وانسے دوبارا مجھے

سنکے مری جان مین آتی ہے جان
نام محمد ہے وہ پیارا مجھے

شہر محمد مین رہون اے فقیر
ہو نہ کبھی قرب نصارا مجھے

ہند سے جائون مدینی مین تو ہو لتنے خوشی
جسقدر ہونا ہے جنت مین جانی کی خوشی

کیا عجب ہے فرط شادیسی وہان مرجائیین ٭
اسقدر شکلِ مدینہ دیکھکر ہو گئے خوشی
جا لیومنین روضۂ انور کے ہوئین میری ہات
تب تو مین جانون کہ میرے دام مین آئی خوشی
ابتو جینا اور مرنا ہو مدینے مین مرا
جیتے جی وہانسی نہ نکلون تب ہو میرا گے خوشی
جو کہ دل خوش لیکے آتی ہین وہانسے یا خدا
مجکو بہی حاصل طفیل اونکے ہو اب کیسی خوشی
ساکنِ شہرِ محمد خوش رہینگے یون مدام
جیسے جنت مین کبہی دل سے نجائیگی خوشی

قدرتِ حق ایسی شی ہے ای فقیرِ دل حزین
دم کے دم مین آج ہوجائے تری غم گے خوشی

گر نصیب اپنے محمد کے شفاعت ہوجائے
شرطِ الفت ہے یہی جان ہے رخصت ہوجائے
تشنہ کامانِ محبت کے دعا ہے یارب
اوسسے مولی کو محبت ہے فرشتو نکو وفاق
ہو دل تپ زدہ عشق کو طوبی سے خنک
یا خدا خفتۂ و بیدار زبان کو میری

ہے یہ امید کہ عصیان ہے عبادت ہوجائے
مرقدِ پاک سی عاشق کی جو قربت ہوجائے
کہ ہمین پانی مدینے کا عنایت ہوجائے
جسکو یہان ذات محمد سی محبت ہوجائے
راہِ طیبہ مین اگر دہوپ کے شدت ہوجائے
رات دن صلِ علی کہنی کی عادت ہوجائے

ای فقیر اب تو خدا عشق سفر دی مجکو

اور سے سی نسبت کے مجہے نفرت ہوجاوے
نام وطن مصنف ۱۲

مضامین اندرز و عرض حال در حضور پرنور بوقت حضوری از دور

نصیحت ۱۲

یارو جو سفر کے نہین سامان تمہاری
کس کام کے ہین مال و تن و جان تمہارے

اکدن یہ بدن خاک مین ملجائینگے واللہ
اور گہر بہی یہ ہوجائینگے ویران تمہارے

محمل کو مدینی کی لیے اب کہین باندہو
مینی تو بہت کہول دیی کان تمہارے

گہبراتی ہو اس راہ کی چلنے سی جوانون
کیا ہی ضعیف ایسی مین ایمان تمہاری

ق

یارب فدا احمد پہ یہ ہم جا کہین اکدن
ہم خاک نشین آج ہین مہمان تمہارے

مہمانی یہی ہمسی غریبون کے ہے حضرت
لاکہون صلوات ہینی ہون قربان تمہارے

اور آپ جواب ایک ہے فرمائین تو ہمپر
لاکہون ہین اکرام اور احسان تمہارے

مان باپ پہ احسان کرون کیا اس سے زیادہ
کرتا ہون مین اونہی دونونکو قربان تمہارے

کیا شکر ہو اللہ کا یا حضرت احمد
ہم جیسے بہی مجرم ہوئی حیران تمہارے

اب وصل کے شادی ہمین ہر دم ہو مبارک
ہمسے گئے رنج و غم ہجران تمہارے

شکوی تہی جدائی کے ہزارون مرے دلمین
سب بہول گیا قرب مین اے جان تمہارے

یہان آتی ہوا ہو کی مرے جان مقرب
جو آنی ندیتی مجہے دربان تمہاری

بس آپکی توصیف تو ہی کام خدا کا
کیا ہو سکین ہم لوگ ثنا خوان تمہارے

سب کچہہ یہ وہان عرض ہوا بدو سر توجہ ہم
دلمین ہین بہرے سینکڑے نہ ارمان تمہاری

سچ کہتا فقیر آپ کو یہ کس سے ہوا عشق
کچہہ کہتے ہین کیا دیدۂ گریان تمہارے

جسی

جبی سنت مین مسکینے عطا کی　　خدائی سلطنت دی دوسرا کی

مریض ہجر احمد ہون خدا ہے　　مجھے امید ہے اکدن شفا کی

جہا مین آب تیغ مصطفے سے　　ہمیشہ کفر کی آتش بجھا کی

جو کشت بت پرستی تھی جہا مین　　سبھے برق رسالت نے فنا کی

نبی سی جا ہی خالص محبت　　رضا ہی کب یا مین کبریا کی

مثل مشہور ہے نور علی نور　　رخ روشن جبین پر ضیا کی

بشکل صفحۂ قرآن ہے گویا　　وہ صورت ہی محمد مصطفا کی

نقاب حور بن جائی یہ کاغذ　　ثنا لکھون جو چشم باحیا کی

نبی ہر طائر دل کے لیئے جال　　وہ جالی روضہ خیر الورے کی

سلام اونپر خدایا جا کہون آپ　　نہ اونھوا منتین باد صبا کی

یہ ہر کچہ عرض ہان ہو تب مزا ہے　　یہان کیا گو کسینے واہ وا کی

قدم جس جا کہ رکھتی تہی نبی کا شر　　ملی اوس خاک مین یہ جسم خاکی

اگر خاک مدینہ ہات آجائے　　ہوس کیا ہو پہر کیمیا کی

فقیر اب چل مدینے کو یہان سے
تو بی سامانیون کا کیون ہے شاکی

اپنی ہی عیش کا ہر دم جو مزا جاتا ہے　　لذت عشق محمد کو وہ کیا جانتا ہے

کیا ہی تڑپاتا ہون مین مجکو فقیر ایک جاہل　　عاشق حضرت شاہ دوسرا جانتا ہے

کیا وہ کہانگا کوئی مجکو مدینہ ایدل　　یہ دکہانا تو وہ مولی ہی مزا جانتا ہے

جو ہی عاشق مگر اوسکو نہین عشق احمد　　دل لگاتا ہی تو کیا دلکو لگا جانتا ہے

وہان بہشت مین ہے لذات نعیم اوسکی لیے — غم سنت کو جو یہان اپنے غذا جانتا ہے
مین ہے بس جانتا ہون خاک نہ یہ ہے وہ — درد دل کے کوئی کیا خاک دوا جانتا ہے
جسکو جی جانتا ہی جانے ہے وہان اس تیے بس — ہر کوئی تجکو ہی آباد صبا جانتا ہے
بیمزہ تخت نشینی ہے یہان کے اوسکو — جو وہان خاک نشینی کا مزا جانتا ہی

اب نہ کہہ تو مجھے جانی سی نہی ہے فقیر
سے بہت چاہتا ہے میرا خدا جانتا ہی

حرم کو قافلہ جب دم سوار ہو کی چلی — مری بھی خاک الٰہی غبار ہو کی چلے
حرم مین رتبۂ حجاج دیکھا جب دم — فلک کو ایک عمل سو ہزار ہو کی چلے
کمال الفت احمد کہان جو دنیا دار — وطن سی اپنی بہت زار زار ہو کی چلے
خدا بچائی ہمین ایسی گہر کی الفت سے — چلے تو کیا چلے جو اشکبار ہو کی چلی
رفیق بیکسے اپنا ہے کون یا اللہ — کہ اس سفر مین مرا غمگسار ہو کی چلی
درم شماری مین جو رہ گئی گئی نہ وہان — وہ شرمسار بروز شمار ہو کے چلی
وہ جان نثار محمد کے ہیے مقرر مین — جو پہلے بیت خدا پر نثار ہو کے چلے
وہ مثل طفل ہین اطفال کے محبت مین — جو ایک ایک سی ہان ہمکنار ہو کے چلے

فقیر چلنے مین کیا دیر ہے جو تو ہی فقیر
کہین یہ عزم ہے کیا مالدار ہو کی چلے

جو عشق کعبہ ہے دلکو تو ہی خدا کے لئی — مدینہ سی ہی محبت تو مصطفے کے لیے
جو ہی خدا کے لیے مسجد الحرام سی عشق — تو شوق مسجد احمد ہی اوس لقا کے لیے
جمال حق نے یہ اپنی ہی عشق مین گویا — ہماری دل مین وہ جمال نبی دکھا کے لیے

رہینگے دہن صحرا کے کلفتین کیا یاد — پکڑ لے دامن کعبہ ذرا خدا کے لیے
ہوا کمین الٰہی کا چومنے والا — کہ جسنے بوسہ اسود حرم مین جا کے لیے
عزیزو آئی اگر ہات دامن کعبہ — نہ بہول جانا دعا اس شکستہ پا کے لیے
یہ سب بہانے ہین اس نفس کے لیے ای دل — چلے تو چاہیے ساماں کیا گدا کے لیے
اوڑائین عشق مین یہان بضرورت اپنے بال — پر اس سفر سی بہانی ہین اغنیا کی لیے

فقیر مدح کا دیوان تو نی کیا لکہا
یہ نسخہ ہے مرض قلب کے شفا کے لیے

وہ خاک در جو مرا صندل جبین ہو جائے — علاج درد سر جان و دل یقین ہو جائے
عجب نہین کہ بیان کلام احمد سے — یہ بحر شعر ہر اک جوی انگبین ہو جائے
ہماری خاک مین پہر کیونکے بو مشک نہو — جو خاک راہ محمد کے ہمنشین ہو جائے
وہ راستے قد یکتای مصطفے مین ہے — کہ دیکہے دیدہ احول تو راستبین ہو جائے
دل مدینہ مین یون ہے ظہور دین کہ اوسی — جو اہل کفر ہے دیکہے تو اہل دین ہو جائے
نکالدی مژہ یار دل سے عاشق کے — جو شکل خار مدینہ ہے دلنشین ہو جائے

فقیر دیکہیے وہ دن نصیب پہر کب ہو
کہ پہر مدینہ مین خوش یہ دل حزین ہو جائے

یہ دیکہا چاہیے کب آرزو نصیب مین ہے — مدینے کی ہے زیارت کبہو نصیب مین ہے
سلام ہیا نسے تو ہر بار عرض کرتا ہون — مگر یہ دیکہیے کب روبرو نصیب مین ہے
نہوگا پہر ہمین نقض وضوی کا خطر — وہان کے پانی سے بہی گر وضو نصیب مین ہے
رہیگی کاہیکو پہر یاد یہ عفونت ہند — اگر دیار محمد کے بو نصیب مین ہے

نصیب امتِ احمد کو کیون ہنو فردوس
کہ جسکے مژدۂ لاتقنطو نصیب مین ہے

کبھی یہ کہتا ہون ملجائیگا درِ مقصود
کبھی یہ کہتا ہون جنت وجو نصیب مین ہے

الٰہی تار نظر ہوئین اور وہ روزنِ در
جو چاکِ دامنِ دلکا رفو نصیب مین ہے

فراق آبِ مدینہ مین دیکھیی کب تک
ہماری پینی کو اپنا لہو نصیب مین ہے

اوٹھا کے ہمکو مدینی مین چل کہین لیچل
جو جسم کی ہی ایجان تو نصیب مین ہے

حلاوتِ یدِ غلمان ہی گر مدینی مین
وہ دودھ تین ساقی سی اب سبو نصیب مین ہے

الٰہی اب تو یہ ہو گردنِ **فقیر** سی دور
غم وطن کا جو طوق گلو نصیب مین ہے

ہو جسکے دلسی نعتِ پیمبر لگی ہوے
رکہتا ہی کسکی پہر وہ سخنور لگی ہوئی

ای کاش فرشِ مسجدِ احمد سی میرِ خاک
ہو درمیان حجرۂ و منبر لگے ہوئی

عاشق کے سیب خلد سی یاد آئنگی ضرور
شہر نبی کی راہ مین ٹھوکر لگی ہوئی

یارب مبیرے آنکھہ ہی ہوتی وہان کہین
اون جالیون مین جالی ہی نبکر لگی ہوے

امید ہے کہ اب شفاعت سی ہو شفا
دوزخ کو کہنا ہے تو کیا گر لگی ہوے

اصحاب کہف ستی جو فہانۂ رسول
رہتی نہ اونکی آنکھہ ہی دم بہر لگی ہوے

پہنچے جو ایک موی شفیع اہلِ نار تک
رکہی نہ آگ بال برابر لگی ہوے

ہی رشک بوسہ لب حورِ جنان ہمین
منہ سی وہان صراحی اطہر لگے ہوئی

بوجہل و بولہب کے نوالی کے شوق مین
دوزخ کو ہو گئی بہوک مقرر لگی ہوئی

اور حضرت بلال کی مشتاق حورِ خلد
ہی منتظر بہشت کی در پر لگی ہوئی

یہ بات ہے پر دلسی گونی پوچہی ای **فقیر**

دلکو کسو سی ہوتی ہی کیونکر لگی ہوئے

نبی زیارت روشن دل کبھی ایسی تو نہ تھے
لذت ایمان کی حاصل کبھی ایسی تو نہ تھے

ہوئی زوار پہ جو بعد نزول طیبہ
رحمت اللہ کی نازل کبھی ایسی تو نہ تھی

دیکھکر روضہ کو ہر بار کیے لاکھوں شکر
ہمکو آسانی مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی

تھا جو گلزار مدینہ مین صبا کا عالم
کہین وہ حور شمایل کبھی ایسی تو نہ تھی

بزم فردوس تھے کیا روضۂ انور کے حضور
ہمنے دیکھی کوئی محفل کبھی ایسی تو نہ تھی

پھر نظر جائیگی کیا اس در دریا سے وہان
چشم گریان مری بیدل کبھی ایسی تو نہ تھی

حالت دیدہ و دل آہ و بکا سی دم ہجر
تھی جو اوس روضہ سے بل بل کبھی ایسی تو نہ تھی

جیسے اب دیدۂ باطن کے نظر تیز ہوئی
ہو گی جالی کے مقابل کبھی ایسی تو نہ تھی

ہمسے جون جون ہوا نزدیک مدینہ واللہ
جو خوشی تھی سر محمل کبھی ایسی تو نہ تھی

یہ زیارت کا اثر ہے کہ مری جان حزین
نعت محبوب مین شاغل کبھی ایسی تو نہ تھی

جبر نقصان ہوا مدح محمد سے فقیر
کہ طبیعت مری کامل کبھی ایسی تو نہ تھی

رمز حق جو کہ مصطفےٰ سمجھے
عقل کل ہی وہ رمز کیا سمجھے

درد عقبیٰ کو جو دوا سمجھے
کیون نہ وہ موت کو شفا سمجھے

چھوڑکر طیبہ جو ہند مین جا بسے
کیا ہی بیجا کو ہم بجا سمجھے

شکل زائر ہے جو کہ جلتی مین
پارسا کو وہ نارسا سمجھے

آج قدر شریعت ذی قدر
جو نہ سمجھے اوسی خدا سمجھے

نظر آیا جو خواب مین فردوس
ہم مدینہ رسول کا سمجھے

آج جس مین سما رہا ہی وہ نور	ہم تو اوس ارض کو سما سمجھے
ذرّے ہین تجھ کعبہ سے جو غنی	اس ادا کو وہ کیا قضا سمجھے
شوق سے کہائی میوۂ جنت	ورد سنت کو جو دوا سمجھے
پیرِ سنت کی باریابی کو	جو برا سمجھے وہ برا سمجھے

سجدۂ شکر نعت مین ہے فقیر
تری خامہ کے ہم ادا سمجھے

عشقِ جانان کو جو اس جان مین رکہہ لیتا ہی	نقدِ عرفان کو ہمیان مین رکہہ لیتا ہے
پنبۂ عطر ہے گویا سخنِ بزمِ رسول	اسکو جو سنتا ہے وہ کان مین رکہہ لیتا ہے
تختِ شاہے پہ وہ پاپوش ہے مارے کیسے	جو قدم طیبہ کے میدان مین رکہہ لیتا ہے
عاشقِ حسنِ رسول آنکہہ کے آگے ہر دم	خلد کو رونقِ ایمان مین رکہہ لیتا ہے
کس غنی سی یہان انسِ و فتنہ فسوس	دلِ انسان کو نسیان مین رکہہ لیتا ہے
پنجگانہ مین جو جبر کہتا ہی نہین خاکیہ سے	کیا وہ سرپنجۂ شیطان مین رکہہ لیتا ہے
نالۂ عشقِ الٰہی نہین اس نے مین تو کیون	ہر نویسندہ قلم کان مین رکہہ لیتا ہے
دیدۂ روزن جبرئیل مین وہ اثر ہے کہ وہین	دل کو اک جنبشِ مژگان مین رکہہ لیتا ہے
مکتفی خواب پہ ہے وہ انکی یارت سے جو یہان	فرض روزے ہے وہ شعبان مین رکہہ لیتا ہے
بدِ مشتاقِ حرم رہتا ہے بی چین ابدل	جب قلم کو تو قلمدان مین رکہہ لیتا ہے
ہین غزالانِ حرا گاہِ جنان یا کہ فقیر	غزلین نعت کی دیوان مین رکہہ لیتا ہے

غزل مثلث ہندی در عشقِ رسولِ عربی علیہ صلوات من اللہ الغنی

رسول اللہ کے جدل مین ہر دم بیقراری ہے		قرار جنت الفردوس کے تدبیر ساری ہے
	وہ دو دولتمند دین ہے جسے انعام یاری ہے	
دلین ہے کے جا رسول اُور دُسول بہر توار		رکھوں امین آپنا سدا بہکیری بھلیس
	دربار شاہ مین عزت ہمار خاکساری ہے	
جا کے مَن مین رچ رہے احمد جی کی پیت		وہن حَن ہے دکہہ مین رہ اور سکھہ ہو کے وارت
	وہی عاشق ہے جو مثل ابی ذر غفاری ہے	
سانچی ولکے بات ہے سانچا ہے وہ ہے		وا کے سُنّد بول پر واروں اپنا جے
	کلام مصطفے ہے جو کلام پاک باری ہے	
دیکھین دیس رسول کا تو سُد بُدھ جاوین بھول		جس کارن ہم ہو رہین وا کے دھول مین دھول
	ہماری حق مین بہو جو وہاں کے ہوشیاری ہے	
ہای مدینہ دور ہے تو چین کہان سے ہو		ات لگنا کے نَیون ہے تو نیند بادی کھو
	ہمین تو زلزلہ یہان جنبش یاد یار کی ہے	
بستر دھہ سجا کے جو اترائے آج		نینہ نی کے کا بلے اوڑے ہے اوت لاج
	یہان ہر اہل سنت اس لباس فقر مین عاری ہے	
پوری ہو من کامنا اور نت ہو وہی چلیز		یا رب نبی مسجد مین رہا کرون من نین
	ہمین اوس معبد مختار کے بے اختیاری ہے	
تج کر باٹ رسول کے جو کرتے مین پاپ		اُن من سیر ہو یہان آجاوت ہے تاپ
	فقیر اس ملک مین اک تو ہی تلمیذ بخاری کا ہے	
انکھو مین اپنے پھرتے ہے شکل مدینہ کیا بھلے		شکر خدا ہزار بار امر خفے ہوا چلے

ہوگی وداع جان کو یہاں شکوہ ہجر کیوں ہے یہ — جسم کی قید چہوڑ کر راہ مدینہ کیوں نہ لی
عشق نبی سے نرم دل جو ہوئی ہے مدینہ مین — بستر سنگ و خشت ہی غیرت فرش مخملی
بوسہ جو تہا نصیب گو یا مدینہ مین کہین — منہ سی لگین صراحیاں جنکا ہے رنگ صندلی
نخل مدینہ کی ثمرات لگی ہزار شکر — شاخ امید دل مری خوب مدینہ مین پہلی
صورت بو کے گل اڑا ہوش و خرد میرا اودہر — پائی گل مدینہ کی تجکو صبا جدہر گلی
گہستی ہے گستی ہوتی محو جالیوں مین کبہی تو — اسقدر اہی نگاہ شوق انکہہ وہان نہ کیوں ملے
مہر مدینہ ہے مدام گرم ہر دل ہو مستفید — پہر تو یہ قلب پر گناہ عکس نبی سے ہو ولی
نالۂ دل مرا رسا کیونکہ ہو ہے سبز تک — ایسی دنی کو کسطرح سہل ہو رتبۂ علی
ہائی ہزاروں اغنیا کیوں نخلی مدینہ کو — دیکہو تو انکو ایک بیک کے قضا ہے لیچلے

ہوگی مدینہ سی جدا دل سی وہ کیا نکل گیا
کیا کہوں اے **فقیر** ہائی ستی ہی مجکو بیکلے

بی مدینہ آہ و زاری رہگئی — کیا ہے دلکو بیقراری رہگئی
پہر وہ دل ہوگا جہانمین کسکا یار — ایک کی ہی جس دلمین یاری رہگئی
اب کہاں نظارہ گو ہو نصیب — اب تو باقی اشکباری رہگئی
اب کہاں طیبہ مگر انکہوںمین وہ — یاد صورت پیاری پیاری رہگئی
خاکساران مدینہ وہ ہوئی — او ہمین جنکی خاک ساری رہگئی
ہم چلی آئی مدینی سی تو کیا — جان گویا وہان ہماری رہگئی
کشتی نظارہ جائیگی جو یوں — چشم ترکی نہر جاری رہگئی
ہند سی بچکر جو ہم پہر آگئے — کاہیکی پرہیزگاری رہگئی ❊

یا تو آتا تھا نظر شہر حبیب	یا کہ پیہم ہی پھر انتظاری رہ گئی
کسوت اپنی خاک طیبہ دیکھکر	اس تن عریان سی عاری رہ گئی
حسرت دیدار صحرا و احد	دلپہ میرے سیل سی بہاری رہ گئی
پہر وہان جانی مین ہے امید و بیم	پہر وہی تپ کپکپی سے باری رہ گئی
آہ دل و آنکھی ہے لب اے فقیر جان بیکس کی ہوا ہی رہ گئی	

شکل مدینہ آنکھ سی دلمین اوتر گئی	کیا چیز تھی کہ دونو کو بیتاب کر گئی
جب یہ نگاہ شوق دریار پر گئی	کیا دم کی دم مین کلفت راہ و سفر گئی
گذری جو روز ہجر مدینے مین کیا کہون	گویا دم وداع قیامت گذر گئی
عمر دراز کی جو تمنا تھے خلد مین	اے جان تو بھی کیون نہ مدینے مین مر گئی
اون جالیون مین جہانک کے کہتی تھی چشم دل	کیونکر کہون کہ میری کہان تک نظر گئی
رونی نے ایکدن جو مدینہ دکھا دیا	اس یم مین کشتی نظر چشم تر گئی
کیا نور ہی وہ جوہر گوہر سے جلوہ گر	ہر جا ہی جسکی تابہ نظر مین خبر گئی
مجنون کی شکل پہر دل مفتون ہے بیقرار	لیلی جمال لیلی مدینہ کدہر گئی
رہتا تھا کہ کحل بصیرت ہی مجھ نجاہی	خاک مدینہ جب مرے آنکھون مین بھر گئی
تھا دلکو صبح وصل مدینہ مین کیا مزا	قربان جسپہ لذت خواب سحر گئی
ہر گل ہے اوسکی تہا رخ گل کا چراغ گل	ہر رات شمع روضہ عجب گل کتر گئی
وہان ہر طرف جدا ہر تقدس کی ہی علاف	یا ہر نگاہ شوق زیارت ٹھہر گئی
چل اتو رہ گذر مین محمد کے دن گذار ہ	

یہاں اے فقیر عمر بہت سے گذر گیے

یہ آنکھوں مین مدینے کی کہیں تصویر پہرتی ہے
جو پتلی آنکھہ کے ہر وقت بی تاخیر پہرتی ہے

بیان آب مدینہ کی حلاوت کا ہوا کیا مجہے
کہ لذت کو وہ دل مین مثلِ جوئے شیر پہرتی ہے

کہان وہ گنبدِ اخضر کہان یہ اک دھوان دل کا
عبث برجِ فلک مین آہ بی تاثیر پہرتی ہے

مدینے کی ہوا خوشبو سے یون چلتی ہے اتراکر
کہ گویا ناز سے اک حورِ با توقیر پہرتی ہے

مہوس چل مدینے مین زرِ خالص بنا دل کو
بجاے خاک وہان اوڑتی ہوی اکسیر پہرتی ہے

سفیدی ہر جگہ تعمیر پر پہرتی ہے پر یہان تو
سفیدی مین مرے آنکھون کی وہ تعمیر پہرتی ہے

مدینے مین جوان ہوتی ہے کو یہ روحِ ضعیف اپنے
زلیخا مصر کے گلیون مین گویا پیر پہرتی ہے

مدینہ غافلون کو بہی جتا دیتا ہے سرِ انجام
وہان گویا تلاشِ خواب مین تعبیر پہرتی ہے

مدار اپنی قیام دل کا ہے وہ دورِ برجِ سبز
ہماری استقامت جانبِ تدویر پہرتی ہے

نگاہین

نگاہین جالیو مین یون چلی جاتین ہین پہر پہر کر
کہ گویا انکو ہر دم ڈہونڈتی تسخیر پہرتی ہے

مدینے کا سفر پہر ہے مقدر سے کبہی یارب
مجہے تو ہند مین پہر سو لیئے تقدیر پہرتی ہے

ملا اوس خاک مین اک روز یا اللہ مری خاک
مدینے کی طرف اوڑ کر جو خاک عبیر پہرتی ہے
غبار قافلہ ۱۲

نگاہ محو نظارہ پہری کس طور جالی سے
کہین کب اک طرف سے گردن تصویر پہرتی ہے

قصور اپنا ہی تہا جو ہم مدینے سے چلی آئی
نگاہ رحمت حق کس سے بے تقصیر پہرتی ہے

نیز	فقیر ایسا روان ہے مدح احمد مین قلم میرا کہ گویا گردن کفار پر شمشیر پہرتی ہے	

تری احسان خدایا میرا جی جانتا ہے
جو مدینے مین دکہایا میرا جی جانتا ہے

یہان بہشتی مین بہی وہ لذت نہین مجکو وہان
جو مزا رونے مین آیا میرا جی جانتا ہے

سایۂ روضہ ملا تپ وہ ہجر کو واہ واہ
کیا ہے ٹہنڈا سے وہ سایا میرا جی جانتا ہے

دل ہے جالی نے وہان انکو نہین بس چہین لیا
جب نثاری نے بلایا میرا جی جانتا ہے

جالیون نے ۱۲

مین نہ روتا تہا یہان اتنا غمی سی ہی کبہی
وہان خوشی نے جو رولایا میرا جی جانتا ہے

شدت نور مین محبوب نے خورشید کے شکل
ایسا منہ اپنا چہپایا میرا جی جانتا ہے

حضور ۱۲

رو نما آہی بیان ہو نہین سکتا جو وہان
در مکنون نے چہپایا میرا جی جانتا ہے
ہر دو دیوار روضہ ۱۲

رہ گئیں آنکھیں ہے جالی کی طرح واں جو لگا — جو تماشا نظر آیا میرا جی جانتا ہے

وہاں انکا مضمون کبھی ہو لسنکا کچھہ ملفوظ — وہ زبان تک ہے آیا میرا جی جانتا ہے

کہا کہوں میں دم رخصت جو وہاں تہی حالت — جو معلم نے پڑہایا میرا جی جانتا ہے

اے فقیر اوس محبوب سے اوٹھکر لینی — دلپہ جو صدمہ اوٹھایا میرا جی جانتا ہے

ربط دیکر بدایتوں سے مجہے — کیا زائر عنایتوں سے مجہے

یاد آئی ہے صورت محبوب — شکل قرآن ہے آیتوں سے مجہے

ایکدم یہاں روا نہیں غفلت — مصطفی کی روایتوں سے مجہے

دلمیں حب رسول یا کافی — ملتفی ہو کفایتوں سے مجہے

یا خدا رکھہ جحیم سے محفوظ — وہاں نبی کی حمایتوں سے مجہے

منتہای بقیع میں ہو فراغ — غایتوں سے نہایتوں سے مجہے

شکر یک وہ دی کیا فارغ — کیا سفر کی شکایتوں سے مجہے

رکھی راجی صفت خدا نزدیک — سنتوں کی رعایتوں سے مجہے

آنکہہ کہتی ہی کیا کہوں جو کہا — جالیوں نے کنایتوں سے مجہے

کچھہ ہو ذکر مدینہ ہو یا رو — شوق ہی ان حکایتوں سے مجہے

سینہ میں کا فروغ کافی ہے — علم لغت درایتوں سے مجہے

اب کہاں جو مدد رسول یہ تہا — قرب دین کی ولایتوں سے مجہے

اے فقیر آ گیا مدینہ پسند — بخدا سب خطاؤں سے مجہے

کبھی کو ایسے قاصرِ ہمت تو جا چکے
فرعون کی سی قصر ہین جو بنا چکے

اللہ میری موت مدینی مین آ چکے
شہرِ رسول عشق میرا از ما چکے

دنیا مین آخرت کی نری لوٹتی ہین وہ
جو رنج و درد راہِ مدینہ اوٹھا چکے

یہان جنکی دلمین مثلِ مدینہ ہی جاوین
دل کو مدینہ سی وہ مقرر لگا چکے

کیا اونکو آفتابِ قیامت کا دغدغہ
دل جنکا داغِ عشقِ محمد جلا چکے

ہجرِ نبی مین جان سی ہی جسم دردمند
تکلیف ہے یہ وہان کہین آرام پا چکے

حاضر ہے نقدِ جان مگر آتی ہی مجکو شرم
مدفن بقیع مین کہین اس مال کیا چکے

سوئی مدینہ جان ہوا ہو اگر کہین
جھگڑا ہی منتون کا تری اے صبا چکے

امید ہے کہ سرد ہو دوزخ اگر یہان
آبِ مدینہ آتشِ دل کو بجھا چکے

اون جالیومنین آپ وہ معشوق ہین اسیر
زلفومنین اپنی دل جو ہزارون پھنسا چکے

مجروحِ تیغ جادۂ راہِ مدینہ ہین
تیغِ نگہ سی جنکی بہت زخم کھا چکے

یوسف جمال مثلِ زلیخا ہون بیقرار
آنکھومنین جنکے حسنِ مدینہ سما چکے

ان مہوشون کو صورتِ عاشق نہ آئے نیند
یہ عشق خوابِ ناز سی جنکو جگا چکے

لیلی ہو مثلِ قیس اگر اوسکی خواب مین
یکبار حسنِ لیلِ مدینہ ہے آ چکے

طفلانِ اشک پا رہین وس طفلِ دل کے بس
جس دل کو غولِ ہجرِ مدینہ ڈرا چکے

ہو کاش پھر مدینہ مین یہ عرضِ ناتوان
بس آپ ایکبار ہے مجکو بلا چکے

تو پھر بھی ہند مین نظر آتا ہی ای فقیر
تجکو تو ہم مدینی کا رستا دکھا چکے

وہ خبر دل کو محمد کے خبر دیتے ہے
بے خبر غیر اخبار سے کر دیتی ہے

سایۂ حسن قدم حسن محمد ہی تو صاف
حسن باقی کا پتا شکل بشر دیتی ہے

وہان ان آنکھون مین جو پیدا ہے روضہ کی لذیذ
وہ مزا شیرین کا کسکو شکر دیتی ہے

کیا مدینے کی صراحی ہے وہ فردوس کی حور
ساغر دل کو جو لذات سے بھر دیتی ہے

کیا کہون مرقد احمد کی تجلے کیا کچھ
جلوۂ قربت حق تا بہ نظر دیتی ہے

بحر رحمت ہے نہان روضہ مین اے مردم چشم
جسمین غوطہ تمہین وہ آب گہر دیتی ہے

بوسۂ حور مین یا میوۂ فردوس مین ہو
جو مزا دل کو مدینے کی ثمر دیتی ہے

بی اثر کیون نہو ہم عاصیون کی آہ بلند
سرو کی شاخ یہان کسکو ثمر دیتی ہے

راہ جنت نظر آتی ہی یہین مین فقیر
خاک اوس شہر کی وہ کحل بصر دیتی ہے

کہان سے چین یہان ہو دل تپان کے لیئے
کہ تہا سکون مدینہ سکون جان کے لیئے

مزا ہے مدح محمد کا جس زبان کے لیئے
جہان مین اوسکی مزی میوۂ جنان کے لیے

فدائی راہ مدینہ ہون مین جو مر جاؤن
تو قبر میری ہو اوس راہ مین نشان کے لیے

رہیگا وسعت جنت مین بھی مدینہ یاد
الہی اوسکا ہی نقشہ ہو مرے مکان کے لیے

بیان لذت آب مدینہ کیونکر ہو
کہ چاہیئے لب کوثر مری بیان کے لیے

شفا ہے گوشۂ طیبہ مین جلوۂ مرقد
مریض گوشۂ چشم و رخ بتان کے لیے

لب رسول خدا کے حدیث سی ہمکو
ملا ہے آب بقا عمر جاودان کے لیے

حضور مرقد جان جہان مین کاش اپنا
نقاب جسم نہوتا حجاب بن کے لیئے

زبان کو وہان ہی تمنا ہے کہ رہ جاؤن
زبان و دہان صراحی ہے بے زبان کے لیئے

ہمین مدینہ مین تہا جس نے گاگریہ چشم
کسی نے کب مزی خندۂ دہان کے لیئے

شفای جسم فلاطون جذام کفر سے ہو
بنو منین شہر بیابان عشق اگر کہلجای
عزیز و لیلوان آنکہو نکو لحظہ بہر
مقام امن رسول خدا کا شہر ہے بس

جولانی خاک مدینہ وہ امتحان کے لیئے
وہان کلف وہان ہے سرا استخوان کے لیئے
یہے مدینہ سی لایا ہون ارمغان کے لیے
وہی ہے کانا ہے ایمان کو امان کے لیئے

سوا درود کی کیا ای فقیر بے توقیر
ہدیہ ہو سکے اوس شاہ دو جہان کے لیے

دل ہے یون معمور شوق اوس پاک عمران کے لیے
جیسے کوئی مرتی دم عمر دوان کے لیئے
آب حیوان ہے حدیث احمد انسان کے لیئے
مضطرب حیوان صفت ہین آب حیوان کے لیے
کیا دل انسان ہو یہان سرور عرفان کے لیے
ساغر عمر روان ہے طاق نسیان کے لیے
خار صحرای مدینہ سے رفو ہو جائین وہ
جنکے دل پر زخم ہین مژگان جانان کے لیئے
ہین وہ مدہوش آپ محو گوشہ چشم شباک
اک جہان مفتون ہے جنکے چشم فتان کے لیے
دلمین عشق مصطفے تن پر لباس اتباع
چاہیی ہمکو یہ اس پیدا و پنہان کے لیے
وہان ترازو مین ہے امر سہل سنت ہی ثقیل

یہ سبکباری ہے کافی ثقل میزان کے لیے
(یعنے عمل سنت — اعمال)

گوشۂ شہر نے پائی اگر عاشق مزاج
کب ہو شیدا گوشۂ چشم حسینان کے لیے

کس مزے کی تہی میری کی ضیافت کیا کہوں
پیش تہا خوان شفاعت خواہ مہمان کے لیے
(رسول اللہ صلعم)

اوس جبین پاک پہ قطرے عرق کے وقت وحی
رشک آیات طلاہین روئے قرآن کی لیئے

اونکو ملجائے کہین دود مدینہ منتشر
جو پریشان ہین کسی زلف پریشان کے لیئے

اونکو لیجائی کوئی چاہ و نبے پر جو یہان
ہین غریق معصیت چاہ زنخدان کے لیئے

کون دکہلائی زنان مصر کو مہر عرب
ہو گئین بیہوش جو اوس ماہ کنعان کے لیئے

یا خدا جا کر وہان آنی کی پہر طاقت نہو
چاہیئے درماندگی وہان میری ارمان کے لیئے

سر سبز ذکر مدینہ طیبہ ہے اسے فقیر
چاہیین اوراق طوبی میرے دیوان کے لیے

مسجود کون و مکان ذات رسول عربی کیا ہی گنجینۂ اسرار ہے سبحان الله	شرف ہر دو جہان ذات رسول عربی ہے جو برزخ مین نہان ذات رسول عربی

جرم

رحم ہم افلاک سے بہتر ہے وہ ارضِ پرنور — ہی جہاں جلوہ کناں ذاتِ رسولِ عربی
عینِ اعیانِ دو عالم ہوئی روشن جسدم — ہوئی کمی میں عیاں ذاتِ رسولِ عربی
نا ہی نورِ جہاں ہوئے جو ڈالی او سمین — نظرِ نور فشاں ذاتِ رسولِ عربی
ذکر سی دسکی ہر اک جان میں جان آتی ہے — جانِ عالم کی ہی جانِ جاں ذاتِ رسولِ عربی
کیوں نہ ہو شکلِ محمد کا نمونہ قرآن — جسکو فرمائی بیاں ذاتِ رسولِ عربی
کسطرح امتِ عاصی کو عذاب آئی کبھی — باعثِ امن و امان ذاتِ رسولِ عربی

وصفِ احمد ہو بیاں کس کا دم ہے یہ فقیر
تو کہاں اور کہاں ذاتِ رسولِ عربی

ای میری رب مدینہ احمد دکھا مجھے — وہ پر طرب مدینہ احمد دکھا مجھے
بیدار دونوں آنکھوں سی خواب میں خواہش ہیں — یوں روز و شب مدینہ احمد دکھا مجھے
میری دعا قبول نہیں ہے تو یا خدا — تو بی طلب مدینہ احمد دکھا مجھے
کہتی ہی چشمِ زار کہ اے دل وضو کی ساتھ — چل با ادب مدینہ احمد دکھا مجھے
اللہ مجکو کعبہ اطہر یہ کر نثار — پھر اوس سبب مدینہ احمد دکھا مجھے
عشاقِ تشنہ کام کو ڈالیں ہیں اوسکی یاد — ہوں تشنہ لب مدینہ احمد دکھا مجھے

فکرِ معاش و رنجِ عیال اے فقیر تو
بس چھوڑ سب مدینہ احمد دکھا مجھے

رسول اللہ کی توصیف کب مقدورِ انساں ہے
کہ اوس موصوف کے اوصاف ذاتِ پاک رحمان ہے
کہاں ظرفِ سخن اپنا فقیر احمد تنگنائے فکر

سمائی جس مین نعتِ مصطفےٰ جو رشکِ عمّاں ہے

صحیفے شیث کی وصافِ احمد سی مزین ہین
صُحف مین دیکھکر ادریس اخلاق اونکے نازان ہے

ہوئی جو جو صحیفے حق سی براہیم پہ نازل
رسول اللہ کی نعت اونمین گویا جسم مین جان ہے

نہین کچھ توریہ توریت مین ظاہر ہے موسیٰ پر
نزول اس امر کا الواح مین مانندِ قرآن ہے

روایت اسکی عبداللہ ابن عمرو کرتی ہین
کہ وصفِ مصطفےٰ توریت مین ہمشکلِ فرقان ہے

کہ تو مرسل ہے شاہد ہے مبشر ہے نذیرِ خلق
محمد حرزِ امیین تو ہی یہ بیانِ وہان ہے

میرا بندہ ہے تو میرا رسول ور میںنی تیرا نام
کیا اہلِ توکل جو توکل کا رہا یکان ہے

نہین وہ زشت خو صلا نہین وہ سخت دل ہرگز
نہین بازار مین وہ غل مچاتا کیونکہ عصیان ہے

بدی کو وہ بدی سی دفع کرتا ہی نہین ہرگز
خطا کو عفو کرتا ہے وہ اور خواہانِ غفران ہے

نہوگا وہ مقبوض اس جہان سے نہو جب تک
کہ دیکھو ہر طرف ہر ملتِ کجرو مسلمان ہے

بہت اوسکی سبب کہلجائینگے آنکھین جو اندہی ہین
بہت سے گوش کر سماع ہونگے اوسکی شیّان ہے

بہت سے دل غلاف کفر مین جو حق سی غافل ہین
مشرف ہوینگے ایمان سی وہ سب پہ ایمان ہے

زبور حضرت داود سے مداح احمد کے
وہ ممدوح خدای پاک ہے ممدوح خاصان ہے

بیان انجیل عیسے مین ہے تجیل محمد کا
بشیر اتیان احمد کا وہ روح اللہ خود یہان ہے

وہ ختم المرسلین ہین رحمۃ للعالمین ہین وہ
وہ اخلاق عظیم اونکے ہین قرآن ونیہ برہان ہے

سراپا ہین وہ جیسی ظاہر و باطن سین خیر الخلق
مری تصدیق کیا شی ہی مصدّق اوسکا قرآن ہے

غلط ہے نعت مین دعوی ترا ای نفس اماره
غضب ہے جو خدا کے کام کا انسان خواہان ہے

رسول اللہ کے اوصاف ہین وہ بحر بی پایان
کہ جو کچہہ ہو بیان خاشاک دریای فراوان ہے

خطا ہے طاقت انسان کو دعوی مدح احمد کا
کہ اس تقصیر پر خود طوق گردن طوق انسان ہے

فقیر اس سے کلام نفس فانی کو کہان نسبت	

کلامِ نفسی اقدس محمد کا ثنا خوان ہے

اللہم صل علی محمد و آلہ بقدر حسنہ و جمالہ

یارب انزلن صلوات علی النبی	یارب اقرن صلوات علی النبی
یارب اقدمن صلوات علی النبی	منا تقبلن صلوات علے النبی
اکملت دینہ فلہ کن مصلیا	یارب اکملن صلوات علی النبی
ارسلتہ مبشرا رحمۃ	یارب ارسلن صلوات علی النبی
اتممت کل نعمتک ربنا علیہ	منا فاتممن صلوات علی النبی
کن لی لہا ذکر حالات غفلتی	لما غفلت عن صلوات علی النبی

دیوانا کتبت و اتممت ای فقیر
الآن فاکثرن صلوات علی النبی

تخمیس غزل علامہ نامی مولوی جامی قدس سرہ السامی

مجکو یہاں گری ہجر اسے نہ کیوں ہی غشی	کر چکا کوثر و صلت سے ہو نہیں اب تشنگی
کیا کہوں کسکے لیے ہے مجھے بیتاب و بیخودی	لی حبیب عربی مدنی قرشی

کہ بود درد و غمش مایہ شادی و خوشی

تہا سکندر کیلیے بہی یہ کہاں آب حیات	پی چکے جو کہ مدینے میں حیات آب حیات
یعنی تہا وصل حبیب و جہاں آب حیات	مصلحت نیست مرا سیری از آن آب حیات

ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی

میں نہ مجنون ہوں کہ دیوانہ لیلی ہوں یہاں	میں نہ وامق ہوں کہ عذرا کے لیے ہوں نالان
نہ زلیخا ہوں کہ ہوں عاشق ماہ کنعان	ذرہ وارم ہوا دار ہے اور رقص کنان
تا شد او شہرہ آفاق بخورشید وشی	
میں مدینی میں ہے سلطان عرب شاہ امم	اور میں ہند میں ہوں ازدل سکان عجم
ذرہ خاک ہوں میں اور وہ مہر عالم	گرچہ صد مرحلہ دور است زپیش نظرم
وجہہ فی نظری کل غداۃ و عشی	
مرغ دل کیونکی رہے اب قفس ہند میں بند	رہ چکا باغ مدینہ میں جو رہ کر خرسند
ای فقیر ایسے سفر میں نہیں کچہہ خوف و گزند	جامی از باب وفا جز رہ عشقش نزوند
سر سیادت کہ ازین راہ قدم باز کشی	

تخمیس غزل فارسی قدسی من فقیر ہندی لعربی

قد نجی من غضب اللہ محب النبی	زندہ اللہ لنا حب رسول عربی
الذی قال لہ کل کبیر و صبی	مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی	
لامع نورک فی الدہر کما لا یخفی	ولقد اترک اللہ علی ما فیہا
لیس فی الخلق نظیر لک یا سیدنا	نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی	
انما شرفک اللہ باعلی الدرجات	فاز فی الخلق بابلاغک کل البرکات
سیدی انت رؤف و رحیم لعصات	ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما که زحد میگزرد تشنه لبی

ولقد ارسلک الله لعلم و حکم	انت من کل شریف و کریم اکرم
وانا احقر بل ارذل کل العالم	نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکه نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

انت من اعطی من نورک نور البصر	کنت ارسلت رحیما وکریما البشر
لیتنی کنت لانظارک جزء المنظر	چشم رحمت بکشا سوی غریبی بنگر

ای قریشی لقبی هاشمی و مطلبی

انت من کل حسین و جمیل اعظم	ولقد زینک الله بما لا نعلم
لا نری مثلک یا سیدنا فی العالم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

الله الله چه جمال است بدین بو العجبی

سر معراجک لا یوسع طوق الادراک	وهو الحق فلا شک عصی فیه الشاک
انت من اسری یا احمد قلبی لفداک	شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکه رسیدی نرسد هیچ نبی

جار فی وجهک من خالق بیت المعمور	کل امرهان عربی ذی النور
فمن الله مراعاتک فی کل امور	ذات پاک تو درین ملک عرب کرده ظهور

زان سبب آمده قرآن بزبان عربی

سیدی اکرمک الله باکرام تمام	رحمة انت من الله لعمری للانام
مزرع الدهر بانهارک فی الادیمام	نخل بستان مدینه ز تو سر سبز مدام

زان شده شهره آفاق بشیرین رطبی

پس

لیس فی امتک اکثر ذنباً منی
جئت فی حضرتک الآن فقیر اسمی

اطلب اللہ لی العفو یا حامی وابی
سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی

آمدہ سوی تو قدسی پی درمان طلبی

ترجیع بند مسدس متضمن شعر عربی بارشاد مولوی قطب الدین صاحب دہلوی

کیا بندھتی ہی ہوا اپنی ہوا ہر صبحدم
ناز سیر مجکو ہے گلگشت گلزار عجم

لاتی ہے گل ہے بوئے گل ان ہاں دیکھتی ہیں مجکو ہم
باغ مدینہ دیکھ تو کس گل ہے ہے رشک ارم

ان نلت یاریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیہا النبی المحترم

صد غیرت باغ عجم ہے خاک خاشاک عرب
اک ناتوان ہند میں اور دل ہوسناک عرب

کیونکر میسر ہو مجھے وہ مسکن پاک عرب
میں ذرہ خاک عجم وہ مہر افلاک عرب

ان نلت یاریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیہا النبی المحترم

بہر ہلاک عاد تھی ہمور قہر حق دبور
جو نصرت احمد میں تھی باد صبا پر سرور

محفوظ اپنے قہر سے رکھیں ہمیں رب غفور
اور ہے یہی التماس بار معروض حضور

ان نلت یاریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیہا النبی المحترم

تسلیم سر حضرت سلطان جہان کے لیے
لاؤں کہاں تنکے دام میں غم سلیمان کے لیے

لیجائی کوئی کسطرح تاب کس جان تک لیے
یہاں اس لیے سینے قدم باد گلستان لیے

ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

لاکھوں صلوٰۃ اونپر رسول اللہ کے لاکھوں سلام اونپر مرے
یہ شغل ہا مولی کبھی کم ہو مجھے فرصت نہ دے
ہو جائی کافی یا نبی سب کا جواب اونسی مجھے
کہتا ہوں اس امید پر ہردم نسیم صبح سی

ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامے روضۃ فیہا النبی المحترم

اک دن وہ تھا حاضر تھی ہم شہر رسول اللہ مین
مصروف صد تسلیم تھی وہان مسجد و درگاہ مین
محو جمال روضہ تھا دل اوس تجلیگاہ مین
اب ہند مین کہتی ہین ہم درد فراق شاہ مین

ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

یہ جان میری خود ہوا ہو کر بلطف کبریا
رُوح مدینہ مین رہی وریاے راحت کا مزا
ہر دم فقیر اب تو یہی درگاہ حق مین ہے دعا
مقبول ہو جائے تو یہ کیون ہو صبا سے التجا

ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

مثنوی نالۂ فقیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نالۂ دل راحتِ ارواح ہے	نالۂ دل خلد کی مفتاح ہے
نالۂ دل ہے علاجِ دردِ دل	کسکا غم ہے امتزاجِ دردِ دل
نالۂ دلسی ہے بس تمکینِ جان	نالۂ دل ہے ہمین تسکینِ جان
نالۂ دل ہے اوسیکے عشق مین	دل ہے کب نالان اسیکے عشق مین
نالۂ دل ہے سرورِ ہر حزن	نالۂ دل دافعِ رنج و محن
نالۂ دل ہے ذہابِ ہر الم	نالۂ دل ہے دوائی دردِ غم
نالۂ دل مخبرِ اسرار ہے	کیا ہی ظرف اتنا یہ انبار ہے
آہ وزاری بیقراری کیون ہے یہ	اضطراب و اشکباری کیون ہے یہ
کیا نہین ملتا ہے تجکو جانِ زار	کس لیے تو اسقدر ہے بیقرار
آہ وزاری فرحتِ کامل ہے یہ	بیقراری بس قرارِ دل ہے یہ
بیقرار اوسکا نہین جو دل یہان	مستقرِ دید پھر منزل کہان
اشکبارِ عشق ہے جو چشمِ نار	ہے وہی ثمر یہ پھر حسنِ نار
اشکباری ہی تپ دلکا علاج	خود ہے رحمت اشکباری کی مزاج

سوال

آدمی مین ہے جو حرص و اضطراب	کیون ہی حرص و بیقراری پر عذاب

جواب

یہ معذب اسلیے اسیر ہوا	ہی عطائی حرص بس پھر خدا
اسنی رکہا اسکو صرفِ حظِ نفس	منتہا سمجہے وہ حرفِ حظِ نفس
ہمکو عشقِ ذاتِ باری چاہیے	اوسکی حرص و بیقراری چاہیے

کچھہ ہنوئی لذت دنیا کے حرص	چاہیے بس ایک اوس مولی کی حرص
ہم رہین اوسکے حریص وبیقرار	دل ہو نالان چشم ہووے اشکبار

مثال

گر جہا مین زوج زوجہ کی لیے	کسوت زینت عطا فرما چکے
اور یہ فرمائی کہ خاص اوقات مین	ہمکو اس سے محو رکہہ لذات مین
پہر وہ اس زینت سے ہو مقرون غیر	ہوئی خاص اوقات مین مفتون غیر
زوج کو غیظ وغضب پہر کیون نا ائے	منفعل وہ ذوی طرح پہر کیون نا ہوئی
پاک ہے وہ کبریا تشبیہ سے	محض ہے تفہیم ہے تیرے لیئے

آمدم بمدعای اصلی

زندہ ہے جو عاشق اللہ ہے	مردہ ہے بے عشق جو گمراہ ہے
خاکسار عشق ہر کامل ہوا	کسر شان سے فتح باب دل ہوا
ہو کی تیغ عشق سی مذبوح دل	کوچۂ جانا نمین ہے مطروح دل
خاک کوئی یار مین غلطان ہے دل	عاشق خاک در جانان ہے دل
اسلیے پیارا ہے ہمکو اپنے جان	اسمین جانان کی محبت ہے نہان
کیا ہے نعمت ہیچ الہی تیرا عشق	فقر مین ہے بادشاہ ہے تیرا عشق
حجت دل تسبیح ہے تیرے اسم کے	عشق تیرا جان ہے ہر جسم کے
ہے یہ تیرے عشق مین دریا کو جوش	اور یہ گوہر مین ہے تیرے حلقہ بگوش
ذرہ ذرہ مہر سی تیرے ہے مہر جو	کیون نہو روئی زمین شگفتہ ہے
تجہسے ہے لعل بدخشان سرخرو	اور یہ تجہسے ہی چمن کو رنگ و بو

رنگ قدرت کا تری ہر گل مین ہے
تیری ہی غم مین سیہ ہے رنگ شام
شب ترے سودائی غم اندوز مین
دلمین رکہتا ہے ہمیشہ آفتاب
ماہ کی صورت مین روشن ہے جو نور
صید تیرے تیر کا ہر دل ہوا
عشق کا دم مارتے ہین بحر و بر
ماہ سی ناسے نلک ہے تیرا عشق
تو نبی کی رشک فلک روئے زمین
رحمۃ للعالمین مقبول حق
جسکے باعث گلستان روزگار
جب سے گلزار جہا مین ہے وہ گل
جنت ہر و عدو نار ہر عیب
امر اوسکا ہے یہان جنت نما
سبزہ زار اوسکا طوبی سے بلند
پیکر پاک اوسکا ہے ملبوس نور
کاشف اسرار روحانی ہے وہ
گر ہوئی اوسکے باعث کشف غیب
یا الہی ہے یہی میری دعا

ذکر تیرا لحن ہر بلبل مین ہے
چاک جیب صبح تجہپر ہے مدام
نور ہے ہر روز تیرے سوز مین
آتش غم سے تری یہ التہاب
ہے تری فراغ غلامی کا ظہور
شیر دل ہر یک ترا بسمل ہوا
اور سبہی حور و ملک جن و بشر
شورش رقص فلک ہے تیرا عشق
جب سے آئی رحمۃ للعالمین
خفتن و بیداریش مشغول حق
مہر تابان سے کہلائی گل ہزار
عطر ایمان ہو رہا ہے حظ گل
امر و نہی مصطفے سے ہی پدید
نہی منہ دکہلا رہی ہے نار کا
نخل اوسکا ملک بالا سے بلند
کیا عجب سایہ ہوا وس قامت سے دور
مورد اخبار رحمانی ہے وہ
عقل سے کب جائے نافہمی کا عیب
ہو محمد پہ تحیات و ثنا

یا الٰہی عرض میری ہو قبول ۞
رحمتِ کامل ہو احمد پر نزول

پھر طفیل اونکے جو ہو میری دعا
وہ بھی ہو مقبولِ ذاتِ کبریا

خالص اپنی ہی محبت دی مجھی
اور بنا دی بیخبر مجسے مجھے

مجکو اپنا عاشقِ بیتاب کر
اپنی غم مین بیخور و بیخواب کر

ہر دم اپنی بیقراری دی مجھی
اپنی غم مین اشکباری دے مجھے

ہو خدایا تیری رحمت سے شتاب
عشق کی آتش سے میرا دل کباب

بھول اس دنیا کی سب دُھن جائے دل
تیری سوزِ عشق سی پھنجائی دل

مجکو اپنا محو یا اللہ کر ۞ ۞
کچھ نہو تیری سوا مجکو خبر

دی خدایا میرے دلمین اپنا درد
رکھ مرا ہیبت سی اپنی چہرہ زرد

اور محبت اوسکی مجکو ہو نصیب
جسکے باعث ہو ترے رحمت قریب

جیسی حُبِ رحمۃ للعالمین
تیری رحمت سے جو کرتی ہے قرین

یا الٰہی دی مجھے میری خبر
کچھ نہو یہان کا غمِ نفع و ضرر

مجسی ہو میرے خودی کا رو سیاہ
ہو مرا ہر موئی تن تارِ نگاہ ۞

تیری برقِ عشق سی اے میرے رب
خرمنِ طولِ اَمَل جلجائی سب

مجکو تو اپنی طرف پھانسی نکال
سنگِ ہجران شیشۂ دل پر نڈال

ایسی نارِ عشق ہو وی مشتعل
شمع کی صورت مرا جلجائی دل

دلکو روشن شمع کی صورت بنا
صورتِ فانوس ہو قالب مرا

گنجِ غم کی بادشاہی کر عطا
داغِ دل سی مجکو نیک اختر بنا

قوتِ جان پر دے قناعت نفس کو
پارۂ نان بھی ہلالِ عید ہو

عشق مین تیرے خدائے ذوالمنن
خانۂ دل ہو مرا بیت الحزن

رکھہ گلیم فقر مین مجکو شکور
کسوت فخر وغنا سے کر نفور

باعث نفرت ہو سنجاب و سمور
ہو مرا مرغوب دل خواب تنور

آنسوؤن کے دی مجھے لعل وگہر
تیرا سودا ہوئی میرا تاج سر

بزم اہل زور سی رکھہ مجکو دور
مین ہوون پروانۂ شمع قبور

حب دنیا ہو نہ میری سد راہ
دور رکھہ مجھسے خدایا حب جاہ

تیری در پر مین ہوون سر بزمین
دلمین تیرا نام ہو نقش نگین

دور رکھہ مجکو ریا کے شک سے
مجکو رکھہ محفوظ زہد خشک سے

آنکھین ہر لحظہ مری گریان ہین
زخم دلکے رات دن خندان ہین

درد دیگر تو ہی ہو اوسکے دوا
ای خدای خالق درد و شفا

طوطی جان ناطق تحمید ہو
داغ دل آئینہ بہر دید ہو

کچھہ نہو دنیا کے دلمین آرزو
ہو مرا مقصود یا رب تو ہی تو

ذکر سی اپنی نرکھہ دم بھر بھی سست
مین ہون اس راہ مین چالاک و چست

اپنی ہی لطف و کرم سے یا ودود
جیسے بن مانگے دیا ہمکو وجود

یون ہی دی ہمکو کمال معرفت
کر دی عارف بی سوال معرفت

سعی اپنی ہے سراسر پر قصور
عقل مین اپنے ہے سرتا پا فتور

تو ہماری کام بس ہمپر نرکھہ
بار ای فریادرس ہمپر نرکھہ

ہی عجب جو بخشدی تو میری جان
اور مین ہین ہون خطا کار جہان

اور عجب ہے اس سے افزون یا غفور
جبکہ تو تو ہو رہو مین پر قصور

مین ہا محزون دنیا کے لیے — مین ہا مفتون دنیا کے لیئے
لیکن اس جیفہ سی کیا حاصل ہوا — جز خباثت ہای عصیان وبلا
ہوگئین قسوت سے دلکے یہ صفات — کچہہ نہین تاثیر کرتی نیک بات
دلکو دنیا مین لگایا جس سے آہ — اوسکی قربت سے ہوئی حاصل گناہ
کچہہ نا یا کام کوئی ہای ہای — معصیت مین عمر کہوئی ہای ہای
دیکہتی ہی تیرے قدرت کی نگاہ — لاکہہ پردونمین ہون گو چہپکر گناہ
گوکہ لوگون سے چہپائی مینی عیب — تجہپ سب ظاہر ہین آدا ہای غیب
ہوسکی مجہسے نہ کچہہ ہے بندگے — ہے بہت شرمندگے شرمندگے
آخرت کا مینے کیا توشہ لیا — نقد عمر اپنا گناہون مین دیا
توبہ توبہ ہے گناہون سے مری — عفو تقصیرین سبہی کردی مرے
مجکو استغفار کے توفیق دی — مطمئن دل ہوئی استغفار سی
تیری ڈرسی رات دن رویا کرون — داغ عصیان اشک سے دہویا کرون
اب تو اپنی مغفرت سے یا اللہ — بخشدی ساری مرے پچہلے گناہ
عمر بہر عصیان سی تو محفوظ رکہہ — اپنی طاعت سے مجہے محفوظ رکہہ
میرے مرشد کو الٰہی بخشدے — روح اونکے روضۂ رضوان ہین بنے
تیری لاکہون شکر ہین یا کبریا — مدفن اونکا ہے بقیع مصطفے
جیسے وہ عاشق تہے اوس درگاہ کی — خاک مین ملکر وہین بس رہگئے
بخشدی میری اب وام یا اللہ — اونپہ ہو لطف و ترحم یا اللہ
بخشدی یارب پیر استاد کو — بخشدی ازواج کو اولاد کو

بخشدی یارب تا رب کو میرے
اور دعا کی بہی مصیبت خشکی ہے
اور جو جو ہین ہماری محسنین
بخشدی رحمت سے رب کائنات
جو کہ ہین اموات سب مغفور ہوین
جب تلک باقی ہی میرے زندگی
جس جگہہ ہوئی گناہون کا وبال
مجکو یارب سب گناہون سی امان
عشق اپنا میری اب گل مین کہہ
میری اس قالب کو یارب غفور
سنت احمد پہ مین عامل رہون
کعبے کے جانب کہین لیچل مجہے
راتدن کرتا رہون اوسکا طواف
بوسہ اسود مجہے ہوئی نصیب
اور مقام پاک ابراہیم مین
دامن کعبہ کبہی ہو ہات مین
آنکہین دریا دل مرے ہوئین وہان
سجدہ بیت الحرم مین روز و شب
راتدن ہون زمزم اطہر کے پاس

اور جیران وہ جانب کو مرے
بخش اونکو یا قدیر کل شے
بخش اونکو یا الہ العالمین
تو جمیع مومنین و مومنات
زندہ جو ہین دین سے مسرور ہوئین
رکہہ مجہے مشغول شغل بندگی
ایسی جا سے بدسی تو مجکو نکال
بد چلین جو اونکی راہون سی امان
غیر کے الفت نہ میرے دل مین کہہ
سب سے خالی کرکے بہردے اپنا نور
نعمت سنت سے بس خوشدل رہون
اس وطن سے تو وہین لیچل مجہے
تاکہ ہوئین میرے تقصیرین معاف
اور حطیم پاک مین ہوئین عجب
ہوئین میرے سجدہ تعظیم مین
توبہ توبہ ہو مرے ہر بات مین
خوب میرے حال پہ رو ئین وہان
تیری سجدے مین ہون اے امیری
اور بچہاؤن اس ال سو ران کے پاس

روز و شب معمور عمرہ ہون مرے ۔ حلق راس اپنا کرون تیرے لیے
ہو مرا میدان مکہ مین وقوف ۔ خاک وہانکی ہو تبرک کا سفوف
اور صفا مروہ پہ چلنا ہو مرا ۔ تا دل مردہ ہو زندہ باصفا
اور ہو جمرون پہ جب میرا گذر ۔ سنگ سے سا وُن وہان شیطان پر
(جمرہ کنکریان مارتے ہین ۱۲)
اور منا ہی قرب مین یا کردگار ۔ جان و دل تیرے ہون قربان و نثار
شکل میری عاشق شیدا کی ہو ۔ اور صد لبیک یا مولیٰ کی ہو
پہر وہان جسوقت ہو جاوُن حلال ۔ مجہپہ دوزخ ہو حرام ای ذوالجلال
پہر اگر آجای وہان میرے اجل ۔ جنت معلا ہو مدفن بی خلل
اور اگر باقی ہی جینا ہو مرا ۔ یا خدا مسکن مدینا ہو مرا
راہ طیبہ مین ہین جتنی مسجدین ۔ دی شرف اونکی زیارت سے ہمین
کیونکہ ہے اوس جا ہی پر اونکی بنا ۔ دی جلی جسکو شرف خیرالوری
جب نظر آئین مدینی کے درخت ۔ دل مرا بیتاب ہوی لخت لخت
(جاتی کر ۱۲)
اوڑ کی جاوُن اسطرح مین ال حزین ۔ جیسی جاتا ہے خیال دل کہین
ورد میرا ہو وہان وقت نزول ۔ ربنا صل علی روح الرسول
(مدینہ مین ۱۲)
روضہ احمد پہ مین حاضر رہون ۔ بس ہمین ہر لحظہ ای قادر رہون
ہو سلام اوس سرور مخلوق پر ۔ بعدہ صدیق پر فاروق پر
رات دن ساعت بساعت یا ودود ۔ بہیجتا ہون وہان پیمبر پر درود
دیکہہ کر جالی مزار پاک کے ۔ ہووی تسکین اس دل صد چاک کے
مسجد احمد مین جب ساجد رہون ۔ مین رضا جو تیرا یا واجد رہون

درمیان حجرۂ و منبر قیام ‏ ہو نصیب اپنی الہی صبح و شام
اور وہ خرمائی مدینہ کر نصیب ‏ ہو حلاوت زیست کی حظ غریب
اور ہی کا مجھے پانی پلا ‏ اون کنووں سے جن سے حضرت نے پیا
اور دکھانا مجکو رب العالمین ‏ روضہائے امہات المومنین
یا الہی مجکو پہنچا دی وہان ‏ مرقد اولاد اطہر ہے جہان
مجکو دکھلا دی صحابہ کے مزار ‏ ہو مین وہ جس جس جگہہ پاکردگار
ہین بقیع طیبہ مین جتنے قبور ‏ سب وہ کہا دی مجکو یارب غفور
وہان زیارت گاہ ہین جتنی جبلا ‏ دی شرف اونسی مجھے یا ذوالجلال
اور وہان جو جو زیارت گاہ ہو ‏ وہ نصیب اپنی ہی یا اللہ ہو
آرزو ہی بس یہ مدت کی مری ‏ موت ہو ہے وہان شہادت کی مری
اور بقیع پاک ہو مدفن مرا ‏ کاش وہانکی خاک ہو مدفن مرا
جسم میرا خاک ہو اوس خاکمین ‏ پاک ہوئی مل کے خاک پاک مین
یا خدا وہان جبکہ میری موت آئے ‏ روح مرضیہ تری خدمتمین جائے
جب جدا ہو اس سی میری جان ‏ ہو تری رضوان مین یا مستعان
یا الہی قبر کی تکلیف سے ‏ حفظ مین رکھیہ اپنی رحمت سے مجھے
جب نکیرین آئین میرے پاس وہان ‏ قول ثابت ہو مرا اور زبان
فرش و اثواب جنان ہو قبر مین ‏ فتح ابواب جنان ہو قبر مین
یا خدا ہول قیامت سے بچا ‏ شورش محشر کے ہیبت سے بچا
مجکو اوس میدان مین رسوا نکر ‏ سب یہ ظاہر عیب وہان میرا نکر

تو ہی بس ستار ہے دانائے عیب
حشر مین پوشیدہ رکھیو میرے عیب

پردہ پوشی جسطرح دنیا مین کی
آبرو رکھیو قیامت مین مری

جس جگہہ ظالم بہت شرمائینگے
پانی پانی شرم سے ہوجائینگے

کچھہ نہ کام آئیگا شرمانا وہان
اور عبث ہوئیگا پچھتانا وہان

جب نہوئیگا کوئی وس غم مین ساتھہ
کاٹ کاٹ اپنے کہا جائینگی ہاتھہ

رہ گئی ہم کیون ظلوم اور کیون جہول
کیون نمانا ہمنے فرمان رسول

دل لگی جن جن سے تھے دنیا مین ہائے
آج کوئی بھی نہین جو غم بٹائی

اپنی اپنی پڑ گئی سبکو وہان
کس سے حاصل کیجیے مطلب کو یہان

وہان کی بدنامی سے ڈرنا چاہیے
یہان عمل سنت یہ کرنا چاہیے

اسمین گو بدنامی اس دنیا کی ہو
نیکنامی عالم عقبے کے ہو

عرض مسکین ہے خدای ذو الکرام
مرد و زن ہم مین ہر لونڈی غلام

حشر کے سختی سے تو ہمکو بچا
نار کی گرمی سے تو ہمکو بچا

جنت فردوس اعلی ہو نصیب
اور ہمین دیدار تیرا ہو نصیب

تو ہمارا ہے غفور اے کبریا
کب ہین ہم رحمت سے دور اے کبریا

تیری رحمت ہے الہ العالمین
وہ رؤف آئی ہین خیر المرسلین

جیسے خود رحمت ہین شاہ انس و جان
رحم وہ قلب اب امم مین کہان

جسقدر ہین وہ حریص مغفرت
کسکو حاصل ہے یہ اونکی سی صفت

مہربان ہر امتی پر ایسے ہین
اونکو جی ہی جانتا ہے جیسے ہین

کیا حکایت یاد آئی مجکو یہان
ہے یہ اک اہل مدینہ کا بیان

حکایت

حکایت

ایکبار آیا مدینے مین جو غیر (قافلہ) | اوسمین اکثر تھے مساکین و فقیر
پر نہتے دریوزہ گروہ بینوا ٭ | تھے وہ مشتاق رسول کبریا
اک تو اہل مسکنت تھی وہ سبھی | دوسری آئی تھی سفر سے ہی ابھی
جسم و جامہ پہ لگے خاک سفر | ہوئی حرمین خاک و خاشاک سفر
مسجد احمد مین جب حاضر ہوئی | روضہ محبوب کے زائر ہوئی
وہان حضور خوبروئی دو جہان | خوبروئی عاشقان جان جان
فرش قالین مسجد احمد مین ہے | ہر طرح کی زینت اوس معبد مین ہے
جب نمازون پر وہ سب مائل ہوے | کچھ وہ قالین اونسے میلے ہو گئے
اتفاقا اور وقت اوس جا پر | تھا رئیس وقت طیبہ کا مستقر (جائے قرار)
لگ گئے کپڑون مین مسکینون کے خاک | تب تو سرہنگون پہ ہو کر قہرناک
کہدیا جو ایسے خاک آلودہ ہین | پھر نہ دیکھون اونکو قالینون پر مین
وہ بجالائے وہین حکم امیر | جائے مسکینون کو دی صف اخیر
وہ وہان ہرگز نہ حاضر ہو سکے | دور ہی جا نانشین نالان رہ گئے
رات بھر روتے ہے گذری اونکو ناز | ہوتے ہے رنج فراق دلستان
کوئی پوچھے عاشق مکروب سے | دور ہو کر روضہ محبوب سے
کیا قیامت دل پہ گذری ہائے ہی | وصل مین اور یون جدائی ہائے ہی
رات بھر جب گن رہی و نیز اسطرح | جوشش رحمت الٰہی ہوئی کسطرح
خواب مین کیا دیکھا ہے وہ اسیر | خود رسول کبریا مہر منیر

ذرهٔ ناچیز پہ ہین جلوہ گر | اور خفا ہین حضرت خیر البشر
اور یہ فرماتی ہین اوسکو ای کہین | ہمکو اس نیت کی کچہہ حاجت نہین
سب وہان اپنی یہ قالین تو | مت ہٹا یہان سی مری مسکین تو
میری عاشق جو مری مسکین ہین | میری دل کے باعث تسکین ہین
یہ تو بس ہر دم رہینگے میری پاس | حال دل اپنا کہین گے میری پاس
یہ نہین پائینگے بس مجہسے دور | تو نی یہ سمجہا ہے کیا ای بے قصور
کیون ہٹایا انکو میری پاس سے | کیون دل انکی کو توڑا یاس سے
کیون نہین اکرام ضیفا ای بیخبر | انسی تو غافل ہے حیف ای بیخبر
کہل گئی انکہہ اوسکی ایسکے متصل | ہو گئی بیدار پہر تو چشم دل
کانپتا تہا سر بسر ہیبت سے وہ | ڈرتا تہا اسقدر حضرت سے وہ
پہر تو مہمانی مین اونکے صبحدم | ہو گیا مصروف خود وہ محترم
اونکی خدمتمین رہا وہ عذرخواہ | ہای مجہسے کیون ہوا ایسا گناہ
تم تو ای حجاج وفد اللہ ہو | تم تو مہمان رسول اللہ ہو
مین تمہارا کمترین خادمان | ای عزیزو تم کہان اور مین کہان
فی الحقیقت اوسکے رحمت ایسی ہے | خاکسارون پر عنایت ایسی ہے
ذات پاک کبریا ہی ہی رحیم | اور ذات مصطفے بہی ہے رحیم
للہ الحمد ایسی ہین ہم خوش نصیب | رہنی والی دور رہیون کے قریب

آمدم بمدعا

یا رحیم یا رحیم یا رحیم | درد عصیان سے نہ کہہ مجکو سقیم

یا

یا غنے یا غنے یا غنے	رکھہ فقیری مین تو دل میرا غنے
یا ولے یا ولے یا ولے	مجھپہ ہو لطفِ خفی لطفِ جلے
یا رشید یا رشید یا رشید	راہِ عرفان مجھپہ ہوجائے پدید
یا شکور یا شکور یا شکور	رکھہ مجھے ہر حال مین اپنا شکور
یا سمیع یا سمیع یا سمیع	کر سمیع میرے حاجاتِ جمیع
یا عزیز یا عزیز یا عزیز	مجھپہ کر دی سب سے عشق اپنا عزیز
یا مجید یا مجید یا مجید	دی مری قفلِ تمنا کے کلید
یا کریم یا کریم یا کریم	دو جہان مین رکھہ مجھی بیخوف و بیم
یا بصیر یا بصیر یا بصیر	کر تو اب دیدہ مرے دل کا بصیر
یا لطیف یا لطیف یا لطیف	ہو لطیف اب یہ مرا قلبِ کثیف
یا عظیم یا عظیم یا عظیم	دور بھاگے مجھسی شیطانِ رجیم
یا غفور یا غفور یا غفور	بخش جو مجھسے ہوئی فسق و فجور
یا حکیم یا حکیم یا حکیم	علم و حکمت دے مجھے اور رکھہ حلیم
یا خبیر یا خبیر یا خبیر	کر عطا مجکو مرا ما فی الضمیر
یا رؤف یا رؤف یا رؤف	دی مجھے قہر و عنایت پر وقوف
یا قدیر یا قدیر یا قدیر	مین ہون زندانِ عصیان مین اسیر
یا علیم یا علیم یا علیم	دی مجھے علمِ صراطِ مستقیم
یا جلیل یا جلیل یا جلیل	مین ہون فردائے محشر مین ذلیل
یا قوی یا قوی یا قوی	دمبدم ایمان ہو میرا قوی

یا ودود یا ودود یا ودود — ہو عطا ہمکو بہشتوں مین خلود
یا حلیم یا حلیم یا حلیم — درگذر فرما کہ ہیں ہم مومنین اثیم
یا معز یا معز یا معز — ذلت دارین سے رکھہ محترز
یا مذل یا مذل یا مذل — نفس میرا ہو ذلیل و منفعل
یا حسیب یا حسیب یا حسیب — حشر مین ہووے حساب آسان حسیب
یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ — وصف ہے جن جن فرشتوں کا غلیظ
اونسی مین تیرے حفاظت مین رہون — یعنی ہون مغفور جنت مین رہون
یا شہید یا شہید یا شہید — ذکر مین تیرے ہو دل میرا شہید
یا قدیم یا قدیم یا قدیم — مجھسے ہر رنج حوادث ہو عدیم
یا رقیب یا رقیب یا رقیب — ہو نگہبان بلاہای مہیب
یا محیط یا محیط یا محیط — ملک طاعت پر ہو دل میرا محیط
یا وکیل یا وکیل یا وکیل — ہر مراد دل کا میری ہو کفیل
یا ملیک یا ملیک یا ملیک — مجکو رکھہ اپنے غلامو مین شریک
یا مقیت یا مقیت یا مقیت — یا ممیت یا ممیت یا ممیت
اسقدر قوت مرے بازو مین ہو — مارون اپنے ہات سی کفار کو
یا حمید یا حمید یا حمید — ہمکو وہان آسان کیجو اپنا دید
یا غنی یا رحیم یا کبیر — رحم فرما رحم بر حال فقیر

ہین فقیر نادم کل الدعا
استجب یا ربنا یا ربنا

مناجات

مناجات فقیر در شوق زیارت کعبہ معظمہ مکرمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی یہ تمنا ہے حرم کی راہ کو دیکھون
کہین اوس دو نون عالم کے زیارتگاہ کو دیکھون
جو تو چاہی تو مین اوس خانہ دلخواہ کو دیکھون
نہین جے چاہتا دنیا کے عز و جاہ کو دیکھون

تمنا ہے اب ان آنکھو نسی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

جہانکی سیر میں دل سیر بس مین ہو چکا یارب
نہ رکھہ دنیا کے رنج و غم مین مجھکو مبتلا یارب
کہین اب تو حریم خانۂ کعبہ دکھا یارب
قبول اس خستہ حال و خستہ دلکی ہو دعا یارب

تمنا ہے اب ان آنکھو نسی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

غمی دیکھی خوشی دیکھی بھلا دیکھا برا دیکھا
نتھا جو دیکھنا ہے سو وہ اس دنیا مین او دیکھا
یہہ مانا ہمنے یہان اکر تماشا خوب سا دیکھا
نہ دیکھا خانہ کعبہ ان آنکھو نسی تو کیا دیکھا

تمنا ہے اب ان آنکھو نسی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

یہے جی چاہتا ہے بس کہ مین ہر کام کو چھوڑون
اور اس دنیای دون کے ہر خیال خام کو چھوڑون
ملا کر خاک مین دنیا کے ننگ و نام کو چھوڑون
چلا جاؤن مسافر بنکے اور آرام کو چھوڑون

تمنا ہے اب ان آنکھو نسی بیت اللہ کو دیکھون

پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

تمنا ہے کہ میرا ہات ہو کعبہ کا دامان ہو
نکالون دل کی حسرت جو کہ حسرت دل مین پنہان ہو
تو عرض حال دل علی سی ہو اور چشم گریان ہو
یہ دیکہا چاہیی کب ہو جو تسکین دل و جان ہو

تمنا ہے اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون ؛
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

جو چاہا ہو عاجز نے کہ جاؤن بیت اطہر مین
تو مثل مور مین بیٹہے ناتوان ہون خلق داور مین
خدا نی اوسکو پہنچایا لگا پائی کبوتر مین
خدا جلدی سے پہنچایی مجہی بہی جن سے اوس گہر مین

تمنا ہی اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

عظیم اس خر من گیتی سی ہی یکدانہ کعبہ
بڑا ہشیار ہے وہ جو کہ ہے دیوانہ کعبہ
مشرف لاکہہ ہو معمور ہو سیج یک ویرانہ کعبہ
بہت دلمین میری ہی اشتیاق خانہ کعبہ

تمنا ہی اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون ؛
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

بیان کیا ہو سکی اوس بیت اطہر کے شرافت کا
تو پہر پہر دیکہتی جاتی ہتی تہا حال حضرت کا
کیا حضرت نے جب یثرب کو وطن غم ہجرت کا
بہلا کیونکر نہ ہووے دلکو شوق اوسکی زیارت کا

تمنا ہی اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

تمنا ہے وہان مین طاعت حق کی کرون شب زنات
کچہہ ہی ہو سکے تو بس طور اپنا کرون شب زنات
پکڑ کر دامن کعبہ کو لبیک کیا کرون شب زنات
ادب سے خانہ کعبہ کو دیکہا کرون شب زنات

تمنا

تمنا ہی اب ان آنکہون سی بیت اللہ کو دیکہون ؛
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

پسند آئی عبث انسان کو آرائش دنیا
الٰہی میرے دامن سی ہو دور آلایش دنیا

بگڑ جائیگی دم کی دم مین سب آرایش دنیا
نہو دل مین مرے کچھ خواہش زیبایش دنیا

تمنا ہی اب ان آنکہون سی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

خوشا حال غریبان جو حرم کے راہ چلتی ہین
غبار آلودہ اونکو دیکہکر بس دل ہی جلتی ہین

حرم مین جا کے صورت عاشقونکی کب بدلتی ہین
ہماری دیکہئی ارمان دلکی کب نکلتی ہین

تمنا ہی اب ان آنکہون سی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

نہ سمجہو تم کہ ملک ہند مین مین آرمیدہ ہون ؛
بہت حالات بدینی سی یہانکی غم کشیدہ ہون

نہایت دل تپیدہ ہون بڑا آفت رسیدہ ہون
بہت ہی اب تو مین دیدار کعبہ کا ندیدہ ہون

تمنا ہی اب ان آنکہون سی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

دکہا اے میرے مولی تو مجہے بیت العتیق اپنا
الٰہی جو ترا فضل و کرم ہووے رفیق اپنا

یہانکی رنج سے ایک ایک دم ہا اے ہی ضیق اپنا
تو پہر کیونکر نہو آسان سامان طریق اپنا

تمنا ہے اب ان آنکہون سی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

الٰہی سب تیرے حامد ہین اور محمود تو ہے
عبادتخانۂ کعبہ مین ہی مقصود تو ہے

بسوئی قبلہ سجدہ ہے مگر مسجود توہی ہے — خداوندا ہمیں اس قصد سے مقصود توہی ہے

تمنا ہے اب ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

خدایا تیری رحمت سے نصیب ایسا زمانہ ہو — فقیر خستہ جان خستہ خاطر بھی روانہ ہو
گلستان حرم میں جا کی میرا آشیانہ ہو — پھروں لبیک گویاں اور صورت عاشقانہ ہو

تمنا ہے اب ان آنکھوں سے بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

دیگر در شوق زیارت مدینہ منورہ حرسہا اللہ تعالی

عجب کیا عالم برزخ جو مثل روز روشن ہو — جہان مہر سپہر کائنات اور کل کا حسن ہو
کیونکر گلشن دنیا اوسی مانند گلخن ہو — کہ جسکا آج نخلستان یثرب میں نشیمن ہو

یہی ہے آرزو دل کے مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

اگرچہ میں یہاں ہوں پر مرا جی ہے مدینے میں — مجھے گر کاش پہنچا ئی خدا جلد مدینے میں
نکالوں پھر نہ کیا کیا حسرتیں دل کی مدینے میں — شہادت کیجے خدایا موت ہو میری مدینے میں

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

مدینہ ہی زمین پر کیا ہی جائے پاک صلی اللہ — کہ کہتے ہیں جسے سب ساکن افلاک صلی اللہ
زیارت اوسکی تسکین دل غمناک صلی اللہ — شفا ہی سب دوا یا احمدی کی خاک صلی اللہ

یکتا

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہاں اور بقیع پاک مدفن ہو

الٰہی کب وہ دن ہوگا کہ جو میں تیرے گھر جاؤں
مدینے کے درخت آئیں نظر جب دوڑ کر جاؤں
مشرف ہو کے مکّے سے مدینے کو گذر جاؤں
نہ نکلوں پھر وہاں سے اور وہیں رہ کے مر جاؤں

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہاں اور بقیع پاک مدفن ہو

کوئی زائر مدینے کا کہیں جب مجھ سے ملتا ہے
کہ اس نے ہی ان آنکھوں سے اس روضے کو دیکھا ہے
تو آنکھیں دیکھ دیکھ اوس کی یہ ہوتا حال دل کا ہے
دکھا مجکو بھی یارب جب یہ میری تمنا ہے

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہاں اور بقیع پاک مدفن ہو

زمین پر جنت الفردوس سا ان سے روضہ احمد
کوئی رستا بتا دیجو کہاں ہے روضہ احمد
ذرا سمجھو تو تم کس کا مکان ہے روضہ احمد
الٰہی تو وہاں لے چل جہاں ہے روضہ احمدؐ

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سی وہاں اور بقیع پاک مدفن ہو

مدینے کے مدارج کا بیاں کچھ ہو سکے کیونکر
سفر سے جب کبھی تشریف لاتے تو قریب آکر
کہ اس درجے کے تھے اوس شہر کے مشتاق پیغمبر
چلاتی تھے بہت جلدی سواری کے تئیں سرور

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہاں اور بقیع پاک مدفن ہو

الٰہی تیری رحمت سے سفر سوئے محمدؐ ہو
زیارت گاہ میرا شہر دلجوئے محمدؐ ہو

نصیب اوس سے دماغ جا کو خوشبوی محمد ہو
تمنا ہی غرض ایا مین ہون اور کوئی محمد ہو

یہی ہے ارزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایماں سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

سنا ہی ہو کی رخصت جب سے بی بی نکلتی ہین
بہت سوز فراق مصطفی مین دل پگھلتی ہین
تو مشکل ہے وہان لوگونکی پانوا کی کو چلتی ہین
نکلتے آہ و نالی ہین جگر بس غم سے جلتی ہین

یہی ہے ارزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایالسنی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

نہین پاتا ہو نہین ابکچھ مزا ایمان کی جینی مین
خداوندا مجھے تو اپنی قدرت کے سفینی مین
مدینے کی لیے ہر دم پھڑکتا دل ہے سینی مین
بہا لیچل کہین دریائے فرقت سے مدینے مین

یہی ہے ارزو دل کے مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایالسنی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

یقین ہے دور سی جو روضۂ احمد نظر آئی
نکل کر بیقراری سی جسد کو چھوڑ کر جائی
پہنچنے تک سحر وہان جان سحر تاب لائی
سوا الله کے کون اس مراد دل کو پہنچائی

یہی ہے ارزو دل کے مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایالسنی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

الٰہی یہ تمنا ہی دیار مصطفی دیکھون
الٰہی یہ تمنا ہے مزار مصطفی دیکھون
الٰہی یہ تمنا ہے جوار مصطفی دیکھون
وہان اپنی تئین ہر جان نثار مصطفی دیکھون

یہی ہے ارزو دل کے مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایالسنی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

[illegible]

فراقِ مصطفٰے مین جانِ دل بیتاب رہتی ہین
مدینی کے لئیے دیدی ہمیشہ پر آب رہتی ہین

الٰہی فتح ہو خواہان فتح الباب رہتی ہین
ہمیشہ بیقرار شوق مین عشاقِ بیتاب رہتی ہین

یہی ہے آرزو دل کے مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے وہان اور بقیعِ پاک مدفن ہو

وہ ہین پیغمبرِ اعظم صلوٰۃ اونپر سلام اونپر
طفیلِ سرورِ عالم صلوٰۃ اونپر سلام اونپر

جو ہین شاہِ نبی آدم صلوٰۃ اونپر سلام اونپر
خدا یا جا بجا رہین ہم صلوٰۃ اونپر سلام اونپر

یہی ہے آرزو دل کے مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے وہان اور بقیعِ پاک مدفن ہو

وہی جیتا رہا جو مر گیا عشقِ محمد مین
مجھے کامل بنا دی یا خدا عشقِ محمد مین

مزی مین ہے بلا جسکو مزا عشقِ محمد مین
فقیرِ خستہ دل ہون کر فنا عشقِ محمد مین

یہی ہے آرزو دل کے مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے وہان اور بقیعِ پاک مدفن ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ حاجاتِ فقیر

یا الٰہی رویتِ ایوانِ کعبہ ہو نصیب
اب تو ہو نا مجکو بھی مہمانِ کعبہ ہو نصیب

محو ہو دل کو جلوۂ ہر شانِ کعبہ ہو نصیب
بلکہ دم بھر بھی نہ پھر ہجرانِ کعبہ ہو نصیب

یا رب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب

حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

اس جہاں میں آنکر کیا کیا نہ ہات آیا مجھے	کونسا مقصود دنیا کا نہ ہات آیا مجھے
سچ تو یوں ہے کچھ بھی یہاں گویا نہ ہات آیا مجھے	اب تلک جز دین کعبہ نہ ہات آیا مجھے

یارب ان ہاتھوں کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

یہ مگر وہ ہات ہیں جن سے ہوئی لاکھوں گناہ	یہ مگر وہ ہات ہیں جن سے ہوئی کاغذ سیاہ
دیکھیے کل ہووے ان ہاتھوں کی کیا حالت تباہ	اب یہ دونو پر خطا ہیں تیرے آگے یا الٰہ

فردا یعنی قیامت ۱۲

یارب ان ہاتھوں کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

جو کچھ ہونا تھا ہوا وہ کام میرے ہات سے	جو ہونا تھا ہوا ارقام میرے ہات سے
ہیں یہ قرطاس قلم بدنام میرے ہات سے	روح و دل کو اب تو دی آرام میرے ہات سے

کاغذ ۱۲

یارب ان ہاتھوں کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

کیا ہوا پاپوش دنیا جو اوٹھائی ہات میں	اور اوسکی گردن برغبت جھکائی ہات میں
ایکدن ان سب سے ہے نقد جدائی ہات میں	حیف ہے جو نعمت عقبیٰ نہ آئی ہات میں

حسرت ۱۲

یارب ان ہاتھوں کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

نعمت دنیا نہ کیا کیا کچھ ہوئی حاصل مجھے	شغل خورش عیش نے رکھا شکر سے غافل مجھے
خوبیا لذات دنیا سے کیا خوشدل مجھے	اب حصول لذت عقبیٰ ہو مشکل ہے مجھے

	یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب	
ایک وہ بھی ہیں کہ جو دن رات رہتی ہیں وہیں ایک وہ بھی ہیں وطن جنکا ہے مکے کی زمیں		ایک میں بھی ہوں کہ اب تک آنکھ سے دیکھا نہیں ایک میں بھی ہوں پڑا محروم ہوں اب تک یہیں
	یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب	
ایک وہ بھی ہیں کہ جو ہیں طائف بیت الحرام ایک وہ ہیں کعبہ کو جو دیکھتے ہیں صبح و شام		ایک میں بھی ہوں غم ہجراں سے جگر میں دام ایک میں بھی ہوں کفِ افسوس ملنے سے ہی کام
	یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب	
ایک کعبہ پر نظر ہر لحظہ کرتے رہتے ہیں ایک ہم بھی یہاں پڑے ہیں بے چین پھرتے رہتے ہیں		ہر زباں ہر نگاہ پر وہاں کے گذرتے رہتی ہیں جلتے ہیں امیدیں اور دوری میں رہتے ہیں
	یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب	
ایک وہ ہیں جنکو ہیں وہاں پانچوں کی لاکھوں نماز ایک وہ ہیں جنکو وہاں رہتے ہوئی مدت دراز		ایک میں بھی ہوں کہ اک سجدہ بھی نہیں ہے با نیاز ایک میں جلتی ہی ہے اب تک جو نہ ہے سامانِ ساز
	یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب	
داخلی ہے ایک لوگوں کو تو کعبے کی نصیب		اور مجھے اب تک نہیں ہے ان مکہ بھی نصیب

کاش نزدیکی ہو جہان سے یہان ہو دور نصیب ۔ یا خدا اب تو زیارت ہو کہین جلدی نصیب

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

ایک وہ ہین زمزم اطہر سی جو سیراب ہین ۔ ایک ہم بیٹھے غم ہجران کا یہان ہراب ہین
ایک وہ ہین جو دعا کرتے تہ میزاب ہین ۔ ایک ہم بے دست و پا اب یہان پہ بیتاب ہین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

کیون نہو محبوب ہے دل کعبہ اطہر کے جا ۔ کل زمین سے جسکو فرماتی ہین بہتر مصطفیٰ
اور یہ فرماتے ہین جو خارج نکلتے ہے اشقیا ۔ کب نکلتا چھوڑ کر مین تجکو ای بیت خدا

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

قدر کعبہ کس قدر اللہ کے ہے جلیل ۔ ہین خلیل حق محب اوسکے عدو اوسکی ذلیل
ہین محب دیکھو خلیل اللہ اور ابن خلیل ۔ اور عدو جیسے کہ مقہور خدا اصحاب فیل

یارب ان ہاتھون کو بہے دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

لاکھہ سیرابی سے بہتر اس سفر کے تشنگے ۔ دور ہو وہ جس سے روز پر خطر کے تشنگے
مجکو ہے اوس زمزم پاکیزہ تر کے تشنگے ۔ یا خدا جلدی بجھا دل و جگر کی تشنگی

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

اس

اس سفر کے خار مین آتا ہے خرمی کا مزا
سیب جنت کا ہی اسکی بھوک مین گویا مزا
پیاس مین اسکی ہے لب آب بقا کا سا مزا
عیش عقبی کا یہان سختی مین ہے پھیکا مزا

یارب ان ہاتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

اس سفر مین عاشق بیدل اگر پیدل چلے
دھوپ ہے رستی مین ہوا اسکو خنک کا نور سے
کیون نہون محمل سے بہتر اسکو چھالے پانوٴن کے
کاش ہو جائے یہ میرا حال اہی ہو لی مرکے

یارب ان ہاتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

الله الله رحمت حق ہے نثار قافلہ
کوئی بتلاتا کدہر ہے رہگذار قافلہ
ہین حرم کے رہنے والے انتظار قافلہ
خاک میری بہی چلی بنکر غبار قافلہ

یارب ان ہاتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

ہو نجاؤن اس دیار پر غضب مین زیر خاک
کاش ہو ممکن ہے یہی تجھ طلب مین زیر خاک
یا خدا کر نا مجھے ملک عرب مین زیر خاک
ہون قریب کعبہ ہون جس روز و شب مین خاک

یارب ان ہاتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

ہائی ابتک ہائی بسی تو ای نفس نکلا کیون نہین
حیف اے انکھو تمھین دیدار کعبہ کیون نہین
اے قدم افسوس او جانب کو چلتا کیون نہین
دامن و سکانات مین ہم سیات اکیون نہین

یارب ان ہاتھون کو بھی داماں کعبہ ہو نصیب

حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

کب وہ دن ہوگا کہ دو اپنا غم پنہان کرن
دل مین جو کچھ ہے ارمان اوسکو حاصل ہان کرون
جان و دل اپنے منائے قرب مین قربان کرون
کاش سامان سفر مین پہ سے پرسان کرون

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

پاک ہے قدوس ہے طیب ہے تو یا ذوالجلال
کر عطا اس راہ مین سب پاک و طیب مجکو مال
مجھپہ ہو دو فرخ حرم احرام سے ہوکر حلال
ہات پانون سے سلامت ہند سے جلد نکال

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

مجھپہ کچھ باقی نہو وقت سفر حق العباد
دشمنونکو دوستون کی شکل جاؤن کر کے شاد
خیر سے کسدن کھونگا مین وطن کو خیرباد
دیکھیے کب ہووے حاصل ہات مین نقد مراد

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

اس سفر مین ہووے میری ہم رہ ذیل والدین
مین بنے اک خادم چلون ہمراہ خیل والدین
جانب کعبہ کھین جلدی ہو سیل الدین
حج اکبر ہو نصیب اپنے طفیل والدین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

اب کھین جلدی سی کر مجکو بھی دریا مین سوار
حضرت جدہ کے مرقد کو دکھا اے کردگار
جب ہان ہے وصل کے دن جبکے سحر ہو آشکار
کسقدر ہو جوش مین شوق دل امیدوار

یارب

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اب تو منزل یا خدا امیدانِ مکہ ہو مرے
عمر جو باقی ہے سب قربانِ مکہ ہو مرے
اور زیارتگاہ ہر دم شانِ مکہ ہو مرے
اور جائے دفن گورستانِ مکہ ہو مرے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ہو عروس فخر کر کعبہ جس جگہ جلوہ فروش
کاش عاشق کا ساعت کیلیے ہر مو ہو گوش
رونمائی مین نجائے کیونکہ نقد صبر و ہوش
جست و جوئے بیت مین نجائے یہ خانہ بدوش
(آئے بیت اللہ)

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کب تسلی ہوگی دونون آنکھونکی میرے یا الٰہ
رات دن دیکھون جمالِ کعبہ کو مین پر گناہ
کاش نجائے مرا ہر موئے تن تارِ نگاہ
اور یہ قدرت مین نہیں ہے کہ ہر شام و پگاہ

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

باعثِ حسرت ہے مجکو چرخِ اخضر کا طواف
ہو نصیب اپنے بھی اکدن ہو ہی اوس گھر کا طواف
اوسکی وسعت مین ہے ہر دم بیتِ اطہر کا طواف
اور قبولِ حق ہو اس بیتاب و مضطر کا طواف

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مین طوافِ کعبہ مین اترا کے چلتا ہے سو ہون
معصیت کو اپنے توبے بدلتا ہی ہون
(گناہ)

یون ہو یارب کہ مین یہان غسی چلتا ہی ہون — حجر کعبہ مین کف افسوس ملتا ہے رہون

یارب ان ہاتھون کو بہی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

کیا کہون بیت خدا کے اور اسود کے مثال — دونون ہین ہ دیک جیسی مصطفے سی تہے بلال
یا ہے بیت اللہ کے وہ چہرہ تابان تہ خال — یا خدا دکہلا مجہے ارمان سیرہے نکال

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

یہ تمنا ہے کہ ہون قربان کعبہ دمبدم — اور مین لیتا رہون اسود کا بوسہ دمبدم
سب گنا ہون سے وہان ہو توبہ توبہ دمبدم — ہووے آنکہون کو خدا در سے گریہ دمبدم

یارب ان ہاتہون کو بہی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب ؛

مسجد بیت الحرم مین جا رہون مین بہی گر — اسقدر سجدے کرون پتہر مین ہو جائی اثر
اور پتہر کے نشان ہون سر مین سیکے جلوہ گر — بلکہ سجدے کرتے کرتے رب کو منجائے یہ سر

یارب ان ہاتھون کو بہی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب ؛

ہے یہی ہ من اس دل بیتاب مضطر کو لگی — چشم حیران ہو مرے اوس بیت اطہر کو لگے
استخوان سر بہی ہو سجدے مین اوس گہر کو لگی — اور وہ دیوار پرانوار ہو سر کو لگے

یارب ان ہاتھون کو بہی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

جسطرح جنت مین جا رہنا ہی جی کی آرزو — خانۂ کعبہ مین یون ہے داخلی کے آرزو
دی الٰہی اس قدر مجکو اوسی کی آرزو — جسطرح بیمار کو ہو زندگی کے آرزو

یا رب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اندرونِ کعبہ حمدِ رب ہو استغفار ہو — اور لگا دیوارِ اطہر سے مرا رخسار ہو
توبہ ہو زاری ہو ہر جانب ہی کردار ہو — اور دعا رب اجرنی من عذاب النار ہو

یا رب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

رب کو سجدہ ہو مصلّی ای رسول اللہ پر — اور ہو وردِ صلوٰۃ اوس خیرِ خلق اللہ پر
داخل و خارج نظر میری ہو بیت اللہ پر — ہے حصولِ آرزو موقوف فضلِ اللہ پر

یا رب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کب وہ دن ہو گا کہ جا وین چشمۂ زمزم پہ ہم — شوق مین پینی کے اوسکی ہووے شدت کی پیاس
اضطراب اتنا کہ باقی ہون نہ کچھ ہوش و حواس — تب مجھی پینی سی اوسکی ہوش ہووے بیقیاس

یا رب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کاش مین ہوں اور وہ میزابِ رحمت سر پہ ہو — اس تہم دل کو گویا دستِ الفت سر پہ ہو
ابر و باران جھجھکا یا ربِ عزت سر پہ ہو — آب سقفِ پاک سے نازل بکثرت سر پہ ہو

یا رب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب

حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مجکو رکھا اوس بیت کے تعظیم مین تکریم مین
گر حطیم پاک مین گہ رکن کے تلثیم مین

گاہ سجدے مین مقامِ پاکِ ابراہیم مین
دیکھیے رہتا ہون یہان کب تک امید و بیم مین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مین بھی ہون احرام مین جب ہو ترا لطف و کرم
نعرۂ لبیک ہووے اور میدانِ حرم

اور صفا مروہ پہ بھی ساعی ہون با چشم نم
جھانکتا ہون خانۂ کعبہ کو وہان سے دمبدم

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جب محبانِ خلد احمد پہ ہووین سنگبار
اور شیطان لعین کو کر چکے الین سنگسار

مین بھی اون وین مین ہون تیرے خداوندا شمار
اب تو میری دلکو بیتابی ہے ہے یا پروردگار

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

یا الٰہی مین جہان جتنے مقاماتِ دعا
اور جو ماثور ہین الفاظ و اوقاتِ دعا

مجکو ہو اون سب مین توفیق ہدایاتِ دعا
اور مصباحِ اجابت ہو مشکوۃِ دعا

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مجکو ہووے حج کعبہ حجتِ محشر تو ہے
عمر سب حج کے ہے لالی مین گذر جائے مری

سر منڈا کر بوجھ میرے سر سے گر جائین سبھی
عاشقون کے شکل ہو اور خاک ہو مجھ پر پڑے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

جسکو ہو جاے وقوف اوس جاے طہر کا نصیب
یا الٰہی جا رہون اک روز وہان میں بھی غریب

اوس سے ہے میدان محشر میں مرحمت قریب
جو ھی ہیرا درد دل اوسکا تو ہی ھی طبیب

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

وھان منا مین السیئ قربانی کا مجکو ڈھب بنے
یا الٰہی جیسی میرے کام بھیان کے سب بنے

پا شکستہ کو جو راہ تیز ہر مرکب بنے
دست کوتاہ اب ہاتہکا طالب طلب بنے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

مسجدین مکے مین ہین ایجب قدر نزدیک و دور
ہر جگہہ یہ سر ہے سجدے مین تیرے یا غفور

دی الٰہی مجکو اون سب کے زیارت سے سرور
کیون نہ سب آسان ہو جب ہین دعا کا ہو ظہور

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

اور زیارت ہو مجھی دار خدیجہؓ کی حصول
ہو مراد دار عتیق اور دار ارقم مین دل

کاش ان آنکھون سے دیکھون جاے میلاد رسول
یا خدا یہ سب عامین کر طفیل اسکے قبول

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

یا خدا مجکو دکھا غار حرا اور غار ثور
اور غار مرسلات اور سب یار تنگا دہ

اور قبور جنتِ معلا کو مین دیکھون بغور — سب عاؤ نکا وسیلہ یہ دعا کرتی ہے دور

یارب ان ہاتھون کو بھے دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسی گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

بیقرار ہی سب ہین سب کے جان و دل تیرے لیے — خاکمین شاہ و گدا جاتی ہین مل تیرے لیے
ہجر مین کعبے کے سب ہین مضمحل تیرے لیے — ہے فقط کعبے سی ہونا متصل تیرے لیے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسی گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

زَیَّدَ اللّٰہُ لَہَا زُوَّارَہَا فِی کُلِّ یَوْم — زَادَہَا عِزًّا وَّ عِظَمًا ہٰکَذَا فِی کُلِّ یَوْم
یَحْزُنُ قَلْبِیْ لِفَیْ ہِجْرَانِہَا فِی کُلِّ یَوْم — اَسْتَجِبْ مَا قُلْتُہٗ یَا رَبَّنَا فِی کُلِّ یَوْم

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسی گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

آیدا این رشکم مہرِ آسمان کین ہر زمان — جلوہائی طلعتِ کعبہ ہمی بیند عیان
میشود در سایۂ پر نورِ کعبہ جای آن — عرض من بشنو منم بے صبر و بیتاب و توان

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسی گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

بھر رہی ہی یہ تمنا اس دلِ غمناک مین — ہو کے حیران مین ہون غلطان وہان کی خاکمین
لوٹ کر ہو جاؤن شیدا پاک جائی پاک مین — اور ملون سبع خاک مثلِ عطرِ گل پوشاک مین

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جہان شرف

جب شرف ہوکے وہان سے اونکے آتے ہین — اور غلاف پاک سی ان کے تبرک لاتے ہین
سب کو دکھلاتی ہین سر آنکہون پہ وہ رکھواتے ہین — کیا کہون جو دیکھکر ارمان دلمین آتے ہین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

نیت ہجرت ہے یا مولیٰ مجھے یہان سے نکال — ہند کی الفت سہی سر دل و جان سے نکال
اس دیار پر غضب کے قید زندان سے نکال — جانب کعبہ سلامت دین و ایمان سے نکال

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

کیا سفر مین جائینگے وہ جو سفر کرتے نہین — ہو چکا ہے فرض حج بیت حق پر بالیقین
اونکو توفیق سفر دی یا اله العالمین — اور خادم قافلے والونکا ہو یہ دل حزین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب ؛

جنکو سامان سفر حاصل ہوا اور زاد راہ — اور نہ دیکھا خانہ کعبہ اونہون نے واہ واہ
وہ یہودی یا کہ نصرانی مرینگے روسیاہ — نقد طاعت ہے نہ خالی ہات ہو یہ پر گناہ

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

وہ جو کہتی ہین کہ جانے کی ہمین فرصت کہان — اور فرصت بھی ہوئی تو جسم مین طاقت کہان
اور طاقت بھی ہوئی تو اسقدر دولت کہان — اونسی کہدو یہ بہانے مین تو ہے جنت کہان

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب

حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

عیش دنیا میں جو بے اندازہ اڑاتے ہیں مال
اللہ اللہ کسقدر اسراف میں آتے ہیں مال
کیا بڑی خیرات یہاں اللہ کے کھاتے ہیں مال
پہر سفر کے نام کو بالکل نہیں پاتے ہیں مال

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

کوئی کہتا ہے تجارت سے نہیں فرصت مجھے
کوئی کہتا ہے کہ گھر سے ہے بہت الفت مجھے
کوئی کہتا ہے نہیں سرکار سے رخصت مجھے
مرتے دم ہر ایک کہیگا کاش ہو مہلت مجھے

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

ہر گھڑی پھیلائے رکھہ دست دعا کو اے فقیر
چاہتا ہے تو اگر اوسکی عطا کو اے فقیر
کیوں نہ تجھپر رحم آئیگا خدا کو اے فقیر
ایکدم مت بھول اپنی اس صدا کو اے فقیر

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حاجات فقیر بحضرت رب قدیر در شوق مدینہ طیبہ حرسہا اللہ تعالی

ہو مجھے تسکین دل حاصل مدینے کی قریب
اب نہو جانا مجھے مشکل مدینے کے قریب
خاک میں یہ خاک جائے مل مدینے کے قریب
جا رہے یارب یہ آب و گل مدینے کے قریب

کاش

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ہے سبیلِ قربِ پیغمبر مدینے کا سفر — گر نصیب اے خالقِ اکبر مدینے کا سفر
ہووی تسکینِ دلِ مضطر مدینے کا سفر — اور بہت آسان ہو مجھپر مدینے کا سفر

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اس سفر میں یا خدا اخلاصِ نیت دے مجھے — حاجی اور زائر کہا جانے سے نفرت دے مجھے
بے ریا رکھ مجکو اور خالص محبت دے مجھے — اور بہت جلد پہنچ جانیکی ہمت دے مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اب کھیں جلدی وہ دن دکھلائے رب العالمین — دور ہو جاؤں وطن سے اور مدینے سے قرین
اور کھیں سب قافلے والے کہ بس اے دل حزین — اب کوئی منزل مدینے کے سوا باقی نہیں

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

نخلِ طیبہ کا تبرک دے اگر پنکھا کوئے — ہو ہوا اوسکی مری حق میں ہوا فردوس کے
اوس سے ہووے راہ کی گرمی سے میرے بند گے — خاک جا پہنچے کھیں زیرِ گلستان مری

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

کسقدر پرنور ہے نامِ خدا ملکِ عرب — اور سراسر ہے مطیعِ کبریا ملکِ عرب

کیون نہو جب ہے مقامِ مصطفےٰ ملکِ عرب — یا خدا جلدی دکھا جلدی مجھے ملکِ عرب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ترک مین طاعات اور خیرات ملکِ ہند مین — مین غلامِ شہوت و لذاتِ ملکِ ہند مین
کیا بڑا اندھیر ہے دن رات ملکِ ہند مین — یا الٰہی مین بہت آفات ملکِ ہند مین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مثلِ مکہ ہے مدینے کو جہان پر احترام — طیبہ طیب کا ایسا کیون نہو عالی مقام
آنکہ جس مین رسول اللہ فرمائین قیام — مجکو ہے یا رب دکھاوے مسکنِ خیر الانام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ہے دوائے دردِ بیماران مدینے کا غبار — ہے علاجِ روحِ ہر انسان مدینے کا غبار
میرے سر آنکھون پہ ہو افشان مدینے کا غبار — بلکہ ہو پیراہنِ عریان مدینے کا غبار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

کیون نہ اترائی پھرے خوشبو سے طیبی کی ہوا — جسکے ہمدم ہو وے خوشبوی محمد مصطفےٰ
جسکے آگے عطرِ مشک و عود و عنبر ہیچ کیا — کر دماغِ جان معطر اوس سے میرا یا خدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

کرم نہ جانے رحمت ہے تو احمد کے سبب
اوس جگہ مقبول طاعت ہے تو احمد کے سبب

خاکمین اوسکے جو صحت ہے تو احمد کے سبب
مغفرت وان ہے نہایت ہے تو احمد کے سبب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

یا خدا راہ مدینے کی مساجد کو دکھا
دوڑتا جاتا ہون ننگے پاؤن ورد رٹا ہوا

ہر جگہ اس سر کو میرے اپنے سجدے مین جھکا
پھر مجھے فرط شوق سے ہو وہی میری صدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

مرقد میمونہ بھی یارب دکھانا راہ مین
جی پڑا ہے مسجد و بیت رسول اللہ مین

طفل دل روتا ہے ام المومنین کے چاہ مین
اب کہان تاب اتنے جو جاؤن مین سیال اللہ مین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

مفتح الابواب ہے یا ربنا من رحمتک
اہدنی ربی الی البیت و دار مرسلک

ات مطلوبا لمملوک فقیر یا ملک
ثم ادخلنی الیہ مصرہ من بلدتک

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

چون شود حالم چو برج سبز را بینم ز دور
کے بود صبرم چو برج سبز را بینم ز دور

بر زمین افتم چو برج سبز را بینم ز دور
چون ہوا گردم چو برج سبز را بینم ز دور

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

جب رسول اللہ کا مسکن نظر آئی مجھے — غسل کر ڈالین نہ کیون آنکھین آنسو اشک سے
پاک ہو وین دیکھنے کو اوس مزار پاک کے — ایتو یا رب میر یا مولی مری امداد مری

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

ہند سی جاؤن مدینے مین تو ہو اتنی خوشی — جسقدر ہو ساری جنت مین جانیکی خوشی
ایتو یا رحمٰن میری بھی کھین ہو جی خوشی — کیونکہ ہو میرے خوشی جب تک نہو تیری خوشی

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

مسکن طیبہ الٰہی مثل جنت ہو مجھے — اور وہان ایک ایک دم رہنا غنیمت ہو مجھے
بلکہ دم بھر بھی جی النبی سے رخصت ہو مجھے — شہر احمد مین کھین مرگ شہادت ہو مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

یون رسول اللہ فرماتی ہین مین بیزار ہون — جو مسلمان ہو گئے اہل شرک مین رہتے سکون
کافران ہند مین رہتی سی یارب دل ہی خون — حال مین لکھ جاتا ہی تو تو بس مین کیا کھون

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

اللہ اللہ کیا ہی عالی منصب باب السلام — رفعت و شوکت ہے بہتر عرش باب السلام
ہو سلام اس لب پہ یا مولی لب باب السلام — مجکو پہنچا دی سلامت جانب باب السلام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

نام ھی جس باب کا مشہور باب جبرئیل
ہو کے اوس ستی ہی مین بھی فیضیاب جبرئیل
شاید اب جھے آتے جاتی ہون جناب جبرئیل
داخل مسجد ہون ہمراہ رکاب جبرئیل

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

جب نماز روز و شب اوس مسجد عالی مین ہو
کیون نہ ایسی حال خوش مین دل بھی خوشحالی مین ہو
چشم حیران کی نظر ہر لحظہ اوس جالی مین ہو
اتنوا مدا و خدا اس طاعت مالی مین ہو

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

درمیان حجرہ و منبر ہو جب میرا قیام
اور جب ہون مین بصحن مسجد خیر الانام
وہان نظر کو ہووے ہر دم حجرہ انور سے کام
دیکھتا ہون قبہ انور کو ہیبت سی مدام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

روضۂ انور مین بھی مجکو میسر ہو نماز
وقت اس خلوت کا یا اللہ ہو جاوے دراز
اور استغفار و تسبیح و ثنائی بی نیاز
ہین مرے سب کام تیرے ہے سپرد اے کارساز

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

با ادب ہو مین کبھی بالین اطہر کے قرین
اور خیال وہ روشن دلمین ہو نقش نگین

اور کبھی ہوں چہرۂ تاباں کے آگے میں حزین
کہتا ہوں صل علی روح شفیع المذنبین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیالِ دل مدینے کے قریب

روح احمد پر تو حاصل ہے یہاں عرضِ سلام
پر مرا جب ہے کہ جا کیجے وہاں عرضِ سلام

منہ تو دیکھو میسر قسمت میں کہاں عرضِ سلام
ہاں اگر سامان کریں جب جہاں عرضِ سلام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیالِ دل مدینے کے قریب

حضرت حق بھیجے ہے نازل وہاں کامل صلوۃ
اور فرشتے بھی سبھی کرتے رہیں نازل صلوۃ

اور ہمیں مخلوق ہے یا رب ہے شامل صلوۃ
ہو بآواز حزیں مجکو بھی وہاں حاصل صلوۃ

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیالِ دل مدینے کے قریب

بھیجتا ہوں یوں تو میں یہاں سے بھی احمد پر درود
اور پہنچ جاتے ہیں قاصد لیکے مقصد پر درود

پر حضور میں خدایا ہو محمد پر درود
ہو کے حاضر جا کہوں اس پاک مرقد پر درود

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیالِ دل مدینے کے قریب

مجھ سے ہوویں وہ ادا الفاظ و مضمون سلام
جو کہ ہیں اصحاب سب کی تو رو مسنون سلام

یعنی جو مسنون ہیں دستور و قانون سلام
دیکھیے کسدن تجھ سے یہ محروم مقرون سلام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیالِ دل مدینے کے قریب

رات دن یا رب یہان تسلیم کا ہو اتفاق
کیا سرور وصل اور کیا شکوہ درد فراق

تا کہون لکھنی کا جو کچھہ ہے دل مین اشتیاق
اب مدینے کی جدائی ہے خدایا مجھپہ شاق

کاش جلدی ہو مری منزل مدینی کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

اور کہان قسمت کہ وہان پہنچ کر تو سون تا کہون سلام
جب حضور شاہ مین حاضر ہون مین مثل غلام

ایک بھی دیوین جواب اب وہ نکا مجھے خیر الانام
عرض حال دل بھلا کیونکر رہے پہر ناتمام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

عرض ہو دے کہ درد ہجر نے مارا مجھے
یعنی سامان سفر برسون نہ ہاتھ آیا مجھے

تیرے در پر کرم نصیب نے یہ پہنچایا مجھے
آپ ہی کے شوق مین شوق اس صدا کا تہا مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینی کے قریب

یا رسول اللہ جو کچھہ مجھپہ گذری کیا کہون
یا رسول اللہ جو حالت تھی مری کیا کہون

یا رسول اللہ دل کے بیقراری کیا کہون
اور دعا جسقدر ورد زبان تھی کیا کہون

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کی قریب

یا رسول اللہ مرا ان پہ تیرے ہون نثار
اب مدینا آ گیا ہے جنت الفردوس وار

مجھکو طاقت بند کا رہنا تھا مثل قیدیار
یا رسول کیا کرتا تہا یون مین بیقرار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا رسول اللہ میں مشتاق تھا دیدار کا
مسجد و محراب کا منبر کا ہر آثار کا

روضۂ انور کا یہاں کے ہر در و دیوار کا
اوّل و آخر یہ تھا دم میری گفتار کا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا رسول اللہ لاکھوں شکر مولیٰ کے لیئے
آپ کے اب جو حرم میں بھی یہاں آئے لیئے

اب مبارک باد میرے چشم بینا کے لیئے
آرزو یہ تھی اسی مجھ کو تماشا کے لیئے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اب مبارک میری آنکھوں کو جمالِ طیبہ ہو
اب مبارک سجدہ احمد میں سر کو سجدہ ہو

اب مبارک میرے ہاتھوں کو شباکِ روضہ ہو
اب اثر محفل مبارک اس دعا کا کیوں نہ ہو

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا رسول اللہ اب مجھ کو ہوئی اتنی خوشی
کیا عجب ہے جو میں شادی مرگ ہو جاؤں ابھی

اور ہوا ہو کر عجب کیا روح یہاں آئے مری
جب مدینے کے سفر میں مجھے فریاد تھی

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اب سرورِ وصل سے بیخود ہوں میں یا مصطفیٰ
ہے یہ حیرت کہ میں در روضۂ خیر الوریٰ

خواب میں ہے یا کہ بیداری میں ہے یہ ماجرا
کیا مرا لکھا وہ سچی پھر خدایا ہو گیا

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

نفس نے ظالم ہوں استغفار ہے رب سے مری
تاکہ پاؤں میں بھی تواب و رحیم اوسکو ابھی
آپ سے میری شفاعت کیجیے حق سے یا نبی
یہ تمنا بھی تو لازم اس تمنا ہی میں تھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

یا نبی ڈرتا ہوں مجکو پھر نہو درد فراق
پھر کہیں منہ پر پڑی میرے نہو گرد فراق
پھر نہو وہ اشک سرخ چہرۂ زرد فراق
یوں کہا کرتا تھا میں پھر کر دم سرد فراق

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

بس ہاں ہے یا خدا دم بھر مجھے رخصت نہو
دیکھکر وہ روضۂ انور مجھے رخصت نہو
جان رخصت ہو بلا سے پر مجھی رخصت نہو
حیف ہے اب تک وطن ہے گر مجھے رخصت نہو

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

حضرت صدیق رضی کو بعد اوسکی ہو عرض سلام
سب سے بالاتر ہے بعد از انبیا جنکا مقام
جو ہیں صادق یار غار حضرت خیر الانام
انکا مشتاق زیارت ہے بہت یہ مستہام

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

پھر تحیہ عرض ہو فاروق رضی اعظم کے تئیں
قول سے جنکے موافق آیا قرآن مبین

جنکے باعث سارے دینون پہ ہوا غالب دین
اب طفیل دوستان رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

کیا ہے عالی شان مین دیکھو تو جناب رسولؐ
عالم برزخ مین بھی ہین دونون بجوار رسولؐ
کیون نهو دین حق کہ تھے قربان ادائے رسول
یا الٰہی اب طفیل قرب اصحاب رسول

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

مین مدینے مین محمد مصطفےٰ کے جتنی چاہ
چاہ مین پانی کے اونکے تشنہ لب دل ہے گواہ
گرد ہون مثل سگ اصحاب کہف اونکے پیچھے یا الٰہ
ہو نہ یارب کبھی بے سامانی اب تو سد راہ

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

اللہ اللہ کیا نصیب اوس کوچہ بازار کے
پڑتے تھے ہر دم قدم وہان سید ابرار کے
جو شرف ہین رسول آ بعد کی رفتار کے
یہ دعا ہے شوق مین اوس معتبر آثار کے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

بانہ آتا ہین نہین تقصیر بے اندازہ سے
خاک میرا پاک ہو پہلے تو قرب کرہ سے
کوئی باندھے مجھکو لیجا کر ستون توبہ سے
پھر خدا طیبہ بنائے قرب خاک طیبہ سے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

ماسکاہو

ہے جو نزدیک مدینہ مسجدِ پاکِ قبا
رونق افزا اوس جگہ اول ہوئے تھے مصطفٰے
پھر مدینے سے بھی آتے تھے وہاں خیر الوریٰ
اوسمیں دو رکعت ہیں عمرے کے برابر یا خدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مسجدیں جو دور ہیں یا ہیں مدینے کے قریب
خاک میں اون سبکی کہہ سر میرا یا رب مجیب
کیونکہ اون سبکو قیامِ مصطفٰے سے ہے نصیب
دیکھیے کب تک مقیم خستہ دل ہوگا غریب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

جائے حنانہ کوئی ای کاش دکھلائے مجھے
اور ستونِ ابو لبابہؓ تک بھی لیجائے مجھے
مجھسے وہاں توبہ ہو اور رونا بہت آئے مجھے
بس سوا اللہ کے وہاں کون پہنچائے مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مرقدِ انور پہ ہو عرضِ تحیہ صبح و شام
پھر بقیعِ پاک کا دیکھوں میں جلوہ صبح و شام
اوسمیں اہلِ بیت کا دیکھوں میں قبہ صبح و شام
گرد جا مولیٰ کے تیرے ابدال آگئے گر صبح و شام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

قبۂ عثمانؓ غنی ذی النورین بھی مجکو دکھا
قبۂ پرنور ابراہیم ابن مصطفٰے
اور قبابِ دخترانِ حضرتِ خیر الوریٰ
کیوں نہ آساں ہو یہ گر لطفِ کبریا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

امہات المومنین کا قبۂ عصمت دکھا
اور بھی قبے وہان موجود ہین جو یا خدا
جس سے طفل روح پائے دوش مادر کا مزا
ہو شرف سبکے زیارت سے مجھے جلد عطا

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اور خصوصاً روضۂ زہرا بھی دکھلانا مجھے
وہان جنابِ سیدہ مین جلد پہنچانا مجھے
باحیا اوس قدر عفت پہ لیجانا مجھے
تو بنا یارب مدینے کا ہے دیوانہ مجھے

کاش جلدی ہو مرے منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مسجدِ زہرا مین بھی سجدہ ہو موئے کو مرا
اس لیئے بیت الحزن نام اونکی مسجد کا ہوا
وہان فراقِ مصطفےٰ مین روتی تھین جس لیئے
دلکو رقت رونا آنکھون کو مری وہان ہو عطا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا الٰہی مجکو دکھلانا صحابہ کے مزار
اور بن دیکھے رسول اللہ کے تھے بیقرار
جان و دل سے مال سے تھے جو کہ حضرت پر نثار
بیقراری دے وہان کی مجکو یا پروردگار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اور شہیدانِ اُحد کی بھی زیارت ہو مجھے
ہر زیارت گاہ سے حاصل شرافت ہو مجھے
ہر جبل کے نخل کے وادی کے رویت ہو مجھے
دیکھیے اب رنجِ ہجران کتنی مدت ہو مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

اور بھی رہا ہے میرے دل صد چاک مین
خاک میری پاک ہو ملکر وہانکی خاک مین
مر کے مین بھی خاک ہو جاؤن البقیع پاک مین
اب تو بس یون ہی ہمیشہ ہی رہے دل غمناک مین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

دلکو یون طیبہ سے الفت ہے تو احمدؐ کے لیئے
اوسمین جانے کی رغبت ہے تو احمدؐ کے لیئے
اوسکی ہر شی سے محبت ہے تو احمدؐ کے لیئے
آرزو یہ بے نہایت ہے تو احمدؐ کے لیئے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

کیون مدینے کی حراست مین نہ ہر گام رہین (حفاظت)
کیون نہ اوسمین وہ مسند دین کہ ہو آرام رہین
بیٹھین نام مدینہ کے ہی کہو نام دین
جسمین حاصل کام دین ہو اور سب احکام دین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

سوچتا کیا ہے کہین جان بھی بچا نسکی ای فقیر
اپنی کھیتی کو ذرا سینچ کر دکھا دی ای فقیر
کام کر سب اپنے مولیٰ کے حوالے ای فقیر
اب تو مدت ہو گئی یہ کھیتی کھیتی ای فقیر

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

سراپای رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱
اللہ الحمد کہ سلطان ہوا مہمانِ فقیر
دافعِ حزن ہوا کلبۂ احزانِ فقیر
آج کس قرب کے شایان ہوئی شانِ فقیر
بن گیا گنجِ حرم گوشۂ حرمانِ فقیر

۲
آج صادق مری رتبی پہ وہ قول آتا ہے
ابنِ مسجودِ ملایک جو لقب میرا ہے

طلِ طوبی ہوا ہر سایۂ دیوار اپنا
ہے گلیم اب شرفِ کسوتِ ابرار اپنا
گل سے زخمِ دلِ گلشن ہوا ہر خار اپنا
بوریا آج ہے استبرقِ اخیار اپنا

۳
ظلِ سلطان ہی گرامی وہ ہوا نقشِ حصیر
موردِ غبطہ ہوئی حور کی ہاتھوں میں لکیر

ہی حصیر آج یہاں رشکِ عصائے شاہان
بن گیا وارخِ جان غیرتِ دارِ شاہان
انہیں مصور ہوا نورِ نہارِ شاہان
ہر ستون اپنا ہے محفوظِ منارِ شاہان

۴
کیوں نہ ہر رحمتِ دل صورتِ رحمت بن جاے
جلشن بیت آج ہمکیوں سندسِ جنت بن جائے

آج یہاں ہر خطِ سا غری لیلِ اسرار
ہو گیا آہنِ دلِ شکستہ رو دستِ اقتدار
ذرہ ذرہ ہے خورشید بنا دلشِ نہار
داغِ دل شمعِ حرم حجرہ ہے نور الابصار

بیت عیدان بیزاکس لوبایے معلوم ہے آج

لیلۃ البدر

۵	لیلة البدر بھی دریوزہ گر نور ہے آج	
	کیا محل حسنات آج ہوا حال اپنا رشکِ شمشاد بنا سبزہ پامال اپنا	ثقل میزان قیامت ہوا اثقال اپنا کاسۂ فقر ہوا کیسۂ اقبال اپنا
۶	اب مرا قریہ اوس اقبال سے آباد ہوا یکقلم جس سے ہر ادبار کا افساد ہوا	
	خشک لب بدر تھی جو رفیق اپنی مدام درد دل آج ہوا کاکل محبوب مدام	جلوۂ بحر و بر اوسی ہوا اب حظ تام ہے دم سرد میں باد سحری کا اہتمام
۷	غم دارین سے کھنچے ہوا آج اپنا غم زلف معشوق تمنا ہوئی زنجیر الم	
	ای فقیر آج وہ سلطان جہان ہیں مہمان خاک محفل ہے ہما تخدم اعلی کا گمان	ایسی مہمان ہیں بھتے نصیب شاہان جذب دل تیرا کہاں اور کہاں ذی شان
۸	کیون غزل خوان تھا آج ہجون میں ہر دم غزل آتش بجھے ہوا دام غزالان حرم	
	آج کس وجہ سے ہی یہ چمن حساس جسکا ہر قطرہ ہوا صفر ترقی حواس	ابر رحمت کو جی کیا آج مرض خاک کا پاس بن گئی مرض ہو دیدہ اسرار شناس
۹	سبحات ابدی سے یہ کیا کسنے ظہور بھر دیا دیدۂ دل میں مرے ک غیب سے نور	
	آج درد متالم کے دوا حاصل ہے آج امید دلی پا یہ گجا حاصل ہے	آج امراض موفی کی شفا حاصل ہے آج میں کیا کہوں ہم مجھے کیا حاصل ہے

	امر ذوقی کا بیان کونسی الفاظ سی ہو غیر ملفوظ عیان کونسی الفاظ سی ہو	۱۰
آج بالیدگی فرق سرور محزون منزل شمس مری گھر کا لقب ہے موزون	تنگ ٹھیراتی ہی وسعت مین کلاہ گردون صاحب تاج منور ہی باسمین مکنون	
	حاصل عمر طبیعے نے کیا آج نزول جان و دل نذر ہین یکاش اگر ہوین قبول	۱۱
اطلس چرخ بنا جسکے لیئے فرش براہ جوش زن دل مین ہے وہ شوق بسر و ردیخواہ	ہوگیا جلوہ گر جلسِ فقیر آج وہ شاہ فرط شادی ہو عجب کیا مجھی مرگ ناگاہ	
	یہی حیرت ہے کہ یہان اور شہ دین آجائی بالیقین دلکو یقین ہو تو یقین آجائی	۱۲
قاف قرآج ہوا قاف سے اعظم میرا امر اوسط ہی جو توصیف مین ہمتم میرا	یعنی فکر صفت شاہ ہی ہمدم میرا دل ہفین مدح محمد مین مدغم میرا	
	مجکو اترانی سے اطرا سے بچائے اللہ مدح غالی کا مجھے منہ نہ دکھائے اللہ	۱۳
کیا ہی وتری صحف نعت رسول مختار آئی اشباح مضامین عطائی غفار	بن گئی ارض حرم آج زمین اشعار مورد نور قدم مین جو سرا پا انوار	
	یعنی ہے فکر سراپائے محمد وارد جس مزید یہ ہوا نور محمد وارد	۱۴
بحر اشعار ہی یہان وکش کوثر گویا	وزن ہر بیت مین ہے ثقل ترازوی جزا	

فقط

نقطهٔ حرف بنا مردم چشم بینا ‌‌ هی سخن ناسخ طغیان و غلو شعرا

حاصل قریہ گفتار کچھ آج ایسا ہے
۱۵ خرج صد ملک سخنور کو بھی رشک آتا ہی

یہ سخن رشک گلستان جہان کیونکی نہو ‌‌ یہ سخن نور شبستان جہان کیونکی نہو
رونق شان سخن شان جہان کیونکی نہو ‌‌ سامی سن بات سے سامان جہان کیونکی نہو

گر سخن کاشف اسرار نہوتا واللہ
۱۶ قل ھی قرآن مین بتکرار نہوتا واللہ

یہ سخن وہ ہی کہ جو معجزہ عیسیٰ ہی ‌‌ اس سخن کے لیئے بیتاب دل موسی ہے
یہ سخن وہ ہی کہ اسرار شہ اسریٰ ہے ‌‌ یہ وہ شاہد ہی کہ در پردہ ما اوحی ہے

طور دل کے لیئے عالم مین تجلی ہی سخن
۱۷ دیکھلو آئینہ صورت معنے ہے سخن

ہر مسافر کے لیئے کشتی کعبہ ہی یہ ‌‌ اور تعبیر آج پئے عبیر مدینہ ہی یہ
ہر خطا کار کو بہیان عذر خطیہ ہی یہ ‌‌ قابل التوب کے درگاہ مین توبہ ہی یہ

شرف انسان کو ملک پر ہی سخن کے باعث
۱۸ تا زمین ارض فلک ہے سخن کے باعث

بیکس عشق کو خود مونس ہمدم ہی سخن ‌‌ داغ دل کے لیئے کافور کا مرہم ہی سخن
صاحب زینت مدح شہ عالم ہی سخن ‌‌ ہان قبیح اوسکو کہو جو کہ بہ ذم ہم ہی سخن

کچھ نہین جا ہی سخن بیان کہ سخن ہے وہ رفیق
جذب مطلوب مین سہل اوسکو ہی ہر نجم عمیق

۱۹
حمد سخن کے لئے ہیں چار کتابیں تفسیر
ہے حدیث نبوی خاص سخن کی تصویر
اور سخن سے ہوا کاشانۂ عنصر تعمیر
سخن مدح سے ممدوح ہوئی ذات بشیر
اور سخن میں ہے سراپای محمد کا بیان
جسکو لکھتا ہے قلم آج بعون الرحمان

۲۰
کیوں نہو وصف قلم کاتب لوح محفوظ
ہوگیا جس سے یہ کان سکوں سب ملفوظ
کب نہیں جو فقر کونین قلم سے محظوظ
پر وہ یکتا ہے کہ ہے ضابط ہر خط و خطوط
اسنے خود لکھی ہے آیات قدم کی تفسیر
یہ قلم وہ ہے کہ ہے نون و قلم کے تفسیر

۲۱
کون ہمدم ہے وہ اسنے ہیں لکھی نقلاخ
واہ کیا کچھ یہ قلم کے ہے قلمرو ہی فراخ
گر صریر اسکے دو عالم میں ہو قرع صماخ
لکھ دیا ہے یہ ہیں ہے تو سر نہ کاخ
سرو کس باغ کا ہے رونق گلزار قلم
شاخ کس نخل کی ہے پر گل اسرار قلم

۲۲
بے زبانی پہ ہے اللہ رے ایسا ہی بیان
کاشف راز ولی حق مگر کیا ہے نہان
جس سے حاصل ہے طوطی کے لیے طی لسان
گوش دل میں بھی لکھ دیتا ہے چپکے سے گمان
نہیں یا کس کے سزاوار یہ شان اسرار
باادب چاہیے اظہار بیان اسرار

۲۳
صورت خضر سر چشمۂ تاریک دوات
خامہ اسکو لکھو کیونکہ یہ خامہ ذرات
کھینچتا مردہ دلوں کے لیے ہے آب حیات
بخشتا کرتا ہے ادنی جو ہے یہاں تمام صفات
عشق ولی کے لیے سلک جواہر ہے یہ کلک

۲۴
اس سیاہی میں وہ انوار مظاہر ہے یہ کلک

یہ قلم وہ ہی کہ خود جسنی باذن الرحمان
کاتب وحی و حدیث اسکا لقب ہے شایان

لکھی توریت اور انجیل و زبور و قرآن
کہ انھیں و کے لیے اسکو ملین ہیں وہ زبان

۲۵
صورت دست و عاب یہ سراپا سے دراز
کہ سراپائے محمد کا بھی ہو نقش طراز

بارک اللہ ہوی مقبول و حامی خامہ
تو ہوا مجھسے یہ آغاز طراز نامہ

ہو گیا نفس جھول آج مرا علامہ
کیا ہی گرم آمد مضمون کا ہوا ہنگامہ

۲۶
چشم بد دور وہ مضمون ہے یہ ماشاء اللہ
جسمیں قدرت کا دکھاتا ہی تماشا اللہ

ہے دلیل آج تو اوصاف محمد یہ رقم
یہ وہ مضمون ہے کہ ہو لوح زبرجد یہ رقم

کیجیے کیونکر اسی قرطاس ممتد یہ رقم
قلم زر سے ہو الواح زمرد یہ رقم

۲۷
بلکہ مسطور ہوں سطور سراپا کے سطور
قلم نور ہو قرطاس ہو رخسارہ حور

چاہیے صرف قلم اسمیں ہو شاخ طوبی
اور سیاہی ہو سویدائے ضمیر حورا

کاغذ مشق ہوا اسکا ورق شمس ضحی
نقطہ حرف بنی مردم چشم علیا

۲۸
اور بنین خط شعاع اسکے خطوط مسطر
و سیدم صرف مداد اسمیں ہو آب کوثر

اور سرخی کے لیے اسمیں ہو شنجرف شفق
بات اچھا ہے مجھے کاش جو قرطاس فلک

اور ہی حذب وہی ہو صوف استبرق
تو لکھوں جو وہ لوہاں سے قد میں ورق

۲۹
دیکھکر روی افق رنگ شفق فق ہوجای
ورق شمس ضحی کا غذ بادی نظر آئے

کیا مزا دو رهی استعارے سی و سکے واسد
وہ مکین ہین وہ امین ہین وہ مطاعِ ذی جاہ
جیسی جبریل کو مزدور کہا بے پرواہ
آپ جنکی لئی ہیتی تھی نبی جشم براہ

۳۰
دل احمد سے یہ پوچھی کوئی کیا ہین جبریل
جسمین خود ملقی اسرارِ خدا ہین جبریل

کوئی وسکے اُنکھ کو ڈالی ہی تھسری کحل
تو یہ جی یون ہو کہین عین نہی مستعمل
نظر آیا ہی جیسی دیدۂ یعقوب کہل
کوئی تشبیہ نہی تہی اور نصیبِ اجہل

۳۱
اسمین تعظیم رسول عربے کا ہیکو ہے
مدح مستلزم تحقیر نبی کا ہیکو ہے

نعت مین ذکر ہی یوسف کا تو کیا تعظیم
کس اہانت سے ہے ذکر زکریا و کلیم
جنکو فرماتی ہین منعوت کریم ابن کریم
کیسی تحقیر سی ہی وصف مسیحا کی فخیم

۳۲
یون ہی اخوان محمد کا جو موہن ہے کوئی
کسکے اخوان سے کیا جانیے وہ جن ہی کوئی

مینی مانا کہ بڑا طبع کا موزون کوئی ہو
شعرا مین وہی سرکردۂ غاوون کوئی ہو
فلک صابئین ہے صابئے سے بیقرون کوئی ہو
خامہ مرفوع تو اوس سے ہو جو مجنون کوئی ہو

۳۳
استعارات و مراعات کی ہشیاری ہی
ہجو مین خوب جنون کی اوسی بیماری ہی

گنگ ہی تو نہ رہا اج جب سے ہوا اندیا رسول
فہم جبریل ہوا اور اوسمین تو لائی رسول

یاد

یا کہ مخلوق مین جو قبل نبی آئی رسول ۔ اونکی تحقیر ہو اور آپ ہون شیدائے رسول

اپنا دیوانہ ہی شیدائے نبی کب وہ ہے
۳۴ ایک مشتاق ہی دیوانہ مطلب وہ ہے

جسکا مقصود فقط شعر ہو کیا اوسکو شعور ۔ کیونکہ ہوتی ہی بیان نعت رسول مغفور
کوئی وادی ہیمون مین گو ہو مسرور ۔ جو کہ ہی ذام رسل وہ ہی نبی کا مقہور

ایسی احسان تراشیدہ کا محسن ہے مسمّٰی

۳۵ گو تکلف سی ہو حسان وہ لیکن ہے مسمّٰی

قصہ کوتاہ کہان پہنچی طبیعت میرے ۔ پھر معاون ہو وہ اللہ کی رحمت میرے
روح حسانؓ سی یکایش ہو قربت میرے ۔ حسن احمد کی بیان مین ہے راحت میرے

تون ہوین نبی سی ندا کا ہے نزول
کہ فقیر اب مترنم ہو بتحسین رسول

ظاہر و باطن محبوب ہے وہ حسن عیان ۔ کہ بیان اوسکا نہین طاقت جن و انسان
اوس محاسن کے حسین ہین وہ جب دو جہان ۔ کہ شریک اونکا نہین ہے کوئی دارین مین ان

جوہر حسن رسول آمدہ آن جوہر فرد
۳۶ کہ خدا باد گرش وعدہ تقسیم نہ کرد

کس سے موصوف ہو وہ ذی شرف حسن و جمال ۔ ہی جو ہان مصف صدام صف حسن و جمال
ذات احمد ہی وہ دُرِ صدف حسن و جمال ۔ سائل حسن ہے وہان سبکی کف حسن و جمال

کیونکی معقول بشر ہو رہی حسن فخیم
جلوہ افروز ہو جب حسن خود حسن قدیم

۳۹

صفتِ حسن بھی ہے صفتِ مہرِ منیر — کہ بیاں باعثِ تصغیر ہے اور وہ ہے کبیر
ورنہ وہ وسعت سے اکبر نظر آتا ہے صغیر — وہی وصفِ سراپا ہے سراپا تقصیر

ستھرہ معصوم دلم نسبتِ جمالِ اکرم
مہر در وصفِ صغیر ہست و محیطِ عالم

حسن تو آنکھوں کیلیے وصفِ جمالِ مرسل — یعنی آنکھوں میں جو پھرتی ہے جمالِ مرسل
نامکمل ہر سے کہ تفصیلِ جمالِ مرسل — ہے یہ مجمل صفتِ فضل و کمالِ مرسل

۴۰
کہ فضائل میں محمد کے ہے تطویل فضول
قدرِ مرسل ہے عیاں تو ہے خود قدرِ رسول

عالی حکمت ہے نہیں فعلِ حکیم و علام — حسنِ محبوب کا عالی وہ کیا ہے مقام
کہ جو ہوتا کہیں ظاہر بھی وہ عالم میں تمام — مستطیع اوسکی نہ ہوتی کبھی یہ چشمِ انام

۴۱
لاتکلیف کا یہ مصداق ہے لفس ہوا
خواہ وہ جو یہاں شاق ہے لفس ہوا

قدرِ طاقتِ ابصار دکھایا ہمکو — تو ہوئی مدحِ محمد کی تمنا ہمکو
صورتِ مدح ہوئی منحصرِ معنا ہمکو — حسنِ احمد ہوا دارین میں حسنے ہمکو

۴۲
حسن وہ مطلعِ انوار اُٹھے ہے یہ
کہ ہمیں وعدۂ دیدار رکھے ہے یہ

اللہ اللہ الفِ قامتِ آغازِ انام — یاد آتا ہے جسے دیکھکے اللہ کا نام
سربلند اوسکی بلندی سے ہیں کونین تمام — قدِ محبوب ہے وہ سروِ ریاضِ اکرام

رشکِ قمری ہے جو جانِ تنِ املاکِ ملکوت

طوق

۴۳ طوقِ عشق اوسکا ہی در گردنِ ملک ملکوت

متوسط قدِ موزون ہی وہ سراپا نور
کیسے ہی وہی قدِ بالا ہین ہمراہ حضور

گرچہ تکمہ منصوص ہے اوسط صفت خیر امور
سب سے عالی نظر آتی ہین تجمع یہ ضرور

۴۴ قدِ بالای محمد مین وہ اعجاز ہے واہ
نظر آتی ہین وہان قامتِ بالا کوتاہ

بارک اللہ تعالے قدِ سرو بالا
چون شدہ منفعل فاعل فعل اسرا

رفتہ بر عالم بالا بفراز معنے
لام زلف و قد او کردہ تبارک ہذا

۴۵ قدِ بالاش لقد فاز علی نور العرش
گوش دلہا بشنیدند دم عود نفش

زیبِ تشریف رسالت ہی قد پیغمبر
راست آیگا اسی قد پہ حضورِ داور

خلعتِ اذن شفاعات بہی روز محشر
راستی آتی ہی کیا راست اسی قامت پر

۴۶ راست ایسا قد یکتا ہی نبی نیک آیا
کہ نظر دیدہ احول کو بھی وہ ایک آیا

وہ جمال نبوی ہی اثرِ نور جلال
اور جب سایہ نہ تھی وہان نہ پڑ قدم پا کی مجال

اس لیی اوس قدِ پر نور کا سایہ ہی محال
گویا اوس ظل کو بھی آتی تھی قضائے عمال

۴۷ مردم دیدہ انسان بنایا اوسکو
نور ہی وہ بھی نکہتا کھین سایا اوسکو

سر عالی ہی حباب یم رضوان خدا
ہوا گر نقد سجود دو جہان اوسپہ فدا

تاجِ ہر سجدہ ہی اوس سر کا وہ در رضا
تو بھی زیان ہی اوس تاجِ منور کی بہا

٤٨	كيا بيان هو صفت اس رئيس الابرار جسكا هر سجده يقيني هے قبول جبار	
ليل اسرا هين وه موی سر محبوب جهان شب طاعت متهجد كو نصيب ايسے كهان		اور هر اك تار مين هے فيض شب قدر نهان جو تعلق هين هے خط دل بيدار يهان
٤٩	زلف هے ليل سعادات هين وه زلف كے تار زلف دل كهے ليئے زلفی هی حضور غفار	
دلكشا ايسی هی وه الله وه پر نور جبين ديدهٔ كاذب كا فراوسی ديكهی تو هين		صبح صادق هے كه آفاق مين هی هی مبين سجدهٔ خالق ايمان مين هو سر زمين
٥٠	جلوه فرما جو وه پيشانی فائق هو جائی ديكهكر ناصيهٔ كاذبه صادق هو جائی	
شجر طور هی گويا قد زيبای رسول جسكو پيش آگئی پيشانی عظمای رسول		جلوهٔ طور كی لمعات هين سيمای رسول همه تن چشم رهی محو تجلای رسول
٥١	يكنظر خواب مين آجائے جو وه دلكش آجای دل مشتاق كو موسی كی طرح غش آجائے	
كس قدر نيك هی قرين هين وه كمان ابرو سورهٔ نون هے خود وصف و بيان ابرو		قاب قوسين كی تصوير هی شان ابرو قبلتين آج هين عالم مين نشان ابرو
٥٢	يا در كعبه هے وه جسمين دعا هی مقبول بال بال آپكا كيا نام خدا هے مقبول	
وصف ابرو مين قلم ميری قلم كی هی ماهر		ايسا عالم مين سر فكر سخنور هے كهان

کہ سلامت جسے یہان چھوڑدی تیغِ بیان ۔ ۔ ہی محالات سے اوصافِ دو ابرو کا نشان

۵۳
نقشِ ابروی نبی کھنچ نہ سکے جو کہینچے
کسکے طاقت ہے کہ اس قوسِ قزح کو کھینچے

آئی اوس ابروِ عالی پہ اگر چین عتاب ۔ ۔ الحذر گور ہی وہ قبر ہی ہر موج عذاب
کیونکہ عالم مین عتاب نبوی ہی وہ حجاب ۔ ۔ کہ نہان جسمین ہی قہار کی خود نمائی عقاب

۵۴
جہانکتی ہی وہ دلِ کفار کو اس پردی سی
او نپہ پرغیظ کیا نار کو اس پردی سی

ایک گر ایکے مابین وہ ابرو ہی نہان ۔ ۔ غیظ فی اللہ مین ہوتی ہی کسیو قت عیان
مسقطِ غضب جہان ہو وہ اگر ہو چنبان ۔ ۔ ہمسرِ جنبشِ عرش اوسکی صفت ہے شایان

۵۵
غضبُ اللہِ لمغضوبِ رسولِ واللہ
لقد اہتز لہ العرش بقہرِ الاواہ

فرقِ سر جادہ حسن و جہان ہے دیکہو ۔ ۔ استوا چرخِ رسالت پہ عیان ہی دیکہو
وہ جو ابرو سی قرینِ الف کی شان ہے دیکہو ۔ ۔ معنی نون و قلم جلوہ کنان ہی دیکہو
یعنی سینہ مبارک

۵۶
حاجبین ایسی ہین وہ غایت ہینی حسنکین
قابَ قوسین ہین یعنی رہ قابَ قوسین
(صفت حاجبین؛ دو ابرو؛ انتہائی؛ دو ابرو)

سورہ صاد ہی وہ عین جہانبین نبی ۔ ۔ گوشہ چشم ہے اک ملک جہان بینی مغنی
ہی نظر سوئی مین اس لئی اکثر او نکی ۔ ۔ کہ رہین گنج عدم مین بھی تو مرحوم سبھی

رحمت خاص ہین اوس نور رہی کی انکھین
کیون نہ ہون دیکہنی والی ہین خدا کے انکھین
(رحمت خدا کے)

۵۷

کیا ہو کیفیّتِ عینِ نبوی کا اظہار
انکھیں ہیں عالمِ دیدارِ خدائی غفّار
کحلِ مازاغ ہی ور چشمِ رسولِ مختار
اور سیاہی و سفیدی ہیں وہاں لیل و نہار

۵۸
جسکو موسیٰ نے سنا آپنے دیکھا اوسکو
جو شنیدہ ہی وہ ہمصورتِ دیدہ کب ہو

مژہ چشم ہے تارِ رگِ ابرِ رحمت
کیون ہو جنبش سے قرارِ رگِ ابرِ رحمت
نہرِ خلد نثارِ رگِ ابرِ رحمت
رحمِ کونین ہی کارِ رگِ ابرِ رحمت

۵۹
یا کہ محسوس ہیں وہ تارِ نگاہِ الطاف
کیونکہ وارد ہیں یہان چشم براہِ الطاف

صفِ مژگان پہ کفار ہی صفِ پیکار
جس سے ہوتا ہے معانی میں عجاز اظہار
تیر باری کو ہی اعدا پہ وہ ابرِ بدرار
ہمیشہ برستا ہی مگر ہوتی ہیں کافر فی النار

۶۰
ہیبتا و شق جنبشِ مژگان ہیں ان ایسی کہ
ہیبتِ زلزلۂ ارض کہاں ایسی ہے

صدفِ گوہرِ آیاتِ خدا گوشِ رسول
ماہ و خورشید سی ہی مانعِ تشبیہ افول
صورتِ نور و دخان عارضِ گیسو مقبول
یہی مضمونِ سورۂ والنور ہی سورۂ واللیل نزول

۶۱
ہے وہ رخسارۂ تابان لبِ خندان انکے پاس
یا کہ نازل ہے قمر سورۂ رحمان کے پاس

صورتِ سورۂ قرآن وہ رخِ روشن ہے
عرش پر نور درخشان وہ رخِ روشن ہے
صفتِ کعبۂ رحمان وہ رخِ روشن ہے
یا قدِ شاہ پہ تابان وہ رخِ روشن ہے

وصف میں ہمکو جو کا لکھنے کی عادت ہے یہ

کاف

٦٢ کاف تشبیہ تحقیق کا قاف زیارت سے ہے

از بس اللہ ہیں محبوب دو عالم واللہ — ابتیقن تحقیق ہی ہمہ عرب میں وہ شاہ
وصف گندمی بھی ہی مذکور لسان افواہ — گندمی رنگ ہے یعنی وہ رخ غیرت ماہ

٦٣ اللہ اللہ جو تشبیہ رخ نور حق ہے
ثقل تشبیہ سے گندم کا بھی سینہ شق ہے

وہ دہن وہ دلستان بخش وہ خط و رخسار — عین قرین کیا ہے قرینے سی بصنع الغفار
کعبہ رخسار ہے خط طاق کعبہ زوار — یا خط سبز و لب فم سی ہوا وہ اظہار

٦٤ طبع غواص جلی آئی ہے قدر مضمون
لب کوثر یہ ہوئی خضر و مسیحا مقرون

وہ دندان ہیں کہ روان لب خندان سہل — یا کہ ہی قلب شفق میں یہ ثریا کا نزول
ہی وہ پشت لب جان بخش تہ خط مقبول — یا کہ آب گہر دندان سے ہے اثبات حصول

٦٥ سبزۂ آب تو ہر جا ہی نمایاں دیکھا
سبزۂ آب گہر آنکھ سی بس یہاں دیکھا

دہن پاک میں اسرار نہان ہیں محفوظ — اور خفیات قدم نوک زبان میں محفوظ
لوح اعلی میں جو راز دو جہاں ہیں محفوظ — دیکھلو اوسکا نمونہ وہی یہاں ہیں محفوظ

٦٦ لوح محفوظ میں مکتوب ہے سین یاسین
یہاں ہیں محفوظ وہ دندان سین یاسین

فکر توصیف دہن میں ہے گم سر حواس — گر تشبیہ تحقیق وہ لائی جو تشبیہ قیاس
دل ابھی کو یہاں جب ہوئی امید ہے یاس — وصفہ [illegible] فیہ شفاء للناس

٦٧
اور تقدیر حسن اشیا کے لیے تھی ساتر
دہن پاک محمد سے ہوئین یہان ظاہر
(وصف ثانی — پردہ دار)

اللہ اللہ نبی کی وہ زبان عربی
سن کے اوس افصح عالم سے بیان عربی
طفل مکتب ہین جہان پیر و جوان عجمی
رنگ گئی سن ہی فصیحان لسان عربی

٦٨
صادق فیہ لسان عربی انجم
قولہ کان شفاء لصدور العالم

وہ زبان مورد قرآن ہی سبحان اللہ
ساقی چشمۂ حیوان ہی سبحان اللہ
ماہی کوثر عرفان ہی سبحان اللہ
خاتم حجت سبحان ہی سبحان اللہ

٦٩
آیت اللہ است کہ در شہر حدوث آمدہ است
ترجمان قدم از بہر حدوث آمدہ است

کری محشر کو جب اللہ کی قدرت پیدا
اس معانی کی وہان جاہے ہے صورت پیدا
(مراد زبان مبارک)
تو تکلم سے وہان سب کو ہو ہیبت پیدا
اسکے جوہر سے ہی وہان عرض شفاعت پیدا
(حضور رب العالمین)

٧٠
اذن رحمان سے شفاعت کے لیے ہو گویا
وہ زبان یوم فلا تسمع الا ہمسا

عمر بھر نطق ہوا سے وہ زبان بھی خاموش
ذکر رویت میں جو وہ بحر بیان ہے پر جوش
(دیدار الہی)
کلمات ابدی سنتی ہی گویا ہی گوش
ہوئین موسی طرح اہل سماعت بیہوش

٧١
محض فی حاشیہ ذوق ہمین ہی وہ زبان
قوت سمع و بصر بھی تو نمایان ہے وہان

لذت شربت دیدار حق اوس سے پوچھو
ذوق وحالی لقا حق اوس سے پوچھو

لطف

لطفِ کیفیتِ اسرارِ حق اوس سے پوچھو
ذکر میں غیر پہ اظہارِ حق اوس سے پوچھو

حق تو یون ھی کہ جو حق گوئی وسیلہ کا حق ھے
۲ے حق محسوس مین پوشیدہ یہ گویا حق ھے

صدق ہر لحظہ تصدق کے لیے ھی موجود
اسطرح کذب سیہ رو ھی و نا النی نابود
سنجا صدق ھی ہر دم وہ زبان محمود
صبحِ صادق سی ھی جسطور کہ کاذب مفقود

ینطقُ الحقُّ علیہ بخفاءٍ للناس
۳ے ما و فی القول فمن اصدق من رب الناس

بالیقین ھی سخنِ ربِ کریم اوسکی حدیث
کیا بیان کرتی ھی اسرارِ قدیم اوسکی حدیث
واہ کیا کچھ ہوئی ذی شانِ عظیم اوسکی حدیث
بحرِ معنی سی ھی وہ دُرِّ یتیم اوسکی حدیث

کہ جہان ھی دُرِ قلبِ دو جہان حلقہ بگوش
۴ے بر و بحر و صدف گوہر و کان حلقہ بگوش

اب وام میری ہون قربان بانِ امی
ہوئی جبریل سی تعلیم بیانِ امی
اللہ اللہ ھی کیا رفعتِ شانِ امی
کیون نہ دارین مین اعلی ہو مکانِ امی

ملکِ اُمِ قری آج وھی امے ھے
۵ے منزلِ امِ کتابِ ابدی امی ھے

پست ہے فلک کی وسگر دنِ عالی سی نظر
سرنگون ہان ھین سلاطینِ جہان داور
وہ سرافرازی کونین ہے زیبا اوسپر
طوقِ تسلیم مین اوسکی الٰہی رکھی ہوئے سر

اللہ اللہ وہ عالی عشقِ احمد ھی
عشقِ کون و مکان اوسکی طرف ممتد ھی

۷۶

حسنِ گردن وہ گلوسوز ہی سبحان اللہ
وہ بیاضِ الیِ ال فروز ہی سبحان اللہ
شب کا کل مین عیان روز ہی سبحان اللہ
ستّرِ علم و حِکَم آموز ہے سبحان اللہ

۷۷
کیون نہ اوس گردنِ مینا کا جہا مین غلغل ہو
قُل ہو اللّٰہ جہان زمزمۂ قلقل ہوئے

صبح دیباچہ ہی یہ بھر بیاضِ گردن
سوختہ رشک سے ہے شمعِ حرم بھی ہمہ تن
شمع کافور کہان اوسکی مقابل سے قرن
سحرِ جنتِ فردوس ہی گویا ابین

۷۸
حسن کے شان سی ہی جنتِ عدن ظاہر
فخرِ عدنان سی ہے جنتِ عدن ظاہر

ہوی سر آگنے گردن پہ تو ظاہر ہوا صاف
یا کہ ہی طور کی چوٹی مین معنبر موباف
کہ پڑا کعبہ پہ نور پہ مشکین یہ غلاف
نور و ظلمت مین بھا ہے یہی قولِ مصاف

۷۹
رات دن جمع ہین کیا حسن کا اعجاز ہے یہہ
جمعِ اضداد مین ہر حسن سے ممتاز ہی یہ

صفتِ مہرِ نبوت ہو تو کیا ہو مرقوم
ہوئی وس مہر کی تشبیہ اگر اوس سے مسموم
رمزِ مہرِ ید قدرت ہو کھا لسنی معلوم
ہو روان بیض حمامہ سی رحیقِ مختوم

۸۰
زرِ حجلہ کی شبیہ اوسکو اگر کیجے بیان
موردِ رشک ہی چشمِ عروسانِ جنان

مہر ہی چرخِ رسالات پہ وہ مہر مبین
اوس سے پیدا ہیں جبینِ ملکا فرِ لگی مہر مبین
قلبِ مومن مین ہے صدق اوسکی سبب نقشِ نگین
طبع اللہ کا مصداق ہی وہ قلبِ لعین

دفترِ دل ضمین مقبول ا باس مہر لغیر

۸۱
بے سند ہین خطِ اعمال سب اس مہر بغیر

کیونکہ اوس مہر سی ہم رنگ ہو مہرِ انور
کونسی مشک سنی ہوگی وہ مدادِ اظہر
روشنائی یدِ قدرت نی لگائی جسپر
بس گیا بوئی قدس سے جو وہ مہرِ دفتر

۸۲
دیکھو جس راہ سی محبوب گذر جاتی ہین
اوسی خوشبو کو دماغ سحر وجان پاتی ہین

اب ہے راہِ سعادت نظر آتی ہی فقیر
ہے جہان تک دبستہ سمین کے نظیر
صفت ساعد مسعود بھی ہوئی تحریر
کہ کہان مشتمل خلق کہان صنع قدیر

۸۳
آستین جلوہ ساعد سی ہے فوارہ نور
یا کہ روشن ہی وہ فانوس مین شمع کافور

دستِ قدرت سے ہے دستِ نبی کیسے خوب
دستِ گل ہے تو رگِ گل سے ہین بہتر خوب
اور خطِ دستِ مبارک ہین عیان ایسی خوب
ہاتھ ملتا ہون کہ کیا لکھدون ہین جیسی خوب

۸۴
لوحِ محفوظ کفِ رشکِ یدِ بیضا ہے
یا یمِ جود و سخاوت پہ یہ کف آیا ہے

کیا لکھون خوبیٔ انگشت ودادِ احمد
اخذِ مضمون سے ہوا میرے قلم کا شل ید
رہ گئی گردن فکر اوسکی طرف کو ممتد
این بگفتیم صفتش کاشکے مقبول فتد

۸۵
ہین وہ انگشت وکف دستِ رسول ایسی قرین
ید قدرت سے ہوئی لوح و قلم جیسی قرین

رفعِ سبّابہ جو ہی عادتِ محمود خصال
عید سنت کا ہی وہ ناخنِ انگشت ہلال
تو عمل ہمکو بھی مسنون ہے آج اوسکی مثال
اور دکھاتا ہی ہمین طلعتِ محمد کا جمال

٨٦
مائل دید ہوا ایک جہان اوسکی طرف
ھین تشہد مین اشارات بنان اوسکی طرف

اوبر لکھون صفت سینۂ صافی بنیاد ۔ آب آئینہ روان آئی پی صرف مداد
سینہ ھی لوح جہان جملِ اخلا آئی یاد ۔ یا کہ عرش اوس سے ہوی شرع جہا نمین ایجاد

٨٧
حولِ حق دیکھلو قلب صفت اولی مین
شرع موجود ھے قلب صفت آخر مین

ھی وہ آرام دل و سینۂ انسان سینہ ۔ ہول دل کی لئی ھی آیت رحمان سینہ
زندگی بخش ھی جون چشمۂ حیوان سینہ ۔ خطِ اسود سی ھی یا صفحۂ قرآن سینہ

٨٨
خطِ باریک سے مقرون ھی وہ صدرِ انور
یا کھنچی جدولِ شکین ھے الم نشرح پر

بالیقین مطلعِ انوارِ الٰھی وہ ھی ۔ سر بسر مخزنِ اسرارِ الٰھی وہ ھی
مورد و منظرِ انظارِ الٰھے وہ ھے ۔ حاملِ سنجتِ دیدارِ الٰھی وہ ھی

٨٩
آمد و رفتِ نفس سے ھی یہ اوسکی تمثیل
شیشۂ ساعتِ اوقاتِ تجلّی جلیل

اس ید کلک مین وصفِ کمر آئی کیونکر ۔ رشتۂ جان کبھی تصویر بنائے کیونکر
اعجب الخلق کے اسرار کو پائے کیونکر ۔ رمز بیچون کو یہ چون صاف جتائی کیونکر

٩٠
ہو سکا اوسکی ثنا مین ھی مصرع موزون
کام اوسکا ھی قیام اور رکوعِ بیچون

اب ھی نعتِ قدمِ پاک کی تقدیم اھم ۔ ظرفِ خیرات و سعادات ھے جسکا مقدم

قدم

قدمِ صدق ھی محسوس میانِ عالم
اقدم ہر متقدم ھے بدرگاہِ قدم (سابق ۱۲)

۹۱ پا ئینگے اوسکی حقیقت کو جبھی خاص و عوام
اوسکو اقدام ہو جب یومِ تزلّ الاقدام (روز قیامت ۱۲)

ملی تعویذ جو نقش اوس قدمِ اکرم کا
خواست کو کبھی پہر مرضِ لغزش پا
ناخنِ پاہی بنی آج ھی وہ عقدہ کشا
ناخنِ عقل فلاطون کو جو ہو یہ دعوا

۹۲ شرف اوس ناخنِ پا کا نکہیے پائی وہ عقل
ناخنِ شیر اوسیکے لیئے بنجائی وہ عقل

کیونکی خاموش ہو جہان طوطیِ خامہ کے زبان
آئینہ ھی قدم صافِ نبی جسپہ عیان
وہان ھی ہر ذرّہ خاکِ قدم الیاذ ی شان
درّۃ التاج شہان ھی لقب اوسکا شایان

۹۳ آج کس سر کے نصیبونمین ھی یہ اوجِ عروج
فرش پا ھے جو محمد کے لیئے ذاتِ بروج (یعنی آسمان ۱۲)

شمع کاشانہ عالم ھین مقرر دونون (یعنے قدم مبارک ۱۲)
اون سی بطحا و مدینہ ھین منور دونون
اونپہ قربان یہ مر دیدی ھین اور سر دونون
بوسگہ لبِ مشتاق ہون کیونکر دونون

۹۴ حاش للہ کہ بود رتبہ خاک و خاشاک
کہ نشو خی بودش قربت آن عالمِ پاک

بارک اللہ سراپا کا جب اتمام ہوا
خواب مین حضرتِ مرسل نے قدم رنجہ کیا
خیر مقدم مری ہر مونی زبان نکلی کہا
فرطِ شادی نے مگر پہر مجھے ہونی ندیا (میرے ۱۲)

للہ الحمد کہ جو دیکھ لیا کافی ھے
یہی دنیا مین سراپا کا صلا کافی ھے

۹۵

ہی باقی ہی فقیر اب تو تمنا میری — خاک ہو شہر مقدس مین سراپا میرے
ختم ہو جای مدینی مین دنیا میرے — زیر اعقاب محمد رہے عقبے میرے

۹۶

ہو وہان میرے لیے صفّ نعال احمد
چشم مشتاق رہے محو جمال احمد

ربنا صل علی روح رسول الثقلین — وعلی آلہ الاخیار بخیر الدارین
جنکی تمثیل مین فرماتی ہین شاہ کونین — کشتی نوح مین گویا یہ ہرکے قرۃ عین

۹۷

ہو رکوب انکی اطاعت کے سفینے مین نصیب
قربت اونکی مجھے یارب ہو مدینی مین نصیب

اور صحابہ پہ نازل ہو تحیات وسلام — ناسور صاحب فن ہین جنمین ہوا نام امام
اونکی توصیف مین وارد ہی نجوم الاسلام — اقتدا اونکی ہدایت ہے لیے خاص وعوام

۹۸

گو عمیق آج ہے گرداب جہان اپنی لیے
یہ نجوم اور وہ کشتی ہے امان اپنے لیے

یا خدا شہر نبی کا شرف افزون ہو — جو محب اوسکا ہی فردوس ہے وہ مقرون ہو
اور جو دشمن ہے مدینے کا تو وہ ملعون ہو — سجن سجین کا عقبے مین وہی مسجون ہو

۹۹

بعضے کہدیتی ہین ایسا بھی تو بیعقل و شعور
کہ مدینی کی زیارت نہین کچھہ ایسی ضرور

لاتشدوا کی حدیث آئی ہی بیشک مرفوع — مگر اوس سے نہین قصد زیارت ممنوع
جسمین مد کو ہی محذوف نکالے ہے شروع — تو ہوا وسوسۂ کل ہو مشوش مدفوع

ہی شارع مین مفرّع جو یہ استثنا ہے

فارغ

۱۰۰	فارغ اس وہم سے مقصود مین دل میرا ہے	
	مورد وحی ہی اور منزل تنزیل ہی وہ جائی تسبیح ہی اور موقع تہلیل ہے وہ	راحت روح ہی اور مہبط جبریل ہی وہ مصدر تعظیم ہی اور بلدہ تبجیل ہی وہ
۱۰۱	مصطفی کا جسد پاک ہے اوس تربت مین وہ حبیب صمد پاک ہی اوس تربت مین	
	ہے خس راہ وہان قفل تمنا کی کلید عود اوسکا ہو جو ہر روز تو ہر روز ہو عید	خشت بام اوسکی ہی خورشید سماے تجدید کیون نہ اوسکے لئے ہو دلکو یہان شوق فرید
۱۰۲	موقف سرور عالم ہے مدینہ واللہ قدر مین مکہ سے کیا کم ہے مدینہ واللہ	
	ہے وہ آباد تو ہر جسم مین ہے جان آباد کعبہ مسلمین ہی اوسکی سبب ایمان آباد	اوسکی تعمیر سے ہے ہر دل ویران آباد یا الٰہی رہے وہ خانہ جان کا آباد
۱۰۳	اور وہ معمورہ ہو معمور تری رحمت سے دور طینہ نہ ہین دور تری رحمت سے	
	کیونکہ ہے ہو مدح نبی سر دو لونسی مرقوم کیا ہوا آپ مین آیا بھی اگر عکس نجوم	وہ تو ممدوح ہین اور اپنا علم ہی مذموم عالیہ سا فلہ ہو جائے نہین یہ مفہوم
۱۰۴	بیان محیط اسکا کوئی بار خدا یا کب ہو فکر اونسے مین محاط آج وہ اعلی کب ہو	
	جو بیان مجھسے سراپا مین ہوئی شبہ و نظیر کیونکہ اوسکی بھی شبہ ہی یہان فرات لبشیر	تو کھلا یہ کہ مشتبہ بہ نہین ذی توقیر مدح مین مجھسے سراپا ہی تقصیر فقیر

خالق حسن محمد سے یہ مستغفر ہون
عفو تقصیر ہو یارب مری مین قاصر ہون

ذکر مرشدی و استادی صاحب مقامات رفیع مدفون جنۃ البقیع حاجی حرمین شریفین نائب رسول الثقلین مولانا مولوی مظفر حسین کاندہلوی ادخلہ الرحمن فی فرادیس الجنان ؁

کہان ہین شیخ زمان نائب رسول اللہ — بذکر دل و جان نائب رسول اللہ
یہ کہتے تھے اولو الابصار دیکھکر اونکو — کہ ایسے ہوتی ہین ہان نائب رسول اللہ
تھوئی چشمہ حیوان سے بھی جہان کو وہ فیض — جو تھی وہ فیض رسان نائب رسول اللہ
یہ انکھین ہوگئین حیران قدسیون کی شکل — کہان ہین قطب جہان نائب رسول اللہ
جو خواب مین بھی دکھائین تو کور بینا ہو — وہ شکل نورفشان نائب رسول اللہ
وہ تھی مظفر و منصور بلک خیر دو کون — سعید کون و مکان نائب رسول اللہ
سنن عمر تھی معمور سنت النبی تھی — وہ جسم شرع کی جان نائب رسول اللہ
وہ کیا ہے حب مساکین دلمین تھی جو بھی — محب خستہ دلان نائب رسول اللہ
ہماری انکھونمین پہرتی ہین وہ جو رہتی تھی — رہ خدا مین روان نائب رسول اللہ
کہان جہان مین مہمان نواز ایسی کہین — کہین ہین ایسی کہان نائب رسول اللہ
وہ حضرت عربی کی طرف سی مخبر دین — مقیم ہند تھی یہان نائب رسول اللہ
جہانمین سنت مردہ کو زندہ کر گئی وہ — سنا گئی اپنا بیان نائب رسول اللہ

اگی

الٰہی ہوں میں مظفر حسین مختر ہیں
مقیم قصر جنان نائب رسول اللہ

نصیب مجکو بھی ہو کاش وہی گئی جسطور
در رسول پہ جان نائب رسول اللہ

بقیع پاک مدینہ میں وہ ہیں ہوں یہاں
کہاں فقیر کہاں نائب رسول اللہ

نور نظر اہل نیاز ذکر حسن و خوبی نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق نے کیا بنائی ہے نور نظر نماز
اندھیر تھا جہان میں خوبی اگر نماز

پڑھتی ہیں خوف حق سے جو با چشم تر نماز
اونکی لیے بجھائیگی نار سقر نماز

سوئینگے قبر میں وہ ہی آرام سے جو یہاں
پڑھتے ہیں نیند چھوڑ کے وقت سحر نماز

رہتا ہے جنکو فکر نمازوں کا رات دن
گویا وہ پڑھتے رہتے ہیں آٹھوں پہر نماز

وہ کونسی ادا ہے جو ہوتی ادا نہیں
بیٹھوں سی ادا نہیں ہوتی مگر نماز

کانوں میں بس اذان و اقامت تو ہو چکیں
باقی رہی فقط تری اے بیخبر نماز

تھوڑی سی زندگی ہے تو غافل ہے کسقدر
آجائیگی قضا تو قضا اب نکر نماز

اے بے نمازو سنگدلو سر جھکاؤ تم
دیکھو تو پھر دکھاتی ہے کیا کیا اثر نماز

مرتے ہے بے نماز تو تم اسے نمازیو
پڑھتے ہو کیوں جنازہ ناپاک پر نماز

جنکو یہاں نماز کا ڈر ہے تو کیا عجب
اونسی دکھائی حشر کا خوف و خطر نماز

سرسبز اس نہال کو آب وضو سی کر
لائیگی پھر تو میوہ جنت ثمر نماز

اونکے لیئے بنائیگی یہ گہر بہشت مین
دنیا مین جنکی دلمین بناتی ہی گہر نماز

حاضر تو ہر نماز مین رکھہ دل کو ای فقیر
کچھہ تو سمجھہ کہ تو ہے کہان اور کدہر نماز

حاضر ہے جو جنکا یہان دل نماز مین
طی کر گئے وہ عشق کی منزل نماز مین

ہین وہ سب سنت اور اونمین فرض قیام ہے
پر قطع کرتے ہین وہ مراحل نماز مین

فرماتے ہین نبی کہ جلادون مین انکی گہر
ہوتے نہین جو انکے شامل نماز مین

دنیا کے کام کیسے ہے مشکل مین سہل ہین
مشکل یہ ہی کہ پڑ گئے مشکل نماز مین

گر طاقت قیام نہووے مریض کو
ہو جائیے بیٹھے بیٹھے ہی شاغل نماز مین

یہ بھی نہو تو لیٹے ہی لیٹے پڑھے نماز
پہر بھی ثواب ہے وہی حاصل نماز مین

پانی سے ہو ضرر تو تیمم سے کر ادا
یہ بھی تو ہی طہارت کامل نماز مین

دنیا کے کاروبار مین وہ انا بہت برے
دیکھا تو بس نکلتی ہین جاہل نماز مین

غسل و وضو کے وہم سے اللہ کی پناہ
کب ہے ہم ہوئی دنیا ہی داخل نماز مین

ای وہمیو خدا ای ڈرو کیا غضب کیا
شیطان کو انکے تمہی کر لیا شامل نماز مین

یہ وہم چہوڑو اب تو خدا کے لیے ذرا
اللہ کی طرف رہو مائل نماز مین

کچھہ بھی رہے نہ دلمین پہر اللہ کے سوا
جو دل رہے نماز کے قابل نماز مین

کیا جانئے گے نماز کو دنیا کے بیوقوف
رہتی ہین محو دین کے عاقل نماز مین

سچے نماز مین وہ ہے باندھی ہوئے مین بات
دنیا سے باندھتی ہین جو محمل نماز مین

افسوس تو نماز تو پڑہتا ہے ای فقیر
پر دیکھتے ہین ہم تجھے غافل نماز مین

جو

جو نمازی ہین وہ ہین جنت کا باغ آیا ہی ہات
صرف کر راہِ خدا مین رات دن اوسکو تمام
بوی جنت تیز ہی اور ہمکو یہ ڈر ہی کہ یہان
قبر مین ہرگز نگھبرائینگے وہ اس سے
طوطیٔ دلکو اب آئینہ نمازون کا دکھا
کیون نہ وہ مخدومِ حورِ عین ہون سرورِ عیش

بے نمازو نکو فقط دوزخ کا داغ آیا ہی ہات
تجکو اے نسیان اگر نقدِ فراغ آیا ہی ہات
بوی عصیان سے بہت ضعفِ دماغ آیا ہی ہات
جنکو یہان ایمان کا روشن چراغ آیا ہی ہات
چھوڑ دی جو دوسو نکا تجکو زاغ آیا ہی ہات
وہان پہ غلمان سے جنکو ایاغ آیا ہی ہات

ہی اگر جنت کو جانا چل مدینی کو فقیر
راہِ جنت کا یہی مجکو سراغ آیا ہی ہات

جو نمازی ہین وہ ہین سایۂ رحمان کے تلی
بے نماز اب بھیجے نمازون کے لیے گھر سے نکل
گرم بستر سے نہ اوٹھنی کا مزا پائیگا وہان
بے نماز آج جو اک جنبشِ مژگان بھی جیا
وقتِ تکلیف مین جاتی ہین جو مسجد کے طرف
بے نماز اب بھی ہو خارکشِ کفر یہان

بے نمازون کی ہی جا مرقدِ شیطان کے تلے
ایک دن ہوئیگا تو خاکِ بیابان کے تلی
جبکہ دب جائیگا تو آتشِ سوزان کے تلی
نیشِ عقرب وہی وہان تنگ ہی گی جان کے تلی
چین مین ہونگے وہ روضۂ رضوان کے تلی
اب بھی آ جلد کہ ہین گلشنِ ایمان کے تلے

ایک سجدہ بھی فقیر اپنا جو ہو جائی قبول
تو رہوینگے ہمین رحمتِ سبحان کی تلے

یاد کرتی ہین ہر لحظہ جو اوس نام کو تو
چین سے کاٹی ہی پل تو رہا کرتی چین
دین کی کام مین رکھ اپنی تئین پختہ مزاج

ای نماز سنہ مین بنی ہی مرے کسکام کو تو
رہی آرام سے یہان چھوڑی جو آرام کو تو
چھوڑ دنیا کے سراسر طمعِ خام کو تو

دلمین جو آتی ہی کرتا ہی وہی ای غافل — سوچتا کچھ بھی ہی ہر کام کے انجام کو تو

کس لیے جسم پہ آسر ہی تو بس خاکمین مل — سجدہ کرتا ہے نہین جو خالقِ اجسام کو تو

بے نماز اب تو محمد کی بھی پیغام کو سن — کہ سنا چاہتا ہی موت کے پیغام کو تو

اس سے بہتر ہی بھلا کونسا کام ای ناکام — نمازون کے لیے چھوڑ کے ہر کام کو تو

باوضو چلتا ہی جب گھر سی تو مسجد کی طرف — گویا باندھی ہو جاتا ہی احرام کو تو

جسم حاضر ہی تو رکھہ دل کو بھی حاضر ہمین — ای مسلمان نمازی تو ہوا نام کو تو

پنجگانہ تجھے لازم ہی جماعت سی نماز — ورنہ وہان پائیگا الله سے الزام کو تو

قبر کا سونا بھی یاد آتا ہے سنسد والے — سوچتا یہان تو ہی آسایش اندام کو تو

پھر تو بار عمل بد سی سبکدوش سے ہے — یاد رکھی جو فرشتون کی بھی الہام کو تو

الکیاں یون ہی ہین گذر رات سب جین لگے — دیکھتا کیا ہی گذرتی سحر و شام کو تو

خانۂ دل جو کیا فکر عمارت مین خراب — سر پہ لیجائیگا کیا اپنے در و بام کو تو

کر عمل روز قیامت کے لیے اب تو فقیر
بس غنیمت ہے سمجھ زیست کے ایام کو تو

رخ محشر سی جو کل ہوگیا پردہ اولٹا — منہ کو آجائیگا ہیبت سے کلیجا اولٹا

اب تو اولٹا ہی ہے او سیرجی گرمی ہی کیا بس — ہائی اوس دن تو یہ خورشید بھی ہوگا اولٹا

بے نمازون کے بھی کھل جاتی حقیقت سب کی — ایک نیکے نہین مر کر جو پھر آتا اولٹا

ہیچیا و ہین شرماتے نصیحت سنکر — اور الزام ہمین دیتے ہو ہیچیا اولٹا

بے نماز اب بھی جھکا سر کو دگر نہ اوسدن — سر تجھے قتل قدم لیکے چلیگا اولٹا

لیتے مردو وہی کچھی ہین دنیا کے غلام — اب زوال کے لیے کون ہو سید با اولٹا

اوس سے کہدو جو بھی ہی تو جہنم مین ضرور
سر کے بل جائیگا تو ای سنگ دنیا اولٹا

سیدہا ہو جائیگا دل وسکا مقرر جسنے
اپنا منہ خاک پہ سجدہ مین ہے رکھا اولٹا

اب بھی سیدہا ہو نماز ہی ہو وگرنہ اوس روز
ہو گیگا نامہ اعمال کا پڑہنا اولٹا

بیٹھ کے پیچھے وہان پڑہ سکیگا جب تجھے
یہ کھیگا مری تقدیر کا لکھا اولٹا

ایسا پچھتائیگا افعال سے اپنی اوسدن
رب سے چاہیگا تو دنیا مین پہر آنا اولٹا

نہین لگتی عادت یہ کہ پہر لائی بھی
آج اعمال مین سیدہا رہی تو پا اولٹا

پہر سے تا ایک جھکائیگا عبادت مین جو تو
جان رکھنا کہ رہیگا تو سراپا اولٹا

جو دکھانیکو سنانیکو تو کرتا ہی عمل
وھین جاتا ہی ترے منہ پہ وہ مارا اولٹا

یاد مولے کی سوا چین نہو دل کو فقیر
کاش دنیا سی اب ہٹیا ہو دل اپنا اولٹا

وفا سی پہر ہماری تمھین جفا ٹہیرے
یہ بے نمازون سے کہنا کہو یہ کیا ٹہیرے

ہر ایک کام مین ہی تمکو بے نماز و مزا
مگر نماز ہی کیون ایسی بے مزا ٹہیرے

غضب تو یہ ہی جو لاکھون مرض ہین تمکو لگی
تو نفرت اوس سے ہے جو درد کی دوا ٹہیرے

نماز پڑہ کے ٹھکانا بہشت مین کر لو
تمہاری جا بہی تو دوزخ مین نہ جا ٹہیرے

ہر ایک کام تو ہمت سے اپنے کرتے ہو
نماز چھوڑنی مین مرضی خدا ٹہیرے

یہ پنجگانہ نماز ایسی ہی کہ جسکے سبب
جہان مین بالغہ نصرہ پارسا ٹہیرے

نمازین چھوڑتی ہین وہ نہین حیا سی بہت
جو بے حیائی ہی فسوس وہ حیا ٹہیرے

سزا یہ سر جھکانا دکھائیگا اوسدم
یہ جان ہو گی حلقوم مین جو آ ٹہیرے

خدا سی غرم ہائی قضا سی تو نہ ڈرا
بہت نمازون کی ای بیحیا قضا ٹہیرے

یہ دیکھا چاہیی کسدن شروع ہوگی نماز — تری صلاح تو پڑھنیکے بار ٹھہری
جلایا جان کو دوزخ مین چھوڑ چھوڑ نماز — نہ ٹھہری راحت جان جان پر بلا ٹھہری
نماز روزہ مین رکھہ سنت نبی کا لحاظ — رضا مین اونکے ھی اللہ کی رضا ٹھہری (ترک نماز مین ۱۲)
نماز یونکی لیی قصر سیم و زر ھین جہان — تو خاک جا ہی سجود انکی کیمیا ٹھہری (رسول اللہ)
رھی ہمیشہ عبادت تو دل رھی ہی صاف — کہ جیسی ہتی ھی آئینہ پر جلا ٹھہری
نکروہ کام جو بدعت ہی یاد رکھہ انسان — وہ کر تو جسمین ہو مرضی مصطفی ٹھہری
یہ مجبی بدعت دین سنکی تو جو جلتا ھی — دعای خیر تری حق مین بد دعا ٹھہری
مبارک اونکو بہشتونکی لذتین یارب — ہمیشہ جنکی غم آخرت غذا ٹھہری
یہان سی چلنی کا رکھہ فکر کیونکہ یہ دنیا — مسافرون کی ہمیشہ سی ھی سرا ٹھہری

ڈرو خدا سی اری غافلو نماز پڑھو
سنو فقیر کی اب تو بھی صدا ٹھہری

تمام شد

خاتمة الطبع من العبد الحقیر محمد حسین الفقیر فی ذکر المطبع الفاروقی

آج انعام خدا مطبع فاروقی ھی — شہر مین دارہ ہی مطبع فاروقی ھی
صاف و مطبوع یہان کیون نہو ہرتی مطبوع — مسکن اہل صفا مطبع فاروقی ھی
کیون نہ تصحیح کتب سی ہو شفاء الاسقام — صحت سقم کی جا مطبع فاروقی ھی
کیا کسی شیعہ سی کچھ سیکھہ لیا یہ کہنا — وہ جو کہتے ہین برا مطبع فاروقی ھی

کیون نہ ہو سایہ دیوار سی بھاگی شیطان	کس سے منسوب ہوا مطبع فاروقی ہی (یعنے نام فاروق سے ۱۲)
کھد و بدعت کے مریضون کو چلی آؤ یہان	کھل رہا دار شفا مطبع فاروقی ہے
نہر احیای علوم اس سے رواں ہے ہر سمت	چشمۂ آب بقا مطبع فاروقی ہی
حق کو باطل سی جہان فرق ہی ماشاء اللہ	فارق حسن و خطا مطبع فاروقی ہی
اسمین مطبوع ہوئی بس کتب دین کے نسخ	درد مندون کی دوا مطبع فاروقی ہی
کیون معظم نہ ہو وہ جی حین معظم جن سی	آج ممتاز بنا مطبع فاروقی ہی

دیسی آبادی مطبع کی دعا ہے کہ فقیر
دل ویران کی سرا مطبع فاروقی ہے

قطعات تاریخ کلیات فقیر من فقیر بعربی و فارسی و ہندی

له الحمد والشکر قد جاءنا	کتاب بتوصیف خیر الانام
وفی عامه من فواد لفقیر	الا انتما هنا فلح مسک الختام

۱۲ ۱۹

ایضاً منہ بفارسی

از قالب طبع شد برون نظم فقیر	هر اهل نظر کتاب نعت نغز گفت
تاریخ تمام طبع هم طبع فقیر	دیوان فقیر باب نعت نغز گفت

۱۲ ۹۱

ایضاً منہ بہندی

ہی فضل محض رب کبیر و قدیر کا	مداح مین بھی ہون جو بشیر و نذیر کا

قید حدید بیخودی ورنہ وہ تھے ؛ | ہو جس سے اذن وسعت نعت بشیر کا

گویا کہ لطف حق سے یہ تحریر مدح میں | میں ہوں محرر آج رقاب اسیر کا

ما فی الضمیر مدح نبی ہے الٰہی شکر | حاضر ہے یہان ضمیر میں جوہر ضمیر کا

مقبول بارگاہ سلیمان ہو میری نعت | وہان اور یہ اقتدار ہو مور حقیر کا

سلطان دوسرا کا ثنا خوان ہو فقیر | ذرہ غزل سرا ہوا مہر منیر کا

شبنم کو وصف چشمۂ خورشید کی مجال | وصاف قطرہ کیونکے ہو بحر کبیر کا

ہان رحمت خدا سے یہ امید ہے مجھے | رتبہ ہو آب شور کو بھی جوی شیر کا

اپنے رسول تک بھی پہنچا دے اسکو پھر | دنیا میں ملتجی رہوں میں کس سفیر کا

گر یہ تحیہ حضرت احمد میں ہو قبول | ہو جای مستجاب جناب قدیر کا

دیوان مدح ختم ہوا آج اے فقیر | اب لکھنے کیا ارادہ ہے قول اخیر کا

یہ ہے کہ تجکو تیری نبی کو جہان کو
یارب قبول ہوی یہ تحفہ فقیر کا

تاریخ از نتائج طبع عزیز سعید حافظ عبد الرشید صاحب سلمہ اللہ المجید

جب یہ لکھا فقیر صاحب نے | حاوی نعت مصطفی دیوان

لکھے عبد الرشید نے تاریخ | خوب لکھا ہے نعت کا دیوان

ایضاً از فکر اخی احمد جان سلمہ المنان ابن حاجی حافظ محمد یحییٰ صاحب رحمہ اللہ المتعال

طبع گردید چو دیوان فقیر | با ہمہ خوبی و طرز اسلوب

ہاتفم گفت ز روی الہام | سال طبعش کہ بطرز مرغوب

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام میر محمد معظم طبع شد